Sihat-i-Insan
by
Dr Sripat Sahai

صحت انسان

مصنفہ

ڈاکٹر سری پت سہاے راے بہادر - ایل - ایم - ایس -
اسسٹنٹ سرجن - پرنس آف ویلس ہاسپٹل بنارس -

مطبوعہ میڈیکل ہال پریس بنارس
سنہ ۱۹۰۵ع

صحت انسان

مصنفہ

ڈاکٹر سری پت سہاے راے بہادر۔ ایل۔ ایم۔ ایس۔
اسسٹنٹ سرجن۔ پرنس آف ویلس ہاسپٹل بنارس۔

مطبوعہ میڈیکل ہال پریس بنارس
سنہ ۱۹۰۵ع

اعلان

یہ کتاب پانچ حصوں مین منقسم ہے۔

حصہ اوّل - طب کے متعلق عام باتوں کا بیان۔

یہ حصہ دو فصلوں مین منقسم ہے۔

فصل اول - تشخیص امراض - فصل دوم - جسم انسان کا بیان۔

حصہ دوم - صحت نسوان -

یہ حصہ چھ فصلوں مین منقسم ہے۔

فصل اول - بیان حمل - فصل دوم - وضع حمل -

فصل سوم - غیر معمولی واقعات حمل - فصل چہارم انتظام بعد وضع حمل - فصل پنجم - وضع حمل کے بعد کی بیماریان -

فصل ششم - حیض کی بیماریان -

حصہ سوم - صحت طفلان -

یہ حصہ تین فصلوں مین منقسم ہے -

فصل اوّل - بچوں کی پیدایش اور پرورش کا بیان -

فصل دوم - بلوغیت - فصل سوم - بچوں کی بیماریان -

حصہ چہارم - صحت جوانان -

حصہ پنجم - صحت پیران -

انمین سے پہلے تین حصے تیار ہو کر ہدیہ ناظرین کئے جاتے ہین - باقی دو حصے زیر طبع ہین -

فہرست مضامین

دیباچہ

کسی کَل کے کارخانہ مین جسکو عوام تیلی گھر کہتے ہین جا کر دیکھیئے تو مختلف مقام مین مختلف کام ہوتے نظر آوینگے - کسی کَل سے لوہے کے پیچ بن رہے ہین - کسی سے لکڑی چِر رہی ہے کہین کاغذات چھپ رہے ہین - کہین نقشے تیار ہو رہے ہین - کسی جگہ روئی دھنی جاتی ہے - اور کسی جگہ سوت تیار ہو رہا ہے - یہہ سب کام آسانی کیساتھ اس خوبی سے ہوتے ہین کہ دیکھنے والے کو حیرت ہوتی ہے کہ کیونکر یہہ سب کَل اپنا اپنا کام برابر کر رہی ہین - اِن سب کلون کا چلانے والا انجن ہوتا ہے جو ایک طرف اپنا کام کر رہا ہے اور سب کلون کو حرکت دے رہا ہے - اب یہہ خیال ہوگا کہ اس انجن کو کون چلاتا ہے - اسکو اسقدر طاقت کہان سے آتی ہے کہ ہزارون پہیونکو حرکت دے رہا ہے - انجن کا چلانے والا کویلہ اور پانی ہے - کویلہ آگ روشن رکھنے کے لئے استعمال ہوتا ہے - آگ پانی سے بھاپ پیدا کرتی ہے اس بھاپ کی طاقت سے انجن کے پہیونکو حرکت ہوتی ہے - یہہ حرکت رسّیون کی بندش سے کارخانے کے تمام کلون مین پہونچتی ہے - جس سے اُنمین مختلف شکل کی حرکتین مختلف کام کرنے کے لیے پیدا ہوتی ہین - انجن کو کویلہ اور پانی برابر دیا کرتے ہین کہ بھاپ کم نہ ہو - اگر کویلہ یا پانی بند کر دیا جائے تو انجن کی حرکت بند ہو جائے گی - اگر خود انجن یا کوئی پیچ کسی خاص کَل کا بگڑ یا ٹوٹ جائے تو حرکت بند ہونے سے کُل یا خاص کام بند ہو جائے گا - عام آدمی جو رات دن کارخانہ مین کام کرتے ہین انجن یا کَل کے بگڑے ہوئے پیچ کو درست نہین کر سکتے - اس کام کے واسطے انجینیر کی ضرورت ہوتی ہے - جس نے

برسون کسی کالج مین تعلیم پائی ہے اور انجن و کلون کے ہر ایک پُرزے سے واقف ہے اور اپنی علمی واقفیت کا تجربہ کر چکا ہے - جسم انسان اس پتلی گھر کی طرح ہے - فرق یہہ ہے کہ اعضاء انسان کے پرزے نہایت نازک و باریک اور پیچدار ہین - کارخانہ کے کلون کو آدمی نے بنایا ہے اور آدمی کے پیچون کو ایسے کاریگر نے بنایا ہے جو ہمارے فہم و فراست سے بعید ہے - معدہ انجن کے اُس حصہ کے مشابہ ہے جہان کویلہ اور پانی رہتا ہے - دماغ مثل انجن کے پہیون کے ہے جو تمام اعضا پر قابض ہے اعصاب یعنی رگین جو دماغ سے نکل کر سب اعضاء کو گئی ہین مثل اُن رسّیون اور تارون کے ہین جو کارخانے کے کلون کو انجن کے پہیے سے ملاتی ہین - انھین رگون کے ذریعہ ہر ایک عضو اپنا اپنا کام جداگانہ کرتا رہتا ہے - کویلہ اور پانی کی جگہ انسان کو بھی غذا اور پانی کی ضرورت ہوتی ہے چونکہ انسان کے جسم کے پُرزے بہت ہی نازک اور پیچدار ہین اسواسطے اُسکو مرکب اور لطیف غذا کی ضرورت ہوتی ہے انجن کو صرف مفرد غذا مثل کویلہ کے کافی ہے - حرارت غریزی جو جسم مین فعل کیمیاوی سے پیدا ہوتی ہے آگ کا کام دیتی ہے - پیچ سے اگر اعتدال سے کام لیا جاے - اُسکی مرمت و نگرانی ہوتی رہے تو عرصہ تک کام دیگا - کچھ زمانہ کے بعد آخر کار گھس کر بیکار ہو جاتا ہے کبھی حادثہ سے دفعتًا ٹوٹ بھی جاتا ہے - اسیطرح اگر انسان کو حسب ضرورت غذا ملتی جائے - ہر عضو سے مناسب کام اعتدال سے لیا جائے اور حالت صحت قایم رکھی جائے تو انسان عرصہ تک زندہ رہ سکتا ہے لیکن ایک زمانہ آخر کو ضرور آتا ہے کہ جب اعضاء بیکار ہو جاتے ہین اور سب کا فعل بند ہو جاتا ہے - اِسی کا نام **موت** ہے - صحت کی عدم نگرانی یا کسی حادثہ سے قبل از وقت بھی موت ہو جاتی ہی - جب کسی عضو کا فعل بگڑ جاتا ہے تب بیماری ہوتی ہے - پہلے لکھ چکے ہین کہ انجن کے بگڑے ہوئے پیچ کے درست کرنے کے لیئے تجربہ کار انجینیر کی ضرورت ہوتی ہے جو اُسکے پُرزون سے واقف ہو - اسیطرح انسان کے جسم مین جب کسی قسم کا نقص ہو جاتا ہے تب تجربہ کار ڈاکٹر کی ضرورت ہوتی ہے - ہر شخص کا کام نہین ہے کہ عضو کے باریک اور پیچدار پُرزون کو درست کر سکے یعنی حالت صحت مین لا سکے - یہہ وہی شخص کر سکتا ہے جو ہر رگ و ریشہ سے واقف ہو - عضو کے ہر فعل سے ماہیت رکھتا ہو - یہہ تشخیص کر سکے کہ کس عضو کے کس حصہ یا کس فعل مین فرق ہے

اُسکو اصلی حالت مین لانے کے واسطے کیا تدبیر ہوسکتی ہے - یہ باتین علم تشریح و علم افعال الاعضا کے پڑھنے سے حاصل ہوتی ہین - دو چار نسخون کے جاننے والون سے یہہ کام نہین ہوسکتا - مولوی الطاف حسین صاحب حالی نے کیا خوب فرمایا ہے -

وہ طب جسپہ غش ہین ہمارے اطبا
سمجھتے ہین جس کو بیاضِ مسیحا
بتانے مین ہے بخل جسکے بہت سا
جسے عیب کی طرح کرتے ہین اخفا

فقط چند نسخون کا ہے وہ سفینہ
چلے آئے ہین جو کہ سینہ بہ سینہ

نہ اُن کو نباتات سے آگہی ہے
نہ اصلاً خبر معدنیات کی ہے
نہ تشریح کی لے کسی پر کھلی ہے
نہ علمِ طبیعی نہ کیمسٹری ہے

نہ پانی کا علم اور نہ علمِ ہوا ہے
مریضون کا انکے نگہبان خدا ہے

نہ قانون مین انکے کوئی خطا ہے
نہ مخزن مین انگشت رکھنے کی جا ہے
سدیدی نے لکھا ہے جو کچھ بجا ہے
نفیسی کے ہر قول پر جان فدا ہے

سلف لکھ گئے جو قیاس اور گمان سے
صحیفے ہین اُترے ہوئے آسمان سے

مریض کا اتفاقیہ اچھا ہو جانا اور بات ہے اور باقاعدہ علاج اور چیز ہے - جسم انسان مین اس قسم کی قدرتی طاقت موجود ہے جو بیماری کو جسم سے خارج کرنے کی کوشش کرتی ہے اگر وہ طاقت غالب آگئی تو بیماری بلا کسی مدد کے دور ہو جاتی ہے - مرض قدرتی طاقت سے زیادہ زور آور ہے تو اُس طاقت کو مدد کی ضرورت ہوتی ہے - یہ مدد دوا - غذا یا اور تدبیرون سے کی جاتی ہے - اگر قدرتی طاقت بیماری کے خارج کرنے کی باقی نہین ہے تو دوا کچھ نہین کرسکتی - مثلاً بہت دیر بعد دوا شروع کرنا جبکہ طاقت زائل ہو چکی ہے - شروع مرض مین کم مدد کی ضرورت ہوتی ہے - ۵

سرِ چشمہ باید گرفتن بہ میل | چو پُر شد نہ شاید شکستن بہ پیل

یہہ طاقت قدرت نے خُون کے وہائٹ کارپسلس[ف۱] مین دی ہے - خون مین دو قسم کے دانے ہوتے ہین - ایک کو ریڈ کارپسلس[ف۲] اور دوسرے کو وہائٹ کارپسلس کہتے ہین - ریڈ کارپسلس پھیپھڑون مین ہوا سے آکسیجن[ف۳] جذب کرکے تمام جسم مین بذریعہ دوران خون پہونچاتے ہین - آکسیجن ایک قسم کی ہوا ہے جسپر کُل جاندار کی زندگی کا دارمدار ہے - وہائٹ کارپسلس یعنی سفید رنگ کے دانے مُدوّر شکل کی جسامت مین ۱/۲۵۰۰ انچ کے ہوتے ہین - یہہ دوران خون کے ساتھ کُل جسم مین گھومتے رہتے ہین - مثل چوکیدار کے جسم کی حفاظت کرتے ہین - جسم مین اگر کوئی خارجی چیز داخل ہو تو بلا تعداد سفید دانے اُسکے اردگرد جمع ہو جاتے ہین یا تو اُس خارجی چیز کو کھا لیتے ہین اور ہضم کرکے اپنا جُزو بدن بنا لیتے ہین یا مختلف طریقون سے جسم سے خارج کر دیتے ہین - اِس جنگ وجدل مین مثل دلاورِ سپاہ کے بہت سے سفید دانے خود مارے جاتے ہین اور خارجی چیز ہو کر جسم سے مختلف ترکیبون سے نکل جاتے ہین - جسکا بیان علم افعال الاعضاء کے متعلق ہے - مثلاً اگر جسم کے کسی عضو مین ایک کانٹا چُبھ جائے اور کوئی تدبیر اُسکے نکالنے کی نہ کی جائے تو یہہ سفید دانے جنکو خارجی چیز کی جستجو رہتی ہے کانٹے کے آس پاس بکثرت جمع ہو جائینگے - اِن کے اجتماع سے اُس مقام پر آماس اور سوزش ہوگی - دلاور جانباز سپاہ یعنی سفید دانے جو مرتے ہین بہ شکل مواد اُس مقام مین نمودار ہون گے - اِسی کو پھوڑا کہتے ہین - جسقدر سفید دانے ہلاک ہون گے اُسیقدر مواد بڑھے گا - آخر کو تناؤ کی وجہ پھوڑا پھوٹے گا اور مواد کے ساتھ کانٹا بھی جسم سے نکل جائے گا - گویا یہہ فرمانبردار سپاہ اپنے دشمن کو اپنے ساتھ لیکر جسم سے نکلتے ہین - واہ رے قدرت کے کارخانے - لوگ ظاہرا انسان کی دلفریب صورت دیکھکر متعجب ہوتے ہین - لیکن صانع مطلق کی کاریگری واقعی اُسیوقت حیرت انگیز معلوم ہوتی ہے جب جسم کے اندرونی ساخت پر غور کیا جائے -

ف۱ White corpuscles. ف۲ Red corpuscles.

ف۳ Oxygen.

حصہ اوّل

طب کے متعلق عام باتونکا بیان

فصل اوّل

تشخیص امراض

مرض کی تشخیص مین عموماً دو طرح کی علامتون پر توجہ کی جاتی ہے - **اوّل** - وہ علامات جنکو طبیب بلا مدد مریض کے خود اپنے حواس خمسہ یا کسی اوزار کے ذریعہ دریافت کرتا ہے - مثلاً ہاتھ سے بدن کی گرمی یا سردی - سختی یا نرمی - نبض کی رفتار وغیرہ - آنکھ سے بشرے کی حالت تنفس و قارورہ وغیرہ - مختلف مرضون مین خاص قسم کی بو آیا کرتی ہے جسکو تجربہ کار طبیب مکان کے اندر گھُستے ہی پہچان جاتا ہے - مثلاً ہیضہ مین مچھلی کی دھوون کی سی بُو - ذیابیطس مین ناسپاتی کی سی بُو - چیچک مین چھچھوندر کی سی بُو وغیرہ - کان سے دل و پھیپھڑون کی آواز حالت صحت اور بیماری مین معلوم ہوتی ہے مختلف بیماریون مین مختلف آواز سُنائی دیتی ہے - عام اوزار جو تشخیص مرض مین استعمال ہوتے ہین یہہ ہین - (۱) تھرمامیٹر[ط] - یعنی آلہ مقیاس الحر - یہہ آلہ شیشہ کا ہمشکل پنسل کے ہوتا ہے جس پر باریک خطوط کٹے ہوتے ہین - ایک طرف پارہ ہوتا ہے اور باقی حصہ مین باریک نالی ہوتی ہے - جب پارہ کے حصہ پر گرمی پہونچتی ہے تب پارہ اُس نالی مین اوپر کو چڑھتا ہے اور خطوط کے ذریعہ سے حرارت کا درجہ معلوم ہوتا ہے - لمبے خطوط ایک ایک درجہ ظاہر کرتے ہین - ایک درجہ پانچ حصّون مین تقسیم ہوتا ہے - ہر ایک حصّہ ۲/۱۰ درجہ کسور عشاریہ ظاہر کرتا ہے - حرارت دریافت کرنے کے لیے

ط Thermometer

اس آله کے پاره کا حصه بغل یا مُنھ مین زبان کے نیچے ایک منٹ سے پانچ منٹ تک رکھتے ہین - استعمال کے پہلے دیکھ لیا جاتا ہے که پاره معمولی حرارت کے درجه سے کچھ نیچے ہو اگر نہین ہے تو تھرمامیٹر ہلاکر پارے کو قریب ۹۶ یا ۹۷ درجه تک اُتار دیتے ہین- زبان کے نیچے رکھنے سے حرارت کا ٹھیک درجه معلوم ہوتا ہے لیکن اسمین اکثر لوگون کو کراہیت ہوتی ہے اسواسطے معمولی طور پر بغل مین رکھنے کا طریقه ہے- بغل پسینه سے صاف کرکے تھرمامیٹر رکھکر اُس طرف کے بازو کو سینه سے ملاکر آہسته دبائے رکھنا چاہیے که تھرمامیٹر چارون طرف سے ڈھکا رہے- مُنھ کی حرارت بمقابله بغل کے ایک درجه زیاده ہوتی ہے- ہر دفعه استعمال کے بعد تھرمامیٹر کو دھو ڈالنا چاہیے - اگر مُتعدی بیماری مین استعمال کیا گیا ہو تو کسی اینٹی سپٹک[۱] لوشن مین دھونا چاہیے

(۲) اسفگموگراف[۲]- یه ایک طرح کا اوزار ہے جو نبض دیکھنے کے کام مین آتا ہے- اسکو کلائی پر باندھنے سے نبض کی رفتار بشکل لکیر کاغذ پر نمودار ہوتی ہے اور نبض کا اصلی حال معلوم ہوتا ہے- یه اوزار بہت پیچدار ہوتا ہے اسلیے اسکا رواج بہت کم ہے- صرف ہاتھ سے نبض دیکھا کرتے ہین- اگر بہت صحت کی ضرورت ہو تو یه اوزار استعمال کرنا چاہیے-

(۳) اسٹی تھس کوپ[۳]- یه کئی قسم کا ہوتا ہے- لکڑی کا جس مین سوراخ ہوتا ہے استعمال کے لیے کافی ہے- اس سے دل اور پھیپھڑون کی آواز سُنائی دیتی ہے- عام طور پر مرض کی تشخیص مین امور ذیل پر غور کرتے ہین- (۱) نبض- حالت صحت مین نبض کی رفتار فی منٹ ۷۵ ہوتی ہے بچّون کی اس سے تیز اور بڈھون کی سُست ہوا کرتی ہے- تیز نبض بخار یا اندرونی عضو کے سوزش اور آماس کی علامت ہے- سُست نبض سے کمزوری ظاہر ہوتی ہے- علاوه تیزی یا سُستی کے نبض کی رفتار مین اور بہت سی تبدیلیان واقع ہوتی ہین جو علم طب کے متعلق ہین

(۲) تنفس- حالت صحت مین فی منٹ انسان ۱۸ بار سانس لیتا ہے- یعنی ایک مرتبه سانس

---

۱ Antiseptic lotion. ۲ Sphygmograph.
۳ Stethoscope.

لینے مین چار مرتبہ نبض کی حرکت ہوتی ہے۔ ورزش۔ دفعتًا خوشی۔ رنج یا خوف سے تنفس اور نبض دونون تیز ہوجاتی ہین۔ حالت بیماری مین دونون کی نسبت مین فرق پڑجاتا ہے۔ بیماریون مین خاص قسم کی آواز سُنائی دیتی ہے۔ بخار اور پھیپھڑون کی بیماری مین سانس تیز ہوجاتی ہے۔ افیون کے زہر اور دماغی صدمہ مین سانس کے ساتھ خرخراہٹ کی آواز سُنائی دیتی ہے

(۳) زبان تاپ تلی کی بیماری اور عام کمزوری مین زبان سفیدی مائل ڈھیلی اور موٹی ہوتی ہے۔ دموی مزاج والے کی زبان سُرخ ہوتی ہے۔ زبان سے معدہ کی حالت معلوم ہوتی ہے خشک زبان بخار کی علامت ہے۔ زبان پر مکھن سا جما ہو تو بخار سوزش اور آماس وغیرہ ہوتا ہے۔ یرقان مین زبان کی رنگت زرد ہوتی ہے۔ زبان کی لغزش کثرت استعمال شراب کی علامت ہے۔ تپ دق مین زبان کی نوک اور کنارے سُرخ اور بیچ مین سفید ہوتی ہے۔ زبان مین حرکت نہ ہونا سکتے کی بیماری ظاہر کرتا ہے۔ زبان نکالنے مین اگر ایک طرف کو کھنچ جائے تو لقوہ سمجھنا چاہیے۔

(۴) حرارت جسم۔ آلہ مقیاس الحر یعنی تھرمامیٹر سے جسم کی حرارت صحیح طور پر معلوم ہوتی ہے۔ حالت صحت مین جسم کی حرارت ۹۸ ۴/۳ ہوتی ہے اس درجہ پر تھرمامیٹر مین عمومًا ایک تیر کا نشان بنا ہوتا ہے۔ رات دن کے مختلف اوقات مین جسم کی حرارت کچھ کم و بیش ہوتی رہتی ہے۔ صُبح کو کسیقدر حرارت کم ہوتی ہے۔ دوپہر کے بعد زیادہ ہوجاتی ہے۔ یہہ تندرستی کے خلاف نہین ہے۔ ۹۹ درجہ سے زیادہ حرارت بڑھنا بخار کی علامت ہے تپ لرزہ اور بعض دیگر بخارون مین حرارت ایک سو چھہ (۱۰۶) درجہ تک ہوجاتی ہے۔ یہہ حالت اگر کچھ دیر تک قایم رہے تو بہت خطرناک ہے۔ عام طور پر حرارت اکثر ۱۰۲ یا ۱۰۳ درجہ تک ہوا کرتی ہے۔ زیادہ دنون تک ۹۹ درجہ تک بھی حرارت قایم رہنا اندرونی بخار کی علامت ہے۔ بعض بیماریون کی ردی حالت مین حرارت اصلی درجہ سے بھی کم ہوجاتی ہے۔ یعنی ۹۶ یا ۹۷ درجہ تک۔ یہہ حالت بھی دیر تک قایم رہنا یا اس درجہ سے حرارت کا کم ہونا ظاہر کرتا ہے کہ حرارت غریزی زائل ہورہی ہے اور مریض کی حالت نازک ہے۔ مریض کا بیان گرمی و سردی کے بارہ مین قابل اطمینان نہین ہوتا ہے نبض سے بھی بعض وقت دھوکا ہوجاتا ہے۔ لیکن تھرمامیٹر سے اصلی حرارت معلوم ہوجاتی ہے

مثلاً تپ باری مین لرزہ کے وقت مریض کو سردی معلوم ہوتی ہے۔ گرم کپڑے اوڑھنے کو مانگتا ہے تاہم سردی نہین جاتی۔ لیکن تھرمامیٹر سے معلوم ہوگا کہ واقعی حرارت زیادہ ہے۔ اسی طرح ہیضہ مین مریض گرمی کی شکایت کرتا ہے جبکہ اُسکی حرارت بہت کم ہوتی ہے۔ علاوہ امور متذکرہ بالا کے تشخیص مرض کے لیے ان باتون پر لحاظ کرنا چاہیے۔ کھانسی۔ اختلاج قلب۔ لرزہ۔ زبان کی حالت بول و براز۔ متلی وقے وغیرہ۔ **دوم**۔ وہ علامات جو طبیب بلامدد مریض نہین دریافت کرسکتا۔ مثلاً کسی عضو مین درد ہونا۔ قبض۔ کان مین آواز سُنائی دینا۔ بھوک پیاس۔ سر مین چکر آنا۔ اسی واسطے بہت ضروری ہے کہ مریض اپنی پوری اور سچی شکایتون سے طبیب کو آگاہ کرے کہ اُسکو تشخیص مین مدد ملے

فصل دوم

جسم انسان کا بیان

جسم کا ڈھانچہ ہڈیون سے بنا ہے جو تعداد مین دوسَو ہین اور یہہ رباط یابند سے ایک دوسرے سے جوڑے گئے ہین اوائل عمر مین ہڈیان ملایم اور لوچدار ہوتی ہین جیون جیون عمر بڑھتی ہے یہہ سخت ہوتی جاتی ہین۔ یہان تک کہ ضعیفی مین ایسی خشک اور بےلس ہوجاتی ہین کہ تھوڑے صدمہ سے ٹوٹ جاتی ہین۔ جتنے صدمہ سے بچّون کے جوڑ اُکھڑ جاتے ہین مگر ہڈی کو ضرر نہین پہونچتا اُتنے ہی صدمے سے ضعیفون کی ہڈیان ٹوٹ جاتی ہین۔ ۲۵ برس کی عمر تک ہڈیان نرم رہتی ہین اسلیئے ٹیڑھا بیٹھنے یا چلنے اور تنگ کپڑے پہنے سے ایک طرف کو جھک کر بدنما ہوجاتی ہین۔ لڑکپن مین نشست و برخاست کی بداحتیاطی سے اکثر بدشکلی ہوجاتی ہے جو تمام عمر رہتی ہے۔ بعض ملکون مین دیدہ و دانستہ ہڈی کے نشو و نما کو روکتے ہین اور اسکو خوبصورتی سمجھتے ہین۔ مثلاً چین مین لڑکیون کے پانوٗن کو تنگ جوتے اور پٹی سے اسطرح دباتے ہین کہ زیادہ عمر مین چل پھر تک نہین سکتین۔ جتنا پانوٗں چھوٹا ہو خوبصورتی مین داخل ہے۔ امیر وضعدار عورتین چلنے پھرنے سے مجبور رہین ہ

پنجاب مین ایک مقام پر لڑکون کے سر کو تنگ ٹوپی سے اسقدر دباتے ہین کہ سر چھوٹا اور بدشکل ہوجاتا ہے - اُن کو چوہے شاہ کہتے ہین اور مجاور اُن کے ذریعہ روپئے کماتے ہین - دماغ نہ بڑھنے سے یہ لوگ پاگل ہوتے ہین -

جلد

منشرحین بیان کرتے ہین کہ اگر جسم کی کُل جلد پھیلائی جائے تو ۷ افیٹ مربع سے کچھ زیادہ سطح ڈھک لیگی جِلد جسم کا ایک بہت ضروری حصّہ ہے - نیچے کی مُلایم کھال جسمین باریک رگین اور پسینے کی تھیلیان ہوتی ہین اوپر کی سخت کھال سے ڈھکی ہوتی ہے - یہہ سخت کھال مثل چھلکے کے کئی تہ ہوتی ہے اس سے نیچے کی نازک کھال کی حفاظت مقصود ہے - یہہ چھلکے رگڑ سے نکلتے رہتے ہین اور اُن کی جگہہ دوسرے پیدا ہوتے ہین - یہی چھلکے بدن ملنے سے بطور میل نکلتے ہین - نیچے کی ملایم کھال لوچدار ریشون سے بنی ہوتی ہے - اِن مین اعصاب اور شرائین کی باریک رگین ہوتی ہین - اعصاب کی رگون کے ذریعہ قوت حس ہوتی ہے - علاوہ ان رگون کے بال کی جڑین اور پسینہ کی تھیلیان ہوتی ہین - ہر پسینہ کی تھیلی کا مُنھ اوپر کو سطح جِلد پر کُھلا رہتا ہے اور نیچے کا حِصّہ مثل گنڈلی کے لپٹا ہوا جِلد کے نیچے کے حِصّہ مین ہوتا ہے - جِلد کے یہہ فوائد ہین -

(۱) اندرونی ملایم اور نازک اعضا کی بیرونی صدمات سے حفاظت -

(۲) جسم کی حرارت اعتدال پر رکھنا - حرارت بدن سواے خاص صورتون کے ۹۸ و ۴ ہوتی ہے اور ہوا کی حرارت گھٹتی بڑھتی رہتی ہے - گرمی مین ۱۱۲ درجہ تک حرارت ہوجاتی ہے - سردی مین ۵۰ درجہ سے بھی بعض وقت کم حرارت ہوتی ہے - ایک ہی دن رات مین بعض وقت ۴۰ درجہ کا تفاوت ہوجاتا ہے - چولے بھٹی اور انجن کے پاس سخت گرمی ہوتی ہے - باوجود ہوا کی حرارت کے ان تغیرات کے جسم انسان کی حرارت ہمیشہ یکسان رہتی ہے اگر انسان کے جسم کی حرارت ہوا کے ساتھ گھٹتی بڑھتی رہے تو زندگی ناممکن ہے - یہہ جلد کا کام ہے کہ باہر کی گرمی و سردی خواہ کچھ ہو لیکن جسم کی حرارت ایک ہی رہتی ہے - جلد کے پسینہ سے یہہ اعتدال قایم رہتا ہے -

جب گرمی زیادہ ہوتی ہے تب پسینہ زیادہ ہوتا ہے اور ابخرات کے اُڑنے سے بدن سرد رہتا ہے جس طرح گرمی کے دنون مین کسی مٹی کے برتن مین پانی رکھکر ہوا مین رکھ دیجئے تو پانی ٹھنڈھا رہتا ہے۔ لیکن دھات کے برتن مین پانی رکھ دیجئے تو گرم ہوجاتا ہے۔ وجہہ یہہ ہے کہ مٹی کے برتن مین مسامات کشادہ ہوتے ہین جن سے پانی کے ابخرات نکلکر ہوا مین ملتے ہین۔ علاوہ اسکے مٹی کے برتن مین حرارت کی کشش بہت کم ہوتی ہے برعکس اسکے دھات کے برتن مین مسامات باریک ہوتے ہین اور کشش حرارت زیادہ ہوتی ہے۔ جس چیز مین کشش حرارت زیادہ ہوتی ہے وہ جلد گرم اور جلد سرد ہوتی ہے برعکس اسکے جس چیز مین کشش حرارت کم ہوتی ہے وہ دیر مین گرم اور دیر مین سرد ہوتی ہے۔ مثلاً اونی کپڑا دیر مین گرم ہوتا ہے لیکن جب گرم ہوجاتا ہے تب زیادہ دیر تک گرم رہتا ہے برعکس اس کے سوتی کپڑا جلد گرم اور جلد سرد ہوتا ہے۔ جلد مین کشش حرارت کم ہونے سے اندرونی اعضاء کی گرمی و سردی سے حفاظت ہوتی ہے۔ ہم غریب جانورون سے جو اپنے جسم کی حفاظت کپڑے یا اور ترکیب سے نہین کرسکتے اور جن کو قدرت نے لباس سموری سے آراستہ کیا ہے اُنکا اُون چھین کر اپنا لباس بناتے ہین۔

(۳) قوت لامسہ اعصاب کی باریک رگین جو جلد مین پھیلی ہین اُن سے مختلف اشیاء کی شکل و صورت کی تمیز ہوتی ہے۔

(۴) کثیف ہوا کا جسم سے خارج ہونا۔ زیادہ تر حصہ کثیف ہوا کا بذریعہ سانس خارج ہوتا ہے لیکن خفیف حصہ جلد کے مسامات سے بھی خارج ہوتا ہے۔ پس اگر میل سے مسامات بھر جائین تو وہی کیفیت ہوگی جو گلا گھٹنے سے ہوتی ہے۔

(۵) کثیف مادہ کا اخراج۔ خون سے کثیف مادہ خارج ہونے کا یہہ ایک ضروری آلہ ہے۔ جب جلد صاف نہ رکھنے یا اور کسی وجہہ سے مسامات بند ہوجاتے ہین تب خون مین کثافت جمع ہونے سے بخار وغیرہ کی بیماریان ہوجاتی ہین۔ مثلاً گرمی کے بعد ایکدم سرد ہوا مین بدن کھول دینے کی وجہہ سردی سے مسامات سکڑ جاتے ہین اور بخار کھانسی وغیرہ ہوجاتی ہے۔

عضلات

عضلات جسم کے ایک طرف دوسو پچاس[۲۵۰] ہین - دونون طرف ایک سے عضلات ہوتے ہین - یہہ باریک ریشون سے بنے ہوتے ہین - اِن مین سکڑنے اور ڈھیلے ہونے کی طاقت ہوتی ہے جس سے جسم مین حرکت پیدا ہوتی ہے - ہاتھ کے عضلات کے حرکت سے پکڑنا - لکھنا - اشارہ کرنا وغیرہ افعال ہوتے ہین - پانون کے عضلات کے حرکت سے اُٹھنا - بیٹھنا - چلنا - پھرنا - دوڑنا وغیرہ - زبان اور آواز کے عضلات کے حرکت سے بولنا - گانا وغیرہ - پھیپھڑے اور دل کی حرکت عضلات کی وجہ سے ہوتی ہے -

آنکھ

یہہ بہت نازک عضو کھوپڑی اور چہرے کی ہڈیون کے جوف مین ہے - گرد و غبار سے بچنے کے لیے ابرو و مژگان ہین - دونون آنکھون کی رگین پیچھے ایک مین مِلگئی ہین اِسواسطے دونون آنکھون سے ایک ہی چیز نظر آتی ہے - آنکھ مثل مصوّر کے صندوق کے ہے جسکو کمرا[ف۱] کہتے ہین - روشنی آنکھ کے اندر ہوکر دماغ کو پہونچتی ہے - اُس کے بہت سے پردے ہین - یہان صرف ضروری اور عام فہم پردون کا ذکر کیا جائے گا -

(۱) اسکلاراٹک[ف۲] - یہہ سب سے باہر کا پردہ سُفید رنگ کا ہے - مثل تھیلی کے ہوتا ہے جس کے اندر اور پردے ہوتے ہین - باہر یہہ تھیلی لعابدار جھلّی سے ڈھکی ہے جسکو کَن جنکٹا ئیوا[ف۳] کہتے ہین اور جس پر شریان کی باریک دھاریان نظر آتی ہین -

(۲) کارنیا[ف۴] - یہہ آنکھ کا وہ پردہ ہے جو سامنے اُبھرا ہوا بر رنگ سیاہ نظر آتا ہے -

(۳) آیرِس[ف۵] - یہہ سیاہ رنگ کا حلقہ کارنیا کے پیچھے لٹکتا ہے - اس پردے کے بیچ کا گول سوراخ

ف۱ *Camera.* ف۲ *Sclorotic* ف۳ *Conjunctiva.*
ف۴ *Cornia.* ف۵ *Iris.*

پتلی ہے -

(۴) لینس[1]- یہہ شفاف مثل آتشی شیشہ کے دال مسُور کے برابر پتلی کے مقام مین ہے-عالم ضعیفی مین یہہ شفاف پردہ سُفید ہو جاتا ہے جس کو کٹریکٹ[2] یعنی موتیا بند کہتے ہین-آنکھ پر کسی صدمہ سے کم عمری مین بھی یہہ پردہ سُفید ہو کر موتیا بند بن جاتا ہے-لینس اور کارنیا کے بیچ مین ایک رطوبت مثل صاف پانی کے ہے-

(۵) رٹینا[3]-یہہ سیاہ رنگ کا پردہ آنکھ کے پیچھے کے جانب اسکلراٹک پردہ کے اندر ہے-اسی پر روشنی پہونچنے سے رگون کے ذریعہ دماغ مین اثر ہوتا ہے-لینس اور رٹینا کے درمیان جو جگہہ ہے وہ ایک شفاف لعابدار رطوبت سے بھری ہے جس سے آنکھ کی گولائی قایم ہے پتلی کوئی پردہ نہین ہے صرف ایک گول سوراخ ہے جس سے پردہ رٹینا کی سیاہی نظر آتی ہے جب لینس سُفید ہو جاتا ہے تو رٹینا نہین دیکھائی پڑتا اور بجائے سیاہی کے پتلی مین سُفیدی نظر آتی ہے-مصور پیچ کے ذریعہ سے لینس کو آگے پیچھے بڑھا گھٹا کر دور نزدیک کی چیزونکا عکس لیتے ہین آنکھ مین اس پیچ کا کام سی لیری مسل سے ہوتا ہے-

(۶) سی لیری مسل[4] -یہہ پردہ کارنیا اور اسکلراٹک کے ... بشکل دایرہ ہوتا ہے اور اسی سے وہ پردہ ملا ہے جس کی وجہ سے لینس پتلی کے بیچو بیچ لٹکا ہے- اِس مسل یعنی عضلہ کے تناؤ سے لینس زیادہ موٹا ہو جاتا ہے اور جب یہہ عضلہ ڈھیلا ہو جاتا ہے تو لینس چپٹا ہو جاتا ہے دور کی چیزون کے دیکھنے کے لیے لینس کے چپٹا ہونے کی ضرورت ہے اُس وقت یہہ عضلہ ڈھیلا رہتا ہے لیکن جب نزدیک کی چیز دیکھنی ہوتی ہے تب یہہ تن جاتا ہے جس سے لینس دبیز ہو جاتا ہے- اِس قدرتی فعل کی نقل مصور لوگ اِس طرح کرتے ہین کہ صندوق کے پیچ سے لینس کو دور یا نزدیک کھسکا کر شیشہ پر عکس قایم کرتے ہین-

[1] Lens.
[2] Cataract.
[3] Retina.
[4] Ciliary muscle.

تندرست آنکھ مین ان پردون کے ذریعہ روشنی کی کرنین ٹھیک رٹینا پر پڑتی ہین اور دور نزدیک کی چیز صاف نظر آتی ہے۔

جب آنکھ کی گولائی معمولی گولائی سے کم یعنی چپٹی ہوتی ہے اور قطر آنکھ کا چھوٹا ہوتا ہے تب روشنی کی کرنین پردہ رٹینا کے پیچھے پڑتی ہین اسلیئے صرف دور کی چیز صاف نظر آتی ہے مگر نزدیک کی نظر کمزور ہوتی ہے۔ اس کو اصطلاح مین لانگ سائٹ[ط۱] یعنی دور بین نظر کہتے ہین۔ اس آنکھ کے واسطے ایسے چشمہ کی ضرورت ہوتی ہے جو بیچ مین اُبھرا اور چارون طرف جُھکا ہو اس چشمہ کا اُبھار اتنا ہی ہونا چاہیئے جتنا کہ آنکھ کی گولائی مین کمی ہے تاکہ دونون ملکر روشنی کی کرنون کو ٹھیک پردہ رٹینا پر پہونچاوین۔ اگر آنکھ کی گولائی معمولی گولائی سے زیادہ ہے یعنی آنکھ اُبھری ہوئی ہے اور قطر آنکھ کا بڑا ہے تو روشنی کی کرنین رٹینا تک نہین پہونچتین اُس کے سامنے کچھ فاصلہ پر رہ جاتی ہین۔ اس نقص مین نزدیک کی چیز صاف نظر آتی ہے لیکن دور کی چیز صاف نظر نہین آتی اس کو شارٹ سائٹ[ط۲] یعنی نزدیک بین نظر کہتے ہین۔ یہہ نقص ایسے چشمہ سے رفع ہوتا ہے جس کے بیچ مین گہرا اور کنارے اُبھرے ہوئے ہون۔ اس مین بھی وہی خیال ہونا چاہیئے کہ چشمہ کی گہرائی اور آنکھ کی اونچائی دونون ملکر تندرست آنکھ کی گولائی کے برابر ہو مشہور ہے کہ جو لوگ شروع عمر سے چشمہ استعمال کرتے ہین اُن کو چالیس برس کے بعد چشمہ کی ضرورت نہین ہوتی۔ یہہ خیال صحیح ہے لیکن اسی قسم کے نقص مین ممکن ہے۔ یہہ نقص اکثر پیدایشی ہوتا ہے اسکولون مین بچون کو کم روشنی مین باریک حروف کی کتابین پڑھنے سے بھی یہہ نقص اکثر ہو جاتا ہے تیسرا نقص آنکھ کا جس مین چشمہ کی ضرورت ہوتی ہے اسٹگ مٹیزم[ط۳] ہے۔ اس مین قدرتی طور پر کسی بیماری یا صدمہ کی وجہہ سے آنکھ کی سطح ناہموار ہو جاتی ہے اس لیئے روشنی کی کرنین رٹینا پر برابر نہین پڑتین۔ یہہ نقص ایسے چشمہ سے رفع ہوتا ہے جس کو انگریزی مین سائی لنڈریکل[ط۴] کہتے ہین

ط۱ Long sight. ط۲ Short sight.
ط۳ Astigmatism. ط۴ Cylendrical.

چوتھے برس بایوپیا[۵] - چالیس برس کے بعد یہہ نقص قریبًا سب کی آنکھ مین ہو جاتا ہے - زیادہ عمر والے اکثر بیان کرین گے کہ پہلے ہماری آنکھ بہت درست تھی - باریک سے باریک چیز دیکھ لیتے تھے - کبھی چشمہ کی ضرورت نہین ہوئی اور غالبًا کبھی آنکھ کی بیماری بھی نہین ہوئی بلکہ آنکھ دکھنے تک نہین آئی مگر جب سے چالیسوان سال شروع ہُوا دور کی چیزین تو خوب صاف نظر آتی ہین لیکن نزدیک کی چیز کم نظر آتی ہے - اوپر ذکر ہو چکا ہے کہ سی لیری مسل اور لینس کے ذریعہ دُور اور نزدیک کی چیزون کی شعاعین رٹینا پر پڑتی ہین - جب نزدیک کی چیز دیکھنی ہوتی ہے تب سی لیری مسل کے تناؤ سے لینس دبیز ہو جاتا ہے اور برعکس اس کے دور کی چیزون کے دیکھنے مین یہہ دونون پردے ڈھیلے رہتے ہین - جب عمر چالیس سال سے تجاوز کرتی ہے تو جسم کے ہر عضو مین سختی آنی شروع ہو جاتی ہے - مُلائمیت آہستہ آہستہ کم ہوتی جاتی ہے - یہہ اثر سی لیری مسل پر بھی پڑتا ہے جیون جیون اس مین سختی آتی جاتی ہے لُوچ پن کم ہو جاتا ہے اور حرکت کمزور ہو جاتی ہے ایسی آنکھ کیواسطے اوسی قسم کی چشمہ کی ضرورت ہوتی ہے جیسے دُور بین نظر والی کو اور صرف نزدیک کی چیزون کے دیکھنے کے واسطے دُور کی چیزون کے دیکھنے مین ایسے لوگون کو دقت نہین ہوتی - ہر شخص کے رفع کرنے کے واسطے چشمہ کی تجویز کسی ڈاکٹر سے کرانا چاہیئے تاکہ غلطی نہو - غلط چشمہ کے استعمال سے آنکھ کو بہت نقصان پہونچتا ہے - عمدگی چشمہ کی اُس کے ساخت اور صفائی پر منحصر ہے - چشمہ کی سطح ہموار اور صاف ہونی چاہیئے - معمولی بازار کے چشمے جن کو سستا ہونے کی وجہہ لوگ اکثر استعمال کرتے ہین - اونھین روشنی کے طرف دیکھئے تو بہت سی لکیرین اور پھٹکیان نظر آتی ہین عمدہ چشمہ شفاف مثل پانی کے ہوتا ہے - یہہ تو موٹا نقص ہے جو سب کو معلوم ہو سکتا ہے - عمدہ چشمہ صاف کٹا ہوتا ہے اونچا نیچا نہین ہوتا - اونچائی یا گہرائی چشمہ کے ہر دو شیشہ کی ٹھیک بیچ مین پتلی کے سامنے ہونی چاہیئے - ڈاکٹر نگاہ کا امتحان کرکے حساب سے ٹھیک چشمہ فورًا تجویز کر دیتے ہین - ضرورت کے وقت بعدم موجودگی ڈاکٹر خود تجویز کرنا ہو تو پہلے اخیر نمبر سے

---

[۵] Presbiopia.

آزمائش کرنا چاہیئے۔ ایک ایک نمبر بڑہاتے جائین۔ جس چشمہ سے خوب نظر آتا ہو اُس سے ایک
نمبر کم کا چشمہ استعمال کرنا چاہیئے۔ تیز چشمہ سے نگاہ کمزور ہوتی ہے۔ پرس بایوپیا مین بہتر ہے کہ
پانچ سال کے بعد ایک نمبر زیادہ کا چشمہ استعمال کرین۔ شروع مین کم سے کم نمبر کا چشمہ جن سے
حروف صاف نظر آوین پسند کرنا چاہیئے۔ تیز چشمہ کے استعمال سے سی لیری مسل کو بالکل کام
نہین پڑتا اِس سے کچھ روز مین کمزور ہوجاتا ہے چشمہ صرف سی لیری مسل کے مدد کو ہونا چاہیئے نہ کہ اُس کو
آرام دیکر سست کرنے کے لیئے۔ کٹریکٹ یعنی موتیا بند مین عمل جرّاحی کے بعد اُسی قسم کے
چشمہ کی ضرورت ہوتی ہے جو ہائیپر میٹروپیا [ف۱] اور پرس بایوپیا مین استعمال کیئے جاتے ہین۔
لیکن یہ زیادہ نمبر کے ہوتے ہین۔ عموماً اِن کو آتشی چشمہ کہتے ہین۔ شیشے اِس چشمہ کے ہمشکل
لینس کے ہوتے ہین۔ جب سفید لینس جس کو کٹریکٹ کہتے ہین آنکھ سے نکال دیا جاتا ہے تو اُسکی
جگہہ یہ چشمہ استعمال ہوتا ہے۔ نزدیک کے واسطے تیز اور دور کے واسطے اُس سے کم تیز
چشمہ کی ضرورت ہوتی ہے یعنی دونون کام جو حالت صحت مین ایک قدرتی لینس کرتا ہے دو مصنوعی
چشمون سے لیا جاتا ہے۔ دُھوپ اور غبار سے بچنے کے واسطے جو چشمے استعمال ہوتے ہین اُنکو
آئی پروٹیکٹر [ف۲] یعنی محافظ چشم کہتے ہین۔ معمولی سستے چشمے اِس کام کے واسطے خراب ہوتے ہین۔
مِثل اور چشمون کے اِن کو بھی معتبر دوکان سے خریدنا چاہیئے۔ رنگین چشمہ مثلاً سبز یا نیلا جو لوگ اکثر
استعمال کرتے ہین آنکھ کو نقصان پہونچاتا ہے۔ بہتر وہ ہوتا ہے جسمین دھوئین کی سی رنگت ہوتی ہے
صرف دھوپ کی تیزی کم معلوم ہوتی ہے اور کوئی خاص رنگ ظاہر نہین ہوتا۔ ہر وقت یا صرف تھوڑی
دھوپ مین اِن چشمون کا استعمال مُضر ہے۔ جس طرح ضرورت ہونے سے چشمہ کا استعمال نہ کرنا
مُضر ہے اُسی طرح بلا ضرورت چشمہ خصوصاً رنگین چشمہ استعمال کرنا مُضر ہے۔ قدرتی طور پر حفاظت
کرنے والے اعضاء دھوپ و غبار سے آنکھ کو بچا لیتے ہین۔ مثلاً پلک بند ہو جاتی ہے۔ بال نیچے
اور اوپر کے پلکون کے آپس مین مِلکر گرد اندر نہین جانے دیتے۔ پُتلی سکڑ جاتی ہے۔ جس سے

ف۱ Hypermetropia. ف۲ Eyeprotector.

زیادہ روشنی آنکھ کے اندر نہین جاسکتی - تاہم سخت دھوپ آندھی اور سفر ریلوے مین اس قسم کے چشمہ کا استعمال مفید ہے - آنکھ کی حفاظت کے لیئے ذیل کی باتون کا خیال ہونا چاہیئے -

۱ - کم روشنی مین پڑھنا لکھنا یا باریک کام کرنا نہ چاہیئے -

۲ - پڑھنے لکھنے یا باریک کام کرنے مین روشنی کے طرف بیٹھکر کے اس طرح بیٹھنا چاہیئے کہ کتاب یا کام پر روشنی پڑے -

۳ - تیز روشنی سے آنکھ کو بچانا چاہیئے - رتوندھی کا یہہ خاص سبب ہے - مزدورون اور کاشتکارون کو یہہ بیماری ہوتی ہے جو گرمی کے دنون مین تمازت آفتاب مین باہر کام کرتے ہین -

۴ - دھوپ اور گرد و غبار سے آنکھ محفوظ رکھنا چاہیئے -

۵ - سواری پر نہ پڑھنا چاہیئے کیونکہ حرکت سے آنکھ اور کتاب کا فاصلہ گھٹتا بڑھتا رہتا ہے اور حروف ایک جگہہ قایم نہین رہتے -

۶ - لیٹ کر پڑھنا مُضر ہے -

۷ - زیادہ تمباکو پینا اور کثرت شراب خواری بینائی کو مُضر ہے -

ناک

دونون سامنے کے سوراخ جن کو نتھنے کہتے ہین کچھ دور اوپر پیچھے حلق کے طرف گھوم گئے ہین - ناک مین قوت شامہ کی رگ پھیلی ہوئی ہے جس سے بو کی تمیز ہوتی ہے - دوسرا فعل ناک کا ہوا کو پھیپھڑون مین پہونچانا ہے - سرد ہوا جس کی گرمی جسم کی حرارت سے کم ہو بہت مُضر ہے - اس سے پھیپھڑے کی بیماریان مثلاً نیومونیا[۱] - پلورسی[۲] - برونکائٹس[۳] وغیرہ ہو جاتی ہین - ناک کا راستہ پیچدار ہونے سے ہوا کو پھیپھڑے تک پہونچنے مین کسی قدر رُکاوٹ ہوتی ہے جس سے وہ گرم اور گرد غبار سے صاف ہو جاتی ہے - ناک کے بال اس کام مین بہت کچھ مدد دیتے ہین - یاد رکھنا

[۱] Pneumonia. [۲] Pleurisy.
[۳] Bronchitis.

چاہیئے کہ سانس لینے کے لیئے ناک ہی قدرتی آلہ ہے۔ مُنھ سے سانس لینا غلطی ہے۔ بچون کو اکثر مُنھ سے سانس لینے کی خراب عادت ہوتی ہے۔ اُن کو مُنھ بند رکھنے کی ہدایت کرنا چاہیئے۔ مُنھ کُھلے رہنے سے سرد اور غبار آلود ہوا حلق اور پھیپھڑے کو جاتی ہے جو مُضرِ صحت ہے۔ بعض وقت کیڑے بھی گُھس جاتے ہین۔ کھانا کھاتے یا پانی پیتے وقت گفتگو کرنا منع ہے ایسے وقت مین بولنے سے غذا یا پانی ہوا کے ساتھ ہوا کی نالی کے طرف جاتا ہے جس سے کھانسی ہو جاتی ہے ایک باریک سوراخ آنکھ کے نیچے کے پلک کے اندر کی طرف ہے اُس سے ایک باریک نالی ناک مین کُھلی ہے۔ اس سے آنکھ کی رطوبت ناک سے خارج ہوتی ہے۔ جب کوئی شخص روتا ہے تو آنسو کچھ آنکھ سے ٹپکتا ہے اور کچھ اس نالی سے ہو کر ناک مین پہونچتا ہے۔ اسی سے روتے وقت ناک سے ریزش ہوتی ہے۔

زکام مین جب ناک کی لعابدار جھلی مین آماس ہوتا ہے تو اس نالی کا آنکھ کے طرف کا سوراخ بند ہو جاتا ہے جس سے آنکھین پانی بھرا رہتا ہے کیونکہ آنسو ناک سے خارج نہین ہو سکتا۔ بار بار زکام ہونے سے بعض وقت یہہ نالی بند ہو جاتی ہے تب نیچے کی پلک کے اندر کی طرف ناک اور آنکھ کے بیچ مین آنسو جمع ہونے کی وجہہ سے ایک گلٹی بن جاتی ہے۔ آخر کو اس گلٹی مین مواد پڑ جاتا ہے اور تناؤ کی وجہہ سے پھوٹکر نکسور ہو جاتا ہے جو بہت خراب بیماری ہے۔

کان

کان ایک پیچدار راستہ آواز کو دماغ تک پہونچانے کا ہے۔ اس کے تین حصے ہین۔ بیرونی درمیانی اور اندرونی بیرونی حصہ مثل سنکھ یا گھونگھے کے پھیلا ہوتا ہے اس کا فعل یہہ ہے کہ آواز کو گرفت کرے درمیانی حصہ مثل ڈھول کے ہے اُسکے باہر اور اندر کی طرف ایک باریک گول جھلی ہے جس کو ڈھول گوش کہتے ہین۔ یہہ دونون طرف کی جھلیان تین باریک ہڈیون کی زنجیر سے ملی ہوئی ہین۔ اس درمیانی حصے سے ایک باریک نالی حلق کی طرف گئی ہے جس سے کان کے درمیانی حصہ کی کثافت حلق مین خارج ہوتی ہے۔ بار بار زکام سے اس نالی مین آماس ہو جاتا ہے۔ یہہ آماس کان تک پہونچتا ہے جس سے کان مین درد و سوزش ہوتی ہے مواد پڑ جاتا ہے زیادہ تناؤ کی وجہہ سے باہر کی جھلی پھٹ جاتی

اور بہراپن ہوجاتا ہے۔ اسی نالی کے آماس کی وجہ سے کان مین ایک طرح کی آواز سائین سائین ہروقت ہوا کرتی ہے۔ اندرونی حصّہ کان کا گول پیچدار نالی کی شکل کا ہے۔ اس کے اندر رطوبت ہوتی ہے۔ قوّت سامعہ کی رگ دماغ سے نکلکر اسی نالی کے اندر کی طرف پہیلی ہوئی ہے۔ آواز ہوا کے ذریعہ بیرونی کان مین جمع ہوکر درمیانی حصّہ کان کے باہر کی جھلّی پر لگتی ہے۔ یہان سے ہڈیون کی زنجیر سے گذرکر اندر کی جھلّی پر پہونچتی ہے۔ اس کی حرکت سے اندرونی کان کی رطوبت کو حرکت ہوتی ہے اور رگون کے ذریعہ دماغ مین پہونچتی ہے جس سے آواز سُنائی دیتی ہے۔

ان مین سے کسی حصّہ کے نقص سے سماعت مین فرق آجاتا ہے لیکن اندرونی حصّہ سب سے زیادہ ضروری ہے اُس کے بعد درمیانی حصّہ اور اُس سے کم ضروری بیرونی حصّہ ہے۔ اور حصّون مین کچھ نقص ہو لیکن اندرونی حصّہ تندرست ہو تو زور سے بولنے یا گھڑی کان کے پاس سر پر رکھنے سے آواز سُنائی دیتی ہے۔ ایسی حالت مین ایرٹرمپٹ[۱] استعمال کرتے ہین۔ جو مختلف شکل تُرہی کے مختلف قسم کا ہوتا ہے۔ اگر گھڑی کنپٹی پر رکھنے سے یا دانتون کے نیچے دبانے سے اُس کی آواز نہ سُنائی دے تو سمجھنا چاہیئے کہ اندرونی حصّہ کان کا بیکار ہوگیا ہے اور یہہ حالت لا علاج ہے کان کی حفاظت کے لیئے ذیل کے ہدایتون پر خیال کرنا چاہیئے۔

۱۔ سخت آواز سے کان بچانا چاہیئے۔

۲۔ کان کی میل لکڑی یا کپڑے کی بتّی سے نہ نکالنا چاہیئے۔ اگر میل ہو تو کان مین میٹھا تیل ڈالدین جب پہول جائے گرم پانی سے بذریعہ پچکاری صاف کردین۔ بار بار لکڑی کان مین ڈالنا بہت مضر ہے۔

۳۔ سرد ہوا اور سرد پانی کان کے اندر نہ جانا چاہیئے۔ ان سے بچنے کے واسطے کان مین روئی رکھنا چاہیے۔

۴۔ کوئی چیز مثل چنا یا مٹر کے دانہ کے کان کے اندر چلی جائے تو کان کو نیچا کرکے گرم پانی سے پچکاری

[۱] Ear trumpet.

لگانے سے نکل جاتی ہے اگر وہ چیز پھول گئی ہو تو عجلت نہ کرین کچھ دیر رہنے سے خشک ہو جائے گی پھر پچکاری لگا کر نکال دین۔ لکڑی سے نکالنے کی کوشش نہ کرنا چاہیے۔

۵۔ کوئی کیڑا کان کے اندر داخل ہو جائے تو فوراً میٹھا تیل کان مین بھر دین۔ کیڑا مر جاویگا اور پچکاری لگانے سے نکل جاویگا تیل فوراً نہ ملے تو کان کو انگلی سے بند رکھین ہوا نہ داخل ہونے سے کیڑا مر جائیگا

۶۔ گوشمالی کی سزا لڑکون کو نہ دینا چاہیے۔

۷۔ زکام سے بچنا چاہیئے۔

مُنھ

مُنھ مین بہت سے اعضا ہین جن مین سے صرف عام فہم کا ذکر کیا جاتا ہے۔

۱۔ دانت

دانت دو قسم کے ہوتے ہین۔

دودھ کے دانت جو بچون مین ۶ یا ۸ مہینے کی عمر مین نکلنا شروع ہوتے ہین اور دو برس مین کل نکل آتے ہین۔

مستقل دانت۔ چھ یا سات سال کی عمر مین یہہ دانت نکلنے شروع ہوتے ہین اور جیون جیون یہہ نیچے سے زور کرتے ہین دودھ کی دانت ڈھیلے ہو کر گرتے جاتے ہین۔ دودھ کے دانت تعداد مین ۲۰ ہوتے ہین۔ اُن کے نکلنے کا زمانہ حسب ذیل ہے۔ نیچے کے جبڑے کے دانت بمقابلہ اوپر کے جبڑے کے دانت کے تخمیناً ایک مہینہ یا کچھ کم پہلے نکلتے ہین۔

	تعداد	نام دانت	مدت تخمیناً
Central Incisors.	۲	سینٹرل ان سائزرس۔ یعنی سامنے کے بیچ کے دانت۔	۶ سے ۸ مہینہ
Lateral Incisors	۲	لیٹرل ان سائزرس۔ یعنی اوپر کے دونون داتون کے کنارہ کے دانت۔	۸ سے ۹ مہینہ

	تعداد	نام دانت	مدت تخمیناً
Canines.	۲	کنائنس - دونون طرف نوکدار دانت - کتے کے دانت کے مشابہ ہونے سے ان کو کنائنس کہتے ہین	۱۶ سے ۲۰ مہینہ
Anterior molars	۲	انٹیریر مولرس - ڈاڑھ کے دانت سامنے والے -	۱۲ سے ۱۵ مہینہ
Posterior molars	۲	پوسٹیریر مولرس - ڈاڑھ کے دانت پیچھے والے -	۲۰ سے ۲۴ مہینہ

مستقل دانت تعداد مین ۳۲ ہوتے ہین - ان کے نکلنے کا زمانہ حسب ذیل ہے -

	تعداد	نام دانت	مدت تخمیناً
Central Incisors.	۲	سنٹیرل انسائیزرس یعنی سامنے کے دانت	۸ سال
Lateral Incisors.	۲	لیٹرل ان سائیزرس یعنی اوپر والے دانت کے دونون طرف کے دانت -	۹ سال
Canines.	۲	کنائنس - یعنی نوکدار دانت -	۱۲ سال
Anterior Bicuspid.	۲	انٹیریر بائی کسپڈ - سامنے کے دو چپٹے دانت -	۱۰ سال
Posterior Bicuspid.	۲	پوسٹیریر بائی کسپڈ - ان کے پیچھے کے دو چپٹے دانت	۱۱ سال
Anterior molars	۲	انٹیریر مولرس - سامنے کے داڑھ کے دانت -	۷ سال
Second molars.	۲	سکنڈ مولرس - بیچ کے داڑھ کے دانت -	۱۲ - سال
Posterior molars.	۲	پوسٹیریر مولرس - پیچھے کے داڑھ کے دانت جنکو عقل کی داڑھ کہتے ہین -	۱۸ سے ۲۵ سال

یہہ ایک جبڑے کے دانت ہین - کل دانتون کی تعداد اس کی دونی سمجھنا چاہیئے - بعض بچون کے دانت آسانی سے نکل آتے ہین لیکن بعضون کو ہر دانت کے نکلنے مین بہت تکلیف ہوتی ہے - منہ گرم ہو جاتا ہے - بخار آتا ہے - رات کو بچہ چونکتا اور بیچین رہتا ہے - طبیعت چڑچڑی ہو جاتی ہے - بعض وقت دست یا بدہضمی کی بیماری ہوتی ہے اور کبھی تشنج ہوتا ہے

منھ دیکھا جائے تو مسوڑہ نکلنے والے دانت کے اوپر سخت سوجا ہوا اور چمکدار معلوم ہوگا۔ منھ سے رال ٹپکتی ہے جس سے کپڑا تر ہو جاتا ہے۔ دانت نکلنے کے مفصل علامات و علاج بچون کی بیماری مین ذکر کیا جائے گا۔ مستقل دانتون کے نکلنے مین کوئی تکلیف نہین ہوتی صرف عقل کی داڑھ نکلتے وقت بعضون کو کچھ تکلیف ہوتی ہے۔ دانتونکا خاص کام غذا کو چبا کر باریک کرنا ہے تاکہ لعاب دہن مین مِل کر ملایم ہو کر معدہ مین پہونچے۔ غذا کو دیر تک چبانا چاہیئے کہ خوب ملایم ہو جائے اور معدہ کو دانت کا کام نہ کرنا پڑے جلد کھانا سخت غلطی ہے۔ چار سامنے کے دھاردار دانت جنکو انسایئزرس کہتے ہین۔ غذا کے کاٹنے کے واسطے ہین۔ ان کے کنارے کے دو دانت نوکدار ہوتے ہین۔ بوجہہ مشابہت کتّون کے دانت کے اِن کو کنائن کہتے ہین یہہ گوشت وغیرہ سخت غذا کے کاٹنے مین استعمال ہوتے ہین اِن کو آنکھ کے دانت بھی کہتے ہین کیونکہ یہہ ٹھیک آنکھ کے نیچے ہین اِن کے بعد دونون طرف دو دانت ہین جنکو بائی کسپڈ کہتے ہین۔ اِن کے دونون کنارے چپٹے اور ابھرے ہوتے ہین یہہ کاٹنے اور پیسنے دونون کام مین آتے ہین۔ دونون طرف تین تین ڈاڑھ کے دانت ہوتے ہین جو غذا کو پیسکر باریک کرتے ہین۔ ہم کو یاد ہے کہ ایک دفعہ ایک مریضہ تھی جو مہینون سے اسہال اور پیچش کے عارضہ مین مبتلا تھی کسی قسم کی غذا ہضم نہین ہوتی تھی۔ یہان تک لاغر اور کمزور ہو گئی تھی کہ اُس کی زیست کی بہت کم امید تھی جب وہ میرے زیر علاج آئی تو مُنھ دیکھنے سے معلوم ہوا کہ کئی دانت اُس کے گر گئے تھے اور جو باقی تھے وہ اسقدر کمزور اور ہلتے تھے کہ کوئی غذا چبانا کیا دانتون کے نیچے دبا بھی نہین سکتی تھی غذا کے چھو جانے سے سخت درد ہوتا تھا۔ پہلے غرارہ وغیرہ کی دواؤن سے دانت مضبوط کرنے کی کوشش کی گئی جب یہہ کوشش کارگر نہ ہوئی تو سب دانت آہستہ آہستہ کئی روز مین اوکھاڑ ڈالے گئے مصنوعی دانت اُس کو دیا گیا اور غذا کے چبانے کی ہدایت کی گئی تھوڑے دن بعد سب شکایتین رفع ہو گئین اور روز بروز صحت مین ترقی ہونے لگی دو تین مہینے بعد مین نے دیکھا تو بہت تندرست اور فربہ تھی۔ اِس سے ظاہر ہوا کہ سب شکایتین غذا کے نہ چبانے سے تھین۔ اب فن دندان سازی نے بہت ترقی کی ہے۔ سنکھہ یا پتھر کے دانت بنائے جاتے ہین ان سے صرف یہی نہین کہ چہرہ کی

صورت اصلی ہوجاتی ہے بلکہ غذا بخوبی چبا سکتے ہین دونون جبڑون کے کُل دانت بن کر کمانی کے
ذریعہ سے لگا دیئے جاتے ہین احتیاط یہہ ہے کہ روز ان دانتون کو گرم پانی و صابون سے خوب
صاف کرتے رہین اور سوتے وقت منہ سے نکال لینا چاہیے۔ بعض وقت ایسا ہوا ہے کہ نیند مین
دانت کی کمانی مسوڑون سے نکل گئی اور دانت ہوا کی نالی مین گر پڑے ہین جس سے دم گھٹ گیا ہے
بولنے مین بھی دانت مدد دیتے ہین بے دانت والے آدمی کی گفتگو صاف نہین ہوتی۔ منہ اور دانتون کو
بہت صاف رکھنا چاہیے۔ صُبح و شام عمدہ مسواک سے دانتون کو آہستہ آہستہ گھسنا چاہیئے
اور پانی کا غرارہ بار بار کرتے رہنا چاہیئے جس سے میل پانی کے ساتھ نکل جائے۔ مسواک
تازہ اور ایسی لکڑی کی ہونی چاہیئے جس کی کوچی اچھی ہو۔ زیادہ زور سے رگڑنا دانتون کو کمزور
کرتا ہے۔ دانتون کے اوپر آگے اور پیچھے کا حصّہ خوب صاف کرنا چاہیے اخیر داڑھ کے پیچھے
کا حصّہ منہ کھولکر صاف کرنا چاہیئے وہان اکثر غذا کے ٹکڑے رہجاتے ہین کھانا کھانے کے
بعد منہ کو خوب دھونا چاہیئے اور اگر کوئی ٹکڑا غذا کا دانتون کے بیچ مین رہ گیا ہو تو اُس کو خلال سے
نکال دینا چاہیئے۔ اس ترکیب سے دانتون کی بیماری سے آدمی محفوظ رہتا ہے۔ بعض لوگ
اس قسم کی احتیاط بہت کم کرتے ہین جس سے دانت کمزور ہوجاتے یا سڑ جاتے ہین جنکے منہ سے
تعفن آتی ہے وہ عموماً منہ کو صاف نہین رکھتے اور اُن کو بدہضمی و دست کی شکایت رہا کرتی ہے
کیونکہ متعفن مادہ لعاب دہن اور غذا کے ساتھ معدہ مین پہونچتا ہے اور اُس کی لعاب دار جھلی پر خراب
اثر پیدا کرتا ہے جس سے غذا کامل طور پر تحلیل نہین ہوتی۔ منہ صاف نہ رکھنے سے حلق کی بیماریان
ہوجاتی ہین۔ بعض وقت منہ اور حلق مین چھالے پڑجاتے ہین۔ کھانے پینے مین تکلیف ہوتی ہے۔
جب کوئی مریض شکایت کرتا ہے کہ اُس کے زبان و منہ مین اکثر چھالے ہوجاتے ہین اور کھانا خوب
ہضم نہین ہوتا تب ہم اُس کے منہ کو بغور دیکھتے ہین اور اکثر کچھ نہ کچھ نقص پاتے ہین جو منہ کے نہ صاف
رکھنے سے ہوتا ہے۔ مسواک کے ساتھ منجن کا استعمال بھی بہت مفید ہے۔ سب سے آسان منجن
باریک پسا ہوا کوئلا ہے یا یہہ نسخہ سستا اور عمدہ ہے۔

ماجوپھل پھٹکری کافور روغن پودینہ۔
ایک حصہ ایک حصہ نصف حصہ چند قطرے۔

خوب باریک پیسکر استعمال کرین۔ کوئی منجن ہو اُس کو کھرل مین خوب باریک مثل سُرمہ کے پیسنا چاہیئے تاکہ کھرورا نہ رہے۔ کھردرے منجن سے دانت گِھس جاتے ہین جیسے ریتی سے لوہا۔ ترش چیزین دانت کو نقصان کرتی ہین۔ ترش دوا اِس طرح پینا چاہیئے کہ دانت مین نہ لگے۔ زیادہ میٹھائی بھی دانت کو مُضر ہے۔ بعض بچے بہت میٹھائی کھانے کے عادی ہوتے ہین اُن کے دودھ کے دانت سڑ جاتے ہین۔ بہت سرد چیز مثلاً برف دانت کو کمزور کرتی ہے۔ گرم پانی کے بعد سرد اور سرد کے بعد گرم پانی سے کُلّی کرنا مُضر ہے۔

۲- زبان

زبان کا کام غذا کو لُعاب دہن کے ساتھ ملانا ہے علاوہ اس کے گفتگو مین بہت مدد دیتی ہے کھانا کھاتے وقت غذا کو بار بار پیسنے کی غرض سے دانت کے نیچے کر دیتی ہے جس طرح سِل پر کسی چیز کو کُچلتے وقت ہاتھ یا لکڑی سے بار بار بٹّے کے نیچے کر دیتے ہین۔ بہت سی بیماریون کی تشخیص مین زبان سے مدد ملتی ہے۔ مختلف بیماریون خصوصًا پیٹ کی بیماریون مین اِس کی شکل اور رنگت اصلی حالت سے تجاوز کر جاتی ہے۔ اِس لیے ڈاکٹر مریض کی زبان اکثر دیکھا کرتے ہین زبان کی میل مِسواک سے روزمرّہ صاف کرنا چاہیے۔ پیدائشی نقص بعض وقت یہہ ہوتا ہے کہ بچہّ کی زبان کے نیچے کا حصّہ مسوڑہ سے ایک جِھلّی کے ذریعہ جوڑی رہتی ہے اس حالت مین زبان باہر نکالنے مین نیچے کو جھک جاتی ہے اور بعض وقت اگر جھلّی زیادہ تنگ اور سخت ہے تو بچہ زبان مُنہ سے باہر نہین نکال سکتا اور عموماً گونگا ہوتا ہے۔ اِس جھلّی کو کاٹ دینے سے نقص رفع ہو جاتا ہے یہہ عمل کسی ڈاکٹر سے کرانا چاہیئے۔ اس نقص کو انگریزی مین ٹنگ ٹائی یعنی بند زبان کہتے ہین۔

۳- کوّا- یا کاک

یہہ ایک نوک دار عضو ہے جو تالو سے نیچے کی طرف حلق کے بیچون بیچ

Tongue tie

لٹکتا ہے۔ کھانا کھاتے وقت ناک کے پچھلے سوراخ کو بند رکھتا ہے تاکہ غذا یا پانی حلق سے ناک مین نہ جائے۔ حالت بیماری مین عموماً جب سرد ہوا سے زکام ہوجاتا ہے تب کوّا بڑھ جاتا ہے اور زبان کے پچھلے حصّہ کو چھونے کی وجہ سے خُشک کھانسی ہوجاتی ہے۔ یہہ کھانسی اکثر چت لیٹنے سے زیادہ ہوتی ہے حلق مین ایک طرح کی سرسراہٹ معلوم ہوتی ہے۔ اِس کے واسطے پھٹکری دو ڈرام ایک بوتل پانی مین ملاکر غرارہ کرین۔ جوشاندہ ماجوپھل کا بھی غرارہ مفید ہے جب مرض پُرانا ہوجاتا ہے اور ان دواؤن سے فائدہ نہین ہوتا تب نیچے کا تیسرا حصّہ قینچی سے کاٹ دیتے ہین علاوہ اِن اعضاء کے مُنہ مین اُس کے لعابدار جھلی کے نیچے کئی گلٹیان ہین جن سے لعاب دہن پیدا ہوتا ہے جو ہضم طعام مین مدد دیتا ہے۔ لعاب دہن اسٹارچ[۵۱] یعنی نشاستہ کو جو غذا مین بکثرت ہوتا ہے شکر بناتا ہے اسٹارچ بشکل موجودہ خون مین جذب نہین ہوسکتا اور شکر فوراً جذب ہوجاتی ہے اس واسطے لعاب دہن کے ذریعہ غذا کا جسم مین جذب ہونا مُنہ سے شروع ہوجاتا ہے۔

۴۔ حلق

یہہ مثل تھیلی کے ہے اِس کے سامنے مُنہ اِور ناک کے سوراخ ہین نیچے کے جانب ہوا اور غذا کی نالیون کا سوراخ ہے حلق کے ہر دو جانب باریک نالیون کا سوراخ ہے جو درمیانی حصّہ کان سے ملے ہین۔ علاوہ اِن کے دونون طرف دو گلٹیان ہین جنکو ٹانسلس[۵۲] کہتے ہین جو کبھی سوج آتی ہین اور عرصہ تک سوجی رہین تو بہرا پن ہوجاتا ہے۔ بعض وقت مُنہ سے سرد ہوا سانس لینے کی وجہہ یا اور بہت سے وجوہ سے حلق مین خراش ہوجاتا ہے اور کھانسی آتی ہے زکام مین یہہ حالت بہت تکلیف دہ ہوتی ہے اِس مین وہی غرارہ جس کا اوپر ذکر ہوا بہت مفید ہوتا ہے گرم پانی مین قدرے نوشادر ڈال کر اُس کی بھاپ کو مُنہ کی راہ کھینچنا بھی مفید ہے ٹانسلس کے

---

۵۱ Starch

۵۲: Tonsils

سوج آنے مین بھی غرارہ مفید ہوتا ہے۔ اس سے فائدہ نہو تو گلیسرین آف ٹانک ایسڈ[1] لگانا چاہیے ٹنکچر اسٹیل[2] پھُریری سے لگانا بھی مفید ہوتا ہے باہر کان کے نیچے ٹنکچر آیوڈین لگاتے اور سینکتے ہین جب اِن دواؤن سے فائدہ نہین ہوتا تو گلٹی کا سوجا ہوا حصّہ کاٹ دیتے ہین۔

یون تو ہر عضو صحت کے لیئے ضروری ہے تاہم دل و دماغ اور پھیپھڑون کو اعضاء رئیسہ کہتے ہین مرض کوئی ہو لیکن انھین کے فعل کے ساکت ہو جانے سے موت ہوتی ہے دل کی بیماری سے موت ہوتی ہے تو چہرہ زرد۔ جسم سَرد۔ نبض عموماً کمزور اور بے قاعدہ۔ کبھی تیز بھی ہوتی ہے۔ مریض ٹھنڈھی سانس لیتا ہے کبھی جسم مین تشنّج ہوتا ہے۔ دماغ کی بیماری باعث موت ہوتی ہے تو یہہ علامات پائے جاتے ہین۔ غفلت یا بیہوشی تنفس مین خرخراہٹ کی آواز۔ نبض سُست۔ بیہوشی سانس کی تکلیف کے پہلے ہوتی ہے۔ پھیپھڑونکی بیماری سے موت ہو تو سانس مین دِقّت۔ سر مین چکّر۔ بعدہ بیہوشی ہوتی ہے اور بعض وقت تشنّج بھی ہوتا ہے۔ سانس کی تکلیف بیہوشی کے پہلے ہوتی ہے۔

۵۔ دماغ

یہہ ملایم عضو بیضوی شکل کا کھوپڑی کے جوف مین ہوتا ہے۔ اسکا وزن قریب تین پونڈ کے ہوتا ہے۔ پچھلے حصّہ سے ایک شاخ ہمشکل دُم مُہرون کے سوراخ مین ہو کر کمر کے نیچے تک پہونچتی ہے۔ اسکو حرام مغز کہتے ہین۔ دماغ اور حرام مغز دونون سے رگین نکل کر جسم کے ہر عضو مین پھیلی ہین۔ انھین رگون کو اعصاب کہتے ہین۔ آنکھ۔ ناک۔ کان۔ زبان و جلد انھین رگون کے ذریعہ دماغ سے ملی ہین اور اُن کی قوتین۔ باصرہ۔ شامہ۔ سامعہ۔ ذایقہ و لامسہ دماغ سے پیدا ہوتی ہین۔ یہہ رگین صرف راستے ہین جن کے ذریعہ باہری چیزون کا اثر دماغ پر پہونچتا ہے۔ دماغ نظام جسم کا پادشاہ ہے۔ اُس مین مختلف فعل کے مقامات یا خانے پائے جاتے ہین خانون کی تعداد تخمیناً کئی کرڑور ہے۔ دماغ مثل بادشاہ اور ہر ایک خانے مثل لوکل گورنمنٹ کے ہین۔ اگر کوئی خانہ خراب ہو جائے تو اُسکی حکومت مین رخنہ پڑجائے گا۔ مثلاً اگر اُس خانہ مین جہان سے آنکھ کے پردہ رٹینا کی رگ نکلی ہے نقص ہو جائے

---

[1] Glycerin of Tannic acid. [2] Tincture steel.

تو باوجود آنکھ ہونے کے کوئی شئے نظر نہین آوے گی۔

گردن

گردن مین دونون طرف آیورٹا یعنی شہ رگ کی بڑی شاخین ہوتی ہین جو دماغ کو خون پہنچاتی ہین اور بڑی وریدین ہین جو دماغ سے خون واپس لاتی ہین۔ گردن کی جڑ مین یہہ رگین صرف جلد سے ڈھکی ہین اور اُن کی حرکت اُنگلی سے معلوم ہوتی ہے۔ دماغ کی وہ اعصابی رگین بھی گردن مین جنکو نیوموگیسٹرک[۵۱] کہتے ہین جو دل پھیپھڑے۔ اور معدے کو گئی ہین اور جنپر ان اعضا کا فعل منحصر ہے۔ اگر یہہ رگین کٹ جائین تو دل و پھیپھڑے کی حرکت فوراً بند ہو جاتی ہے۔ ان کے پیچھے ہوا کی نالی ہے جسکو ٹریکیا[۵۲] کہتے ہین۔ یہہ پھیپھڑے کو گئی ہے۔ اس کے پیچھے غذا کی نالی جسکو ایسافیگس[۵۳] کہتے ہین معدہ کو گئی ہے سب سے پیچھے گردن کے مُہرے ہین۔ جن مین حرام مغز ہے۔ ہوا کی نالی کے اوپر کے حصّہ مین دونون طرف دو گلٹیان ہین جو سامنے کیطرف آپس مین جوڑی ہین ان کو تھائیرو آئیڈ[۵۴] گلینڈ کہتے ہین۔ حالت صحت مین یہہ ایسا چھوٹا ہوتا ہے کہ دکھلائی نہین پڑتا مگر بڑہ جانے سے بعض وقت خربزہ کے برابر ہو جاتا ہے اسی کو گھیگھا کہتے ہین۔ جب یہہ بہت بڑہ جاتا ہے تو علاوہ بدصورتی کے ہوا کی نالی دبنے سے سانس مین خرخراہٹ کی آواز آتی ہے۔ یہہ عارضہ مرطوب مقامات مین بکثرت ہوتا ہے۔ جہان ہائیڈروسیل[۵۵] بخار اور تاپ تلی کی بیماریان بھی ہوا کرتی ہین۔ کوئی معقول علاج اس عارضہ کا ابتک معلوم نہین ہوا ہے۔ شروع مین سُرخ مرہم گھیگھا پر آہستہ آہستہ دھوپ مین ملنا مفید ہوتا ہے۔ اُسکا یہہ نسخہ ہے

ریڈ آیوڈائیڈ آف مرکری[۵۶]۔ ۲۰ گرین۔ سادہ مرہم[۵۷] یا وسلین۔ ۱ آونس۔

ملاکر بند برتن مین رکھین۔ نصف ڈرام کے قریب دن مین ایک مرتبہ ملین۔ اس مرہم سے چھالے پڑ جاتے ہین

---

۵۱ Pneumogastric. ۵۲ Trachea.
۵۳ Esophagus. ۵۴ Thyroid gland.
۵۵ Hydrocele ۵۶ Red Iodide of mercury.
۵۷ Simple ointment or Vaseline

اور جلد نکل جاتی ہے - جب یہہ حالت ہو تو چند روز کے لیئے بند کر دینا چاہیئے - جلد کے سخت ہونے پر
پھر استعمال کرین -

سینہ

سینہ ایک جوف ہے جس کے پیچھے کی دیوار مُہرون اور اسپائینل کارڈ سے بنی ہے - دونون طرف اور سامنے پسلیان ہین - اوپر ہنسلی کی ہڈی اور گردن ہے - نیچے ایک موٹی جھلّی جسکو ڈائفرام[1] کہتی ہین سینہ کو شکم سے علٰحدہ کرتی ہے - سینہ مین کئی اعضا ہین لیکن اس کتاب مین صرف دل اور پھیپھڑے کا ذکر کیا جائے گا -

دل

یہہ ایک مخروطی شکل کا عضو سینہ کے بائین طرف ہے - دل صاف خون کو جسم کی پرورش کے لیئے ہر عضو مین اور کثیف خون کو صاف ہونے کے لیئے پھیپھڑون مین پھونچاتا ہے - اس کا چوڑا حصّہ اوپر کو ہوتا ہے اور نوک نیچے کیطرف اُس مقام مین جہان ہاتھ رکھنے سے دھڑ کا معلوم ہوتا ہے - ہوتی ہے - دل کے باہر ایک غلاف ہوتا ہے جس مین کسیقدر رطوبت ہوتی ہے تاکہ دل کی دیوارین رگڑ کے صدمہ سے محفوظ رہین - دل کے دو حصّے ہوتے ہین داہنا اور بایان ہر حصّہ دو خانون مین تقسیم ہوتا ہے ایک اوپر دوسرا نیچے کا اِس طرح دل کے چار خانے ہوتے ہین - دو داہنے اور دو بائین طرف - اِن خانونکی تفریق پردون سے ہوتی ہے - سیدھے پردہ مین جو دل کو دو دائین اور بائین حصّون مین تقسیم کرتا ہے پیدایش کے وقت ایک سوراخ اوپر کے حصّہ مین ہوتا ہے - چند روز بعد یہہ سوراخ بند ہو جاتا ہے آڑے پردے مین جو دل کو اوپر اور نیچے کے خانون مین تقسیم کرتا ہے دو سوراخ ہوتے ہین جن سے خون اوپر کے خانون سے نیچے کے خانون مین جاتا ہے - دل کے چارون خانون مین بھی سوراخ ہوتے ہین جن سے شریان اور وریدنکلی ہین - اِن سوراخون مین جھلّیان مثل کیواڑ کے ہوتی ہین جو خون کی آمد و رفت مین کھلتی اور بند ہوتی رہتی ہین - دل کے خانون کو مثل کوٹھری کے سمجھنا چاہیئے

[1] Diaphragm.

سوراخون کو مثل دروازون کے اور جھلّیون کو مثل کیواڑ کے۔ جب کوئی خانۂ دل سکڑتا ہے تب اُسکا کیواڑ کھل جاتا ہے اور وہ خانے جہان خون نہین جانا چاہیئے اُن کے کیواڑ بند ہو جاتے ہین۔

دوران خون کو انگلستان کے مشہور ڈاکٹر ہاروی[1] نے ۱۶۱۸ء مین دریافت کیا تھا جب سے علم طبابت کو نہایت رونق ہوئی۔ جسم سے گردش کر کے کثیف خون داہنے طرف کے اوپر کے خانے مین جمع ہوتا ہے وہان سے آڑے پردہ کے سوراخ مین ہو کر اُسی طرف کے نیچے کے خانے مین جاتا ہے اس خانہ سے ایک موٹی رگ مین ہو کر پھیپھڑے مین جاتا ہے۔ یہ رگ دل سے کچھ دُور چلکر دو شاخون مین تقسیم ہوگئی ہے ایک داہنے اور دوسرے بائین پھیپھڑے کو جاتی ہے۔ ان دونون رگون کی بیشمار شاخین ہو کر پھیپھڑے مین پھیل گئی ہین جن کے ذریعہ خون ہوا کھاتا ہے۔ کثیف مادہ خون کا ہوا مین ملجاتا ہے اور اوکسی جن[2] جو ہوا کا جزو اعظم ہے خون مین جذب ہوتا ہے۔ پھیپھڑے مین خون کے نالیون کی دیوارین اسقدر باریک ہین کہ ہوا اور خون کے بیچ مین برائے نام رُکاوٹ رہتی ہے۔ رگون کی شاخین پھیپھڑے سے واپسی کے وقت پھر ایک ہوگئی ہین اور خالص خون دل کے بائین طرف کے اوپر کے خانہ مین لاتی ہین۔ یہان سے خون اُس طرف کے نیچے کے خانے مین جاتا ہے اور وہان سے آیورٹا[3] یعنی شہ رگ کے ذریعہ تمام جسم مین دوران کرتا ہے۔ آیورٹا سب سے موٹی رگ ہے۔ جو دل کے بائین طرف کے نیچے کے خانے سے نکلی ہے۔ جیون جیون آگے بڑھتی گئی ہے اُس کی شاخین ہوتی گئی ہین۔ سب سے باریک شاخین جو جسم کے ہر رگ و ریشہ مین پھیلی ہین کیپلریز[4] کہلاتی ہین۔

خون جسم مین بارہ[12] پونڈ یعنی قریب چھ سیر کے ہوتا ہے۔ اس مین دو قسم کے ذرّے پائے جاتے ہین جو خُردبین سے نظر آتے ہین۔ ایک قسم کے ذرہ کو بوجہ سفید ہونے کے وہایٹ کارپسلس[5] کہتے ہین یہ خارجی چیزون کو جو مُضرِ صحت ہین اپنے جسم مین ملا کر جزو بدن کر لیتے ہین یا اُن کو جسم سے خارج کر دیتے ہین

---

1. Dr. Harvey.
2. Oxygen.
3. Aorta.
4. Capillaries.
5. White corpuscles.

دوسرے قسم کے ذرّے سرخ رنگ کے ہوتے ہین- اُن کو ریڈ[ف] کارپسلس کہتے ہین- یہہ سُرخ ذرّے آکسی جن[فٖ] سے بھرے ہوتے ہین- شریان کا رنگ خالص خون کی وجہہ سُرخ رنگ کا ہوتا ہے- جب آکسی جن نکل کر خون مین جذب ہوجاتا ہے تب خون نیلگون ہوجاتا ہے- اسی وجہہ سے ورید کا رنگ نیلا ہوتا ہے- خالص خون پرورش جسم کے لیئے بہت ضروری ہے اور یہہ صاف ہوا عمدہ غذا اور صاف پانی سے پیدا ہوتا ہے مُنشّی اشیاءے مثل تمباکو شراب- افیون- خون کو خراب کرتی ہین جلد- گُردہ- امعا- پھیپھڑے اور جگر کا تندرست رہنا خون کی صفائی کے لیئے ضروری ہے کیونکہ ان اعضا سے خون کی کثافت خارج ہوتی ہے- اگر ان مین سے کوئی عضو خراب ہوجائے تو خون کثیف ہوجاتا ہے اور جسم مین کثافت جمع ہونے سے مختلف بیماریان ہوجاتی ہین-

مضبوط دل خون کو تمام جسم مین پھیلاتا ہے- کسی کھلے میدان مین اعتدال کے ساتھ ورزش کرنا مفید ہے جب انسان لیٹا رہتا ہے تب دل کی حرکت فی منٹ قریب ساٹھ کے ہوتی ہے- بیٹھنے سے ۶۵- اور کھڑے ہونے سے ۷۵ ہوجاتی ہے دوڑنے سے ایکسو یا زیادہ حرکت ہوتی ہے- کوئی شخص بستر پر پڑا ہے تو اُسکا دل کم حرکت کرنے کا عادی ہوجاتا ہے- اُس مین چربی جم جاتی ہے اور آخر کو اِسقدر کمزور ہوجاتا ہے کہ خون کو تمام جسم مین پھیلا نہین سکتا- برعکس اسکے اعتدال سے زیادہ ورزش کرنے سے دل زیادہ کام کرتے کرتے تھک جاتا ہے اور آخر کار کمزور ہوجاتا ہے-

پھیپھڑہ

پھیپھڑے دو ہین- ایک سینہ کے داہنے اور دوسرا بائین طرف ہوتا ہے- بائین طرف کا پھیپھڑہ بہ نسبت داہنے طرف کے چھوٹا ہوتا ہے کیونکہ اُس طرف کی کچھ جگہہ دل سے گھری ہے- دل کے چارونطرف پھیپھڑا ہے صرف سامنے کا کسیقدر حصّہ کُھلا ہے- ہوا کی نالی گردن کے نیچے دو حصّون مین تقسیم ہوکر ایک داہنے اور دوسرے بائین پھیپھڑے کو گئی ہے- ان دونون کی شاخ در شاخ حصّے ہونے سے بیشمار باریک ہوا کی نالیان ہوگئی ہین- سب سے باریک نالیون کا سرا پھیل کر گول تھیلیان بن گئی ہین-

ف Red corpmscles. فٖ Oxygen.

جو نالیون کے ذریعہ ایک دوسرے سے ملی ہین - اگر ہوا کی تھیلیان کھول کر ایک دوسرے سے ملا کر سطح پر پھیلائی جائین تو دو ہزار مربع فیٹ سے زاید ہونگی - یہہ تھیلیان اور نالیان ہوا سے بھری ہین جب ہوا اندر جاتی ہے تب پھیل جاتی ہین اور انکے سکڑنے سے ہوا باہر نکلتی ہے - ان تھیلیون اور نالیون کا مجموعہ پھیپھڑہ ہے - پھیپھڑہ ایک پردہ سے ڈھکا رہتا ہے جسکو پلورا[۵۱] کہتے ہین - پردۂ پلورا کی دو تہہ ہوتی ہے - ایک پھیپھڑون کے اوپر دوسری دیوار سینہ سے ملی رہتی ہے - دونون کے بیچ مین خفیف رطوبت ہوتی ہے تاکہ سانس کی حرکت سے پھیپھڑے کو رگڑ نہ لگے - ہوا کی تھیلیون پر خون کی باریک رگین پھیلی ہین آکسی جن[۵۲] ہوا سے خون مین جذب ہو جاتا ہے اور خون کا کثیف مادہ ہوا مین مل جاتا ہے - ایک منٹ مین جسم کا کُل خون اس سطح پر دورہ کر لیتا ہے -

جو ہوا اندر کو جاتی ہے وہ صاف ہوتی ہے اور جو باہر نکلتی ہے کثیف ہوتی ہے - باہر آنے والی ہوا مین کاربونک ایسڈ[۵۳] گاس اور آمونیا ہوتا ہے - کاربونک ایسڈ ایک زہریلی ہوا ہے علاوہ انسان اور حیوان کی سانس کے یہہ زہریلی ہوا اور کئی طور پر پیدا ہوتی ہے - مثلاً آگ یا چراغ کے روشن ہونے سے اس مین آکسی جن ہوا کا خرچ ہو جاتا ہے اور کاربونک ایسڈ پیدا ہوتا ہے - حیوانی یا نباتاتی مادہ کے سڑنے سے بھی کاربونک ایسڈ گاس پیدا ہوتا ہے جو ہوا کو کثیف کرتا ہے - انسان کی زندگی کے لیے آکسی جن بہت ضروری چیز ہے اور یہہ خالص و صاف ہوا مین بکثرت ہوتی ہے - اس لیئے ہوا کو ہمیشہ کثافت سے صاف رکھنا چاہیئے - اگر بہت سے آدمی تنگ مکان مین رہین جہان صاف ہوا کا گذر نہ ہو تو جسقدر ہوا اُس مکان مین ہوتی ہے اُسکا آکسی جن جلد خرچ ہو جاتا ہے اور کاربونک ایسڈ گاس جو آدمی کی سانس سے نکلتی ہے ہوا کو زہریلی بنا دیتی ہے یہانتک کہ آکسی جن باقی نہ رہنے سے وہ ہوا سانس لینے کے لایق نہین رہتی - اکثر ایسا ہوا ہے کہ بہت آدمی اکٹھا تنگ مکان مین کھڑکیان بند کر کے سونے سے ضائع ہو گئے ہین - ہوا مین آکسی جن نہو تو اُسمین چراغ

---

۵۱ Pleura. ۵۲ Oxygen.
۵۳ Carbonic acid gas.

روشن نہین ہوسکتا۔ اُسی طرح انسان زندہ نہین رہ سکتا۔ دونون کی زندگی کے واسطے آکسی جن ضروری ہے
قدرت مین ایسے سامان نہ ہوتے جن سے ہوا صاف ہوتی رہتی ہے تو کل ہوا کسی زمانہ مین کاربونک
ایسڈ سے زہریلی ہو جاتی اور انسان کا زندہ رہنا محال ہوتا۔ انسان وحیوان کے لیئے کاربونک ایسڈ
گاس زہر ہے لیکن درختون اور پودھون کی یہہ غذا ہے۔ اِسواسطے وہ ہوا سے کاربونک ایسڈ گاس
اپنی پرورش کے لیئے جذب کرتے ہین۔ اور آکسی جن اُن کے ہرے پتّون سے نکلتا رہتا ہے یعنی انسان
وحیوان آکسی جن جذب کرتے ہین وہ کاربونک ایسڈ گاس خارج کرتے ہین۔ برعکس اِس کے سبز درخت
وپودھے کاربونک ایسڈ گاس جذب کرتے اور آکسی جن خارج کرتے ہین۔

صحت کے لیئے انسان کو چاہیئے کہ خالص وصاف ہوا مین رہے۔ روزمرہ چند منٹ تک گہری سانس لینا
جس سے پھیپھڑے ہوا سے خوب بھر جاوین اور باریک سے باریک تھیلیان پھیل جائین۔ بہت مفید ہے
چلنے پھرنے اور دوڑنے سے بھی یہہ مطلب حاصل ہوسکتا ہے۔ ورزش ہمیشہ صاف ہوا مین کرنی
چاہیئے۔ کثیف ہوا مین ورزش کیجائے جس مین کاربونک ایسڈ کی مقدار زیادہ ہو تو بجائے
آکسی جن کے یہہ زہریلی ہوا پھیپھڑے مین جائے گی اور فائدہ کے عوض نقصان ہوگا۔

سرد ہوا مین سانس لینے سے برونکائٹس[ف۱] یعنی ہوا کی نالیون کا آماس اور نیوموٗنیا[ف۲] یعنی پھیپھڑون کا آماس
ہوجاتا ہے۔ یہہ بیماریان اکثر تبدیل موسم کے وقت بداحتیاطی سے ہوا کرتی ہین۔ گرد وغبار مین سانس
لینے سے دمہ کی بیماری ہوجاتی ہے کیونکہ یہہ خارجی چیزین پھیپھڑے مین خراش پیدا کرتی ہین

شکم مین یہہ اعضا رہین

۱۔ معدہ

یہہ ایک خم دار گول تھیلی ہے جسکی لمبائی بارہ[۱۲] انچ اور چوڑائی چار[۴] انچ ہے۔ اِس کے دونون طرف سوراخ
ہے۔ بائین طرف کا سوراخ غذا کی نالی سے جو مُنھ سے شروع ہوکر سینہ اور شکم کو گئی ہے ملا ہے
دہنی طرف کا سوراخ چھوٹی [illegible] سے ملا ہے۔ جو چیز غذا کو ہضم کرتی ہے [illegible] گاسٹرک[ف۳] [illegible] جو [illegible]

ف۱ Bronchitis. ف۲ Pneumonia. ف۳ Gastric Juice.

یعنی رطوبت معدہ کہتے ہین - یہہ تیزاب نمک کی خاصیت رکھتا ہے - غذا جب معدہ مین پہونچتی ہے تو معدہ کی حرکت کی وجہہ یہہ عرق غذا مین خوب ملجاتا ہے اور جب تک غذا معدہ مین رہتی ہے معدہ کی حرکت جاری رہتی ہے - غذا معدہ مین پکنے کے وقت وہ سوراخ جو چھوٹی امعاء کی طرف ہے بند رہتا ہے - عموماً معدہ مین رطوبت برائے نام رہتی ہے - لیکن غذا کے پہونچتے ہی زیادہ پیدا ہوتی ہے - معدہ مین پکنے سے غذا ملایم مثل لیئی کے ہوجاتی ہے - جسکو اصطلاح مین کیموس کہتے ہین - ایسی حالت مین غذا چھوٹی امعاء مین پہونچتی ہے - دانت سے خوب باریک پیسکر غذا معدہ مین آنے سے جلد ہضم ہوتی ہے اور سخت ہو تو معدہ کو بہت کام کرنا پڑتا ہے - جب معدہ کمزور ہوجاتا ہے یا اُسکی رطوبت کم یا ناقص پیدا ہوتی ہے تب ہاضمہ مین فتور پڑتا ہے - زیادہ رطوبت ہونے سے کھٹی ڈکار اور سینہ مین سوزش معلوم ہوتی ہے غذا کا ہضم ہونا منھہ سے شروع ہوجاتا ہے لیکن زیادہ حصّہ معدہ مین ہضم ہوتا ہے - شرائین کی رگین جو چارون طرف معدہ کی دیوارون پر پھیلی ہین ہضم شدہ غذا کو جذب کرکے جگر مین صاف ہونے کے واسطے پہونچاتی ہین -

۲ - انتڑیان

انتڑیان چھوٹی اور بڑی دو قسم کی ہوتی ہین -

چھوٹی انتڑیان گو لمبائی مین بڑی انتڑیون سے کہین زیادہ ہوتی ہین لیکن چھوٹی اسوجہہ سے کہلاتی ہین کہ ان کا سوراخ بمقابلہ بڑی انتڑیون کے تنگ ہوتا ہے - یہہ لمبائی مین قریب ۲۵ فٹ ہوتی ہین - اِس کے تین حصّے ہوتے ہین جن کے علٰحدہ علٰحدہ بیان کی ایسی کتاب مین گنجائش نہین پہلے حصّہ مین جو خمدار ہلالی شکل کی ہوتی ہے اُس مین جگر اور لبلبہ کی رطوبت بذریعہ نالیون کے پہونچتی ہے اِن رطوبتون کے ملنے کی وجہہ سے یہان غذا مین دوسرے قسم کی تبدیلی واقع ہوتی ہے جس کو کیلوس کہتے ہین - آنتون سے غذا کے پرورش کنندہ اجزا بون مین جذب ہوتے جاتے ہین اور اُنکی حرکت سے فضلہ نیچے کو اُترتا جاتا ہے - حتّٰی کہ جب غذا بڑی انتڑیون مین پہونچتی ہے تو پرورش کنندہ اجزا قابل ہضم بہت ہی کم باقی رہتا ہے - بڑی انتڑیان قریب چھہ فٹ لمبی ہین - بہ نسبت چھوٹی

انتڑیون کے دائرہ مین بڑی اور ساخت مین دبیز ہوتی ہین۔ اس کے بھی کئی حصّے ہین۔ کھانے مین جو کچھ غذائیت باقی رہتی ہے وہ ان مین جذب ہوتی ہے اور فضلہ بشکل پائخانہ جسم سے خارج ہوجاتاہے مقعد بڑی انتڑیون کے نیچے کے سوراخ کا نام ہے۔ انتڑیون مین اس قسم کی لہراتی ہوئی حرکت ہوتی رہتی ہے جس سے غذا اوپر سے نیچے کو کھسکتی جاتی ہے لیکن نیچے سے اوپر کی طرف حالت صحت مین نہین جاسکتی۔ اس طرح پر غذا کو تخمیناً ۲۴ فٹ کی مسافت طی کرنی پڑتی ہے تب اُسکا لطیف جزا خون مین جذب اور فضلہ جسم سے خارج ہوتا ہے۔

۳۔ کلیجہ۔ جگر۔ جسکو انگریزی مین لیوٗر[1] کہتے ہین۔

اندرونی اعضا مین جگر سب سے بڑا عضو ہے اسکا وزن ۳½ پونڈ ہوتا ہے۔ حالت صحت مین داہنے طرف پسلیون سے ڈھکا ہوتا ہے لیکن آماس جگر مین بہت بڑھ جاتا ہے اسکا خاص فعل صفرا کا پیدا کرنا اور خون کو صاف کرنا ہے۔ صفرا جگر سے پیدا ہوکر پتہ کی تھیلی مین بشکل ذخیرہ جمع رہتا ہے۔ یہہ تھیلی جگر کے نیچے اُس سے چپکی ہوتی ہے۔ پت اس تھیلی سے ایک نالی مین ہوکر چھوٹی امعا کے پہلے حصّہ مین پہونچتا ہے اور ہضم طعام مین مدد دیتا ہے۔ علاوہ اس کے بوجہہ دافع عفونت ہونے کے آنتون مین غذا کو سڑنے سے روکتا ہے۔ تیسرے ملین ہے۔ صفرا کم پیدا ہونے سے قبض ہوتا ہے۔ پائخانہ سخت متعفن اور سیاہ رنگ کا ہوتا ہے۔ زیادہ صفرا سے پائخانہ بکثرت ڈھیلا اور زرد رنگ کا ہوتا ہے۔ حالت صحت مین پائخانہ بستہ اور زردی مائل ہوتا ہے اور حاجت بلاتکلیف رفع ہوتی ہے۔ جب صفرا جگر مین پیدا ہوتا ہے لیکن پتہ کی نالی مین کسی رکاوٹ کی وجہہ آنتون مین نہین پہونچ سکتا ہے تو خون مین جذب ہوکر تمام جسم کو زرد کردیتا ہے۔ اسی کو یرقان کہتے ہین۔ بعض بیماریون مین جگر ایسا خراب ہوجاتا ہے کہ صفرا پیدا نہین ہوتا۔ یہہ حالت بہت خطرناک ہوتی ہے کیونکہ صرف یہی نہین کہ ہاضمہ خراب ہوجاتا ہے بلکہ وہ اجزاء جن سے پت بنتا ہے خون مین رہ کر حرارت اور مادہ کثیف پیدا کرتے ہین

[1] Liver.

دوسرا فعل جگر کا یہہ ہے کہ خارجی چیزون سے خون کو صاف کرتا ہے۔ معدہ اور امعاء سے غذا ہضم ہوکر پورٹل وین[51] کے ذریعہ جگر مین پہونچتی ہے۔ اگر اس مین کوئی مُضر چیز ہے تو جگر اُسکو صاف کرتا ہے یا اُسکو اپنے جسم مین قایم رکھتا ہے دوران خون مین جانے سے روکتا ہے۔ چنانچہ افیون۔ سنکھیا۔ شراب بہت دنون تک جگر مین پائے جاتے ہین۔ ہپٹک[52] شریان کے ذریعہ خون جگر سے دل کے داہنے طرف ہوکر پھیپھڑے مین دوبارہ صاف ہونے کو جاتا ہے اور تب وہ جسم مین دوران کے لایق ہوتا ہے۔

تیسرا فعل جگر کا یہہ ہے کہ ایک شے جسکو گلائیکوجن[53] کہتے ہین بناتا ہے۔ شکر کی ہیئت اس کے اثر سے بدل جاتی ہے اور صرف اس تبدیل شدہ حالت مین جسکو گلوکوز[54] کہتے ہین دوران خون کے لایق ہوتی ہے جب جگر کے اس فعل مین فرق پڑجاتا ہے تب شکر خون مین بجنسہ جذب ہوکر براہ پیشاب خارج ہوتی ہے۔ اسکو ذیابیطس کہتے ہین۔ جگر بہت بڑا رفیق ہے اُسکو مُضر چیزون سے بچائے تو بہت سلوک کرتا ہے۔ اکثر بڑے دوست کو جگری دوست کہتے ہین یعنی وہ دوست اُتنا ہی رفیق ہے جتنا کہ جگر۔ اسواسطے جگر سے مخالفت مصلحت نہین۔ شراب نہایت مُضر ہے۔ گرم مصالحہ وغیرہ کا زیادہ استعمال بھی جگر کے ناموافق ہے

۴۔ پنکریاس یعنی لبلبہ

یہہ عضو مثل کُبڑی کے قریب چھہ انچ لمبا آڑی طور پر معدہ کے پیچھے ہے۔ اسکا موٹا سرا داہنے طرف چھوٹی امعاء کے پہلے حصّہ کے خم مین واقع ہے اور دوسرا کنارہ بائین طرف تلی سے ملا ہے۔ اسکی رطوبت کسی قدر لعاب دہن کے مشابہ ہے اور ایک نالی مین ہوکر صفرا کی نالی سے ملکر چھوٹی آنت کے پہلے حصّہ مین خارج ہوتی ہے۔ ہضم طعام مین اس رطوبت کا اثر مُرغنی غذا پر ہوتا ہے۔ روغن دار چیزین گاڑھی ہونے کی وجہہ خون مین جذب نہین ہوسکتین جس طرح خالص روغن پانی مین حل

[51] Portal vein.
[52] Hepatic artery.
[53] Glycogen.
[54] Glucose.

نہین ہوسکتا - لیکن جب اُس مین کھار شل سجّی کے ملادیتے ہین تو صابن بنکر پانی مین مل سکتا ہے - بلبلہ کی رطوبت کھار ہے اسواسطے روغنی اشیاء کے ساتھ ملکر ایک طرح کا صابن بنادیتی ہے جو بہ آسانی خون مین جذب ہوجاتی ہے - اس فعل کو سپانی فیکیشن[1] یعنی صابن سازی کہتے ہین اور اس فعل سے جو عرق تیار ہوتا ہے اُسکو امیلشن[2] کہتے ہین - دوسرا فعل رطوبت بلبلہ کا یہہ بھی ہے کہ جو نشاستہ رطوبت دہن کے اثر سے شکر ہونے سے بچ گیا ہے اُسکو شکر بنادیتی ہے -

۵ - تلّی - طحال - انگریزی مین اسپلین[3] کہتے ہین -

تلّی شکم مین بائین طرف ہے - حالتِ صحت مین بہہ قریب چھہ انچ لمبی تین انچ چوڑی اور ایک انچ موٹی ہوتی ہے - وزن تخمیناً تین چھٹانک ہوتا ہے - پسلیون اور شکم کے اعضاء سے ڈھکی رہتی ہے لیکن بیماری کی حالت مین اسقدر بڑھ جاتی ہے کہ بعض وقت تمام پیٹ کو گھیر لیتی ہے - ۱۶ - انچ لمبی ۷ - انچ چوڑی اور کئی سیر وزن تک ہم نے کئی دفعہ دیکھا ہے لیکن اس سے بھی زیادہ بڑھ سکتی ہے بڑی تلّی کی ساخت مین ایسی تبدیلی واقع ہوتی ہے کہ ذرہ سے صدمہ سے مثلاً معمولی ٹھوکر یا گر پڑنے سے پھٹ جاتی ہے اور آدمی مرجاتا ہے - معمولی دھکّا دینے سے بڑھی ہوئی تلّی کا پھٹ جانا ممکن ہے - یہہ واقعات اِس مُلک مین بہت ہوتے ہین - غریبون کی تلّی عموماً بڑھی ہوتی ہے بعض وقت صرف ہاتھا پائی سے پھٹ جاتی ہے - بڑی تلّی مرطوب مقامات مین اکثر پائی جاتی ہے جہان تپ لرزہ بکثرت ہوتا ہے - حالت بخار مین تلّی کچھ نہ کچھ بڑھ جاتی ہے - بخار سے صحت کے بعد اپنی اصلی حالت پر آجاتی ہے - جب بار بار بخار آتا ہے تو اسقدر بڑھ جاتی ہے کہ اُسکا اصلی حالت پر آنا محال ہے - تلّی کا فعل اب تک بخوبی دریافت نہین ہوا ہے - لیکن اِس مین کوئی شبہہ نہین کہ وہ وائیٹ کارپسلس[4] یعنی خون کے سفید ذرے بناتی ہے - اور اُسکا مخزن ہے

---

[1] Saponification. [2] Emulsion.
[3] Splean. [4] White corpuscles.

یہہ بیان ہو چکا کہ یہہ ذرے بیماری کے زہردار کرم سے جسم کی حفاظت کرتے ہین جتنے زیادہ کرم ہوتے ہین اُن کے مقابلہ کے لیے اُتنے ہی زیادہ سفید ذرون کی ضرورت ہوتی ہے۔ حالت تپ لرزہ مین تلّی کا بڑھ جانا ظاہر کرتا ہے کہ اُسوقت تلّی وایٹ کارپسلس کو بیمار کے کرم کے مقابلہ کے لئے بکثرت پیدا کرتی ہے۔ ذرون کے کثرت پیدایش سے تلّی بڑھ جاتی ہے تجربہ سے یہہ معلوم ہوا ہے کہ جب تلّی شکم سے بذریعہ عمل جراحی نکال دی جاتی ہے تو جسم مین متعدی بیماریان زیادہ سرایت کرتی ہین۔ یہہ کیفیت اسوجہہ سے ہوتی ہے کہ سفید ذرون کا پیدا کرنے والا جسم مین کوئی عضو نہین رہتا ہے اور جو خون مین ذرے موجود رہتے ہین مقابلہ کے لیے کافی نہین ہوتے۔

۱۵۔ گردے۔ انگریزی مین کیڈنی[۵۱] کہتے ہین

گردے دو۔ ایک داہنے دوسرے بائین طرف ریڑھ کے ہڈی کے ستون کے دونون طرف ہوتی ہین سامنے پردہ پری ٹونیم[۵۲] سے ڈھکے ہوتے ہین اور پیچھے کیطرف جلد پشت کے عضلات و چربی ہوتی ہے گردے باریک پیچدار نالیون سے بنے ہین۔ ایک نالی بہت پیچ و خم کھاکر گول شکل کی ہوجاتی ہے ایک سرا نالی کا بند اور دوسرا کھلا ہوتا ہے اسی طرح کی بہت نالیون کے مجموعہ سے یہہ عضو بنتا ہے ان نالیون پر شرائین اور وریدون کی شاخین پھیلی ہوئی ہین شرائین کے خون سے کثیف عرق چھنکر گردہ کے نالیون مین آتا ہے اسی کو پیشاب کہتے ہین۔ کل نالیون سے یہہ عرق گردہ کے خمدار حصہ مین جمع ہوتا ہے جہان نالیون کا مُنھ کھلا ہے۔ یہان سے ایک نالی مین ہوکر جسکو یورِٹر[۵۳] کہتے ہین۔ پیشاب مثانہ مین پہونچتا ہے۔ گردہ کی بیماری مین یہہ نالیان بند ہوجاتی ہین یا اُنکی ساخت مین فرق پڑجاتا ہے تب کثافت خون کی نہین نکلتی اور جسم مین رہنے سے بہت سی بیماریان پیدا ہوتی ہین جسم سے خون کی کثافت خارج کرنے والے تین بڑے عضو ہین۔ ایک پھیپھڑہ دوسرے جلد جن کا ذکر ہو چکا تیسرے گردہ ہے جو پیشاب کے ذریعہ کثافت خون کو جسم سے نکالتا ہے۔ ان مین کوئی راستہ بند

۵۱ Kidney ۵۲ Peretonium. ۵۳ Ureter.

ہو جانے سے خون فاسد ہوجاتا ہے۔

یورٹیر[۵۱] یعنی پیشاب کی نالیان

یہہ دو نالیان قریب ۱۶ انچ لمبی ایک داہنے دوسرے بائین طرف گردہ کے خمدار حصّہ سے نکل کر مثانہ مین ہر دو جانب ملی ہین۔ پیشاب انھین مین ہوکر گردہ سے مثانہ مین پہونچتا ہے۔

مثانہ جسکو انگریزی مین بلیڈر[۵۲] کہتے ہین۔

یہہ ایک مثلث شکل کی تھیلی ہے جس مین پیشاب گردہ سے بذریعہ یورٹیر جمع ہوتا ہے۔ اسکا چوڑا حصّہ اوپر اور تنگ حصّہ نیچے کیطرف ہوتا ہے چوڑے حصّہ کے دونون طرف یورٹیر کے سوراخ ہوتے ہین اور تنگ حصّہ یعنی دہن مثانہ سے یورتھرا[۵۳] یعنی نایزہ شروع ہوتا ہے جس سے پیشاب باہر خارج ہوتا ہے۔ مُنھ مثانے کے گرد عضلہ کا ایک حلقہ ہوتا ہے جو سوراخ کو بند رکھتا ہے اور صرف بوقت رفع حاجت کشادہ ہوجاتا ہے۔ جب مثانہ خالی رہتا ہے تب زیر ناف کی ہڈی کے پیچھے چھپا رہتا ہے لیکن جب کسی رکاوٹ سے پیشاب خارج نہین ہوتا تو مثانہ پھول کر ناف تک پہونچ جاتا ہے۔ ایسے وقت مین تھوڑے صدمہ سے مثانہ کے پھٹ جانے کا اندیشہ ہوتا ہے۔ پیشاب کی رکاوٹ بعض وقت ضعف مثانہ سے ہوتی ہے لیکن عموماً یہہ وجوہ ہوتے ہین۔

۱۔ لڑکون کو پیشاب کی رُکاوٹ ہو تو پتھری یا سنگ مثانہ کا شبہہ کرنا چاہیئے۔

۲۔ جوان کو حبس البول کی شکایت ہو تو سوزاک کہنہ کا خیال ہونا چاہیئے۔ جسکی وجہہ سے یورتھرا تنگ ہوجاتا ہے۔

۳۔ بوڑھون مین پراسٹیٹ گلینڈ[۵۴] کے بڑہ جانے سے اکثر پیشاب مین رُکاوٹ ہوتی ہے۔ یہہ گلٹی صحت مین ایک انچ سے کچھ زیادہ لمبی ہوتی ہے۔ اور نایزہ کو قریب قریب تین طرف گھیرے رہتی ہے۔ اکثر ضعیفی مین یہہ گلٹی بڑہ جاتی ہے۔ یہان تک کہ بعض وقت بند مٹھی کے برابر ہوجاتی ہے۔ پیشاب کا سوراخ

[۵۱] Ureter.
[۵۲] Bladder.
[۵۳] Urethra.
[۵۴] Prostate gland.

اس گھٹی کے دباؤ کی وجہہ تنگ ہوجاتا ہے اور پیشاب نکلنے مین دقت ہوتی ہے۔ اسی طرح پیچھے کی طرف پایخانہ کے مقام پر دباؤ پہونچنے سے اجابت مین دقت ہوتی ہے۔

ذیل کے اعضا صرف عورتون مین ہوتے ہین

رحم۔ انگریزی مین یوٹیرس[ف۱] کہتے ہین۔

رحم یعنی بچہ دان پیڑو مین مثانہ کے پیچھے اور امعاء کے آگے واقع ہے۔ یہہ مثلث شکل کا ہوتا ہے۔ موٹا حصہ اوپر کو اور پتلا حصہ جسکو گردن رحم کہتے ہین نیچے کو ہوتا ہے۔ گردن رحم کے نیچے کی نوک پر ایک سوراخ ہوتا ہے جسکو رحم کا مُنھہ کہتے ہین۔ رحم کا جوف اس سوراخ کے ذریعہ اندام نہانی سے ملا ہے۔ اوپر کے حصہ مین داہنے اور بائین گوشہ مین فلوپین ٹیوب[ف۲] کا سوراخ ہے فلوپین ٹیوب ایک نالی ہے جو دونون طرف رحم سے اووری[ف۳] تک گئی ہے۔ نالی کے ذریعہ رحم کا جوف اووری سے ملا ہے۔ معمولی حالت مین رحم قریب تین[۳] انچ لمبا دو[۲] انچ چوڑا اور ایک انچ دبیز ہوتا ہے اور اُس کی دیوارین قریب قریب ملی ہوتی ہین۔ مگر حمل کے زمانہ مین جیون جیون ایام بڑھتے جاتے ہین رحم بڑھتا جاتا ہے۔ یہانتک کہ حمل کے اخیر زمانہ مین ناف کے اوپر تک شکم کو گھیر لیتا ہے۔ رحم بندون کے ذریعہ اپنے مقام پر قایم ہے۔ زمانہ حمل مین یہہ بند دراز ہوجاتے ہین۔ بعد وضع حمل کے رحم کے سکڑنے کے ساتھہ ہی یہہ بند بھی سکڑ جاتے ہین۔ اگر یہہ بند نہ سکڑین تو رحم اپنے مقام سے ہٹ جاتا ہے۔ یا کسی طرف کو ترچھا ہوجاتا ہے۔ جس سے عورتون کو بعد وضع حمل بہت سی بیماریان ہوجاتی ہین بعض عورتون کے رحم کا نیچے کا حصہ ایک ہوتا ہے لیکن اوپر دو حصے ہوتے ہین۔ رحم کے دونون طرف ایک چوڑا پھیلا ہوا بند مثل چمگادر کے پر کے ہوتا ہے اُسکو براڈ لگیمنٹ[ف۴] یعنی چوڑا بند کہتے ہین۔ یہہ رحم سے لیکر پیڑو کے پہلو تک ہوتا ہے۔ اِسکے دو تہہ ہوتے ہین۔ دونون تہون کے بیچ مین علاوہ رحم کی رگون کے دو ضروری اعضاء ہین۔ ایک فلوپین ٹیوب دوسرے اووری۔

[ف۱] Uterus. [ف۲] Falopian tube. [ف۳] Ovary
[ف۴] Broad ligament.

فلوپین ٹیوب[1] - یہہ دو نالیان ہین - ایک رحم کے داہنے دوسری بائین طرف ہے - اس نالی کی شکل بشکل تُرہی کے ہوتی ہے - چوڑا سرا اسکا آوری کے اوپر ہے اور دوسرا تنگ سرا رحم سے ملا ہے اسکا سوراخ بہت باریک ہوتا ہے - اسکی راہ اوری سے اوم[2] یعنی تخم مادہ رحم مین آتا ہے -

اوری[3] - یہہ بادامی شکل کی دو گلٹیان رحم کے دونون طرف ہوتی ہین اور رحم سے بذریعہ فلوپین ٹیوب ملی ہین - ان مین بہت سی تھیلیان رطوبت سے بھری ہوئی بشکل بیضہ کے ہوتی ہین - اسی رطوبت مین تخم عورت ہوتا ہے - یہہ تھیلیان معمولی طور پر بہت چھوٹی ہوتی ہین لیکن ایام حیض مین بڑہجاتی ہین - ان کے ٹوٹ جانے سے تخم فلوپین ٹیوب مین ہوکر رحم مین پہونچتا ہے اور حمل قایم نہ ہو تو خون حیض کے ساتھ خارج ہوجاتا ہے - معمولی حالت مین آوری مین ان تھیلیون کے ٹوٹنے سے جو زخم ہوتا ہے بہت جلد خشک ہوکر صرف ایک نشان باقی رہ جاتا ہے جو چالیس دن کے اندر اندمال ہوجاتا ہے - لیکن جب حمل قرار پاتا ہے - تب رحم اور آوری مین بہت سی تبدیلیان واقع ہوتی ہین - جن کا بیان دوسرے مقام پر ہوگا -

حیض

یہہ سُرخ رنگ کی بدبودار رطوبت ہے جو بالغ عورتون کے رحم سے ہر قمری مہینہ مین نکلتی ہے - عموماً ایک ایام کے بند ہونے اور دوسرے کے جاری ہونے تک ۲۸ - دن کا وقفہ ہوتا ہے اور تین سے چھہ یا سات روز تک رطوبت کا اخراج جاری رہتا ہے - جب حیض جاری ہوتا ہے تب عورت مین بلوغیت کے آثار نمایان ہوتے ہین - گویا قدرت کا اشارہ ہے کہ عورت سن ولادت کو پہونچ گئی - سرد ملکون مین اکثر ۱۶ سے ۱۸ برس کی عمر مین مگر گرم ملکون مین دس یا بارہ برس مین خون حیض جاری ہوتا ہے - ۴۵ یا ۴۶ برس کی عمر مین عموماً بند ہوجاتا ہے - مستورات کی عمر کا یہہ دونون وقت بہت نازک ہوتا ہے - اکثر بیماریان ہوتی ہین - عموماً اجراے حیض بلا کسی تکلیف کے ہوتا ہے - مگر بعض وقت جاری ہونے کے پیشتر طبیعت سُست کمر مین درد اور جسم مین گرمی معلوم ہوتی ہے سرد ملکون مین

[1] Falopian tube. [2] Ovum. [3] Ovary.

تخمیناً دو یا تین آونس خون خارج ہوتا ہے لیکن گرم ملکون مین اس سے بہت زیادہ مقدار ہوتی ہے
ایام حمل اور دودھ پلانے کے زمانہ مین حیض بند رہتا ہے۔
اووم[۵۱] یعنی بیضہ یا تخم مادر۔ یہہ ایک مدوّر شکل کی تھیلی ہوتی ہے۔ جسکا قطر ایک انچ کا ایک سو بیسوان ($\frac{1}{120}$)
حصّہ ہوتا ہے۔ اس کے اندر ایک لسدار زرد رنگ کی رطوبت مثل زردی انڈے کے ہوتی ہے
جس مین بہت سے دانے ہوتے ہین۔ کل اووم اس رطوبت سے بھرا ہوتا ہے۔ اس رطوبت سے
بچہ کا وجود ہوتا ہے۔

پستان

یہہ دو گلٹیان سینہ پر دونون طرف ہوتی ہین۔ مردون اور قبل بلوغت لڑکیون کے یہہ گلٹیان بہت
چھوٹی ہوتی ہین۔ مردون کے تمام عمر اُسی طرح رہتی ہین مگر لڑکیون کے بالغ ہونے پر یہہ گلٹیان
بہت بڑھ جاتی ہین۔ قوم حبشی مین پستان اسقدر بڑی ہوتی ہین کہ عورتین کندھے پر ڈال لیتی ہین۔
اور بچہ پیٹھ کیطرف سے دودھ پیتا ہے۔ ہر ایک پستان پندرہ بیس علیحدہ علیحدہ چھوٹی چھوٹی گلٹیونکا
مجموعہ ہے۔

چھوٹی گلٹیان باریک تھیلیون کی بنی ہوتی ہین جن مین خون سے دودھ پیدا ہوتا ہے۔ ان تھیلیون کے
باریک نالیان پیچ و خم کھا کے ایک دوسرے سے ملجاتی ہین اور اخیر مین کل گلٹیون کی نالیون کے
ملنے سے ایک بڑی نالی ہوجاتی ہے۔ یہہ بڑی نالی سرپستان کے نیچے پھیل کر مثل حوض کے بن
جاتی ہے۔ جن مین دودھ ہر وقت جمع رہتا ہے۔ یہہ حوض اوپر بند ہوتا ہے۔ اس مین بہت سے
باریک سوراخ مثل فوارہ کے ہوتے ہین جن سے دودھ نکلتا ہے۔ حالت حمل مین پستان بہت
بڑھ جاتا ہے۔ نپل[۵۲] یعنی سرپستان جن مین دودھ کی نالیان کھلتی ہین زمانہ حمل مین بہت بڑھ جاتی ہین
بعض عورتین جو تنگ کپڑا پہننے کی عادی ہوتی ہین اُنکا نپل اسقدر دب جاتا ہے کہ وضع حمل کے
بعد دودھ پلانے مین بہت دقت ہوتی ہے۔ نپل کے گرد ایک حلقہ ہوتا ہے جو باکرہ مین سرخی مائل

۵۱ Ovum. ۵۲ Nipple.

اور ایام حمل مین سیاہ ہوتا ہے - رحم اور پستان مین بہت تعلق ہے - رحم کی اکثر بیماریون مین پستان بڑا ہوتا ہے - ایسی عورتین جن کا رحم حمل قبول نہین کرتا اُن کے پستان چھوٹے مثل باکرہ کے ہوتے ہین

اوزارون کا بیان جو دوا بنانے مین استعمال ہوتے ہین

دوا بنانے مین مندرجہ ذیل اوزارون کی ضرورت ہوتی ہے جو دوا فروش کی دوکان سے مل سکتے ہین اور ہر مکان مین ان کا رہنا ضروری ہے -

سلیب[۱] - یعنی سل جسپہ نسخہ کے مختلف اجزا کو ملا کر گولیان بناتے ہین یہہ مرہم بنانے کے کام مین بھی آتی ہے - یہہ چینی کی مٹی کی بنی ہوتی ہے - اسکی جسامت مختلف ہوتی ہے اس سل کے [illegible] خطوط بنے ہوتے ہین جس کے برابر لمبا گولی کا لونda بنا لیتے ہین او خطون کے برابر کاٹنے [illegible] ہموار بن جاتی [illegible] اور ہاتھ سے گول کر لیجاتی ہین - کسی طشتری مین رکھکر ہلانے سے گولیان [illegible] خوبصورت [illegible] ہوجاتی ہین - اگر طشتری مین تھوڑی چینی رکھکر گولیان ہلائی جائین تو ان پر [illegible] کی تہہ جم جاتی ہے اس ترکیب سے گولی نگلنے مین تلخی نہین معلوم ہوتی اسی طرح چاندی کا ورق بھی گولیون پر چڑہاتے ہین -

اسپے چولا[۲] - یہہ لوہے کا چاقو کے ہمشکل ہوتا ہے - اس سے دوا کو سل پر ہلاتے ہین [illegible] کا لوندا کاٹتے ہین -

پسٹل اینڈ مارٹر[۳] - یعنی ہاون دستہ یہہ تین قسم کا ہوتا ہے

۱ - لوہے کا - یہہ سخت اور کثیر المقدار دوا کے کوٹنے کے کام [illegible] ہے -

۲ - چینی کے مٹی کا - یہہ دوا پیسنے کے کام آتا ہے - نرم دوائین اسمین لوٹ بھی [illegible] تیزابی دوائین اسمین خراب نہین ہوتین -

۳ - شیشے کا - یہہ رقیق اور نرم دواؤن کے ملانے کے کام آتا ہے - تیزاب کا اثر اس پر نہین ہوتا -

---

[۱] Slab [۲] Spatula. [۳] Pestle and mortar

منم میژر[۵۱] - منم بوند اور میژر پیمانہ کو کہتے ہین - یہہ پیمانہ بوند ناپنے کے کام آتا ہے - عموماً ایک ڈرام اور آدھ ڈرام کا ہوتا ہے - اس مین خطوط بنے ہوتے ہین - تیس بوند تک فی خط پانچ بوند کا ہوتا ہے - اس کے بعد فی خط دس بوند کا ۔ ایک طرف منم اور دوسری طرف ڈرام لکھا رہتا ہے -

آونس میژر[۵۲] - یہہ زیادہ مقدار کی رقیق دواؤن یا پانی کے ناپنے مین کام آتا ہے - ایک طرف ڈرام اور دوسری طرف آونس کے نشانات ہوتے ہین - یہہ مختلف مقدار کا ہوتا ہے - معمولی استعمال کے واسطے دو آونس کا کافی ہے -

اسکیل اینڈ ویٹ[۵۳] یعنی ترازو و بانٹ - خشک دوا تولنے کا ترازو پیتل یا شیشے کا ہوتا ہے بعض معدنیات قسم کی دوا پیتل کے ترازو پر بگڑ جاتی ہے اُس کے واسطے شیشہ کا ترازو اچھا ہوتا ہے - گرین کی بانٹ پر دائرہ کی شکل بنی ہوتی ہے - ایک دائرہ سے مطلب ایک گرین سے ہوتا ہے - دو دائرہ سے دو گرین وغیرہ - نصف گرین پر ½ کھدا ہوتا ہے - بڑے باٹون پر ڈرام اور آونس کھدا ہوتا ہے -

انگریزی اوزان

خشک دواؤن کے تولنے کے انگریزی وزن کا نام یہہ ہے -

۲۰ گرین = ۱ اسکروپل
۳ اسکروپل = ۱ ڈرام
۸ ڈرام = ۱ آونس
۱۲ آونس = ۱ پونڈ

سیال دواؤن کے ناپنے کے مقدار یہہ ہین -

۶۰ منم = ۱ ڈرام
۸ ڈرام = ۱ آونس

---

۵۱ Minim measure. ۵۲ Ounce measure.
۵۳ Scale and weight

۲۰ آونس = ۱ پائنٹ

۸ پائنٹ = ۱ گیلن

ترکیب استعمال مین بعض وقت یہہ الفاظ استعمال ہوتے ہین مگر ان پیمانون سے دوائین بنائی جاتی-

۱- ٹی[۱] اسپون فل- یعنی پیار کا چمچ = ۱ ڈرام

۱- ڈیزرٹ[۲] اسپون فل- یعنی کھانے کا چھوٹا چمچ = ۲ ڈرام

۱- ٹیبل[۳] اسپون فل یعنی کھانے کا بڑا چمچ - ۴ ڈرام یعنی نصف آونس-

۱- واین گلاس فل- یعنی شراب پینے کا گلاس = ۲ آونس-

ہندوستانی وزن دواؤن کے تولنے کے یہہ ہین-

۸ رتی = ۱ ماشہ

۱۲ ماشہ = ۱ تولہ

۵ تولہ = ۱ چھٹانک

۱۶ چھٹانک = ۱ سیر

۴۰ سیر = ۱ من

انگریزی اور ہندوستانی اوزان کا مقابلہ-

۱- گرین = قریب نصف رتی-

۱- ڈرام = قریب ۴ ماشہ

۱- آونس = قریب ڈہائی تولہ

۱- پونڈ = قریب ۶ چھٹانک

انگریزی نسخون مین مقدار یا وزن ادویات ذیل کے نشانات سے ظاہر کرتے ہین اور تعداد رومن ہندسونمین لکھتے ہین

گرین gr مثلاً grv پانچ گرین

[۱] Tea spoonful. [۲] Desert spoonful. [۳] Table spoonful.

اسکروپل	℈	مثلاً	℈v	پانچ اسکروپل
ڈرام	ʒ	مثلاً	ʒv	پانچ ڈرام
آونس	℥	مثلاً	℥v	پانچ آونس
پائنٹ	O	مثلاً	Ov	پانچ پائنٹ
گیلن	C	مثلاً	Cv	پانچ گیلن

بعض ڈاکٹر سیال دواؤن کے وزن مین صرف F بڑھا دیتے ہین جس سے مطلب فلوئیڈ یعنی رقیق ہوتا ہے مثلاً fʒi سے ایک فلوئیڈ ڈرام مطلب ہے۔ نصف کے لئے وہ حرف S اس طرح ظاہر کیا کرتے ہین ss مثلاً ℈ss gr iss سے ڈیڑھ گرین مراد ہے۔

حصۂ دوم

صحت نسوان

فصل اوّل

بیان حمل

عورتون کی زندگی مین حمل ایک بہت ضروری اور نازک امر ہے۔ یہہ قدرتی فعل ہے جسپر بقاے نسل انسان منحصر ہے۔ صرف انسان و دیگر جانور نہین بلکہ نباتات مین بھی یہہ واقعہ ہوتا ہے اور قدرت کے صنعت کاملہ کا بہت بڑا نمونہ ہے۔ اسواسطے ہم پہلے اس کا ذکر لکھتے ہین

حمل مرد اور عورت کے تخم کے اتصال سے قرار پاتا ہے مرد مین رطوبت منی خصیون مین پیدا ہوتی ہے اور یہان سے نالیون مین ہوکر نائزہ کی راہ خارج ہوتی ہے۔ اس رطوبت مین نہایت باریک دانے جو صرف خردبین سے دیکھے جاسکتے ہین مچھلی کے بچون کے ہمشکل ہوتے ہین انکو اسپرمے ٹوزوا[51] کہتے ہین۔ انکا سر بیضوی اور باقی حصہ گاؤدم ہوتا ہے۔ یہہ منی مین اسی طرح تیرتے ہین جس طرح پانی مین مچھلیان۔ انکی لمبائی تخمیناً ۱/۶۰۰ انچ سے ۱/۵۰۰ انچ تک ہوتی ہے۔ مرد کے یہی تخم ہین۔ اگر یہہ دانے چھان لیے جائین تو منی بیکار رہے۔ اس سے حمل قرار نہین پاتا۔ اخراج کے کچھ عرصہ بعد بھی یہہ زندہ رہتے ہین۔ عورت کے اندام نہانی کی ناقص رطوبت سے یہہ دانے مردہ ہوجاتے ہین۔ اسواسطے جن عورتونکو لیوکوریا[52] سوزاک یا آتشک کی بیماری ہوتی ہے وہ بانجھ ہوتی ہین۔ خصیون کی بیماری مین جو اکثر آتشک یا سوزاک سے ہوتی ہے تخم بیکار ہو جاتا ہے۔

عورتون کے تخم کو اوؤم[53] کہتے ہین جو اوری[54] سے خارج ہونے کے بعد فلوپین ٹیوب[55] مین ہوکر رحم مین

[51] Spermatozoa. [52] Leucorrhoea. [53] Ovum.
[54] Ovary. [55] Fulopian tube.

پہونچتا ہے - یہہ مدور شکل کا ہوتا ہے اور اسکا قطر قریب ۱/۱۲۰ انچ کے ہوتا ہے - قدرت کی شان اور حکمت کو
مشاہدہ کیجئے کہ ایسی ناچیز اور باریک تخمون کے میل سے انسان پیدا ہوتا ہے - عموماً زمانہ حیض مین آوَوم
اوَری سے خارج ہوتا ہے مگر بعضون کا قول ہے کہ دوسرے وقتون مین بھی نکلتا ہے کیونکہ ایسے اوقات
مین بھی حمل قرار پانا ممکن ہے - جب خون حیض بند رہتا ہے مثلاً دُودہ پلانے کے زمانہ مین اسپرمے ٹوزوا اپنی
حرکت کی وجہہ آوَوم مین گھُس جاتا ہے - ایک آوَوم مین کئی اسپرمے ٹوزوا پائے جاتے ہین - بعضون کا خیال
ہے کہ حمل کا قرار پانا اسپرمے ٹوزوا کے تعداد پر منحصر ہے - اِسمین اختلاف رائے ہے کہ اسپرمے ٹوزوا اور
آوَ د م کا وصل کس جگہہ ہوتا ہے - کثرت رائے یہہ ہے کہ دونون فلوپین ٹیوب کے اُس حصہ مین جو اوَری
کے پاس ہے یا خاص آوَری مین ملتے ہین - یہہ دونون ملتفت ہوکر اندازاً بارہ روز کے عرصہ مین رحم مین
پہونچتے ہین - اسکے بعد آوَوم مین بہت سی تبدیلیان واقع ہوتی ہین جنکے بیان کی اس کتاب مین گنجایش نہین
آوَوم کے رحم مین پہونچنے کے پیشتر رحم کی لعابدار جھلی موٹی اور سرخ مثل مخمل کے ہوجاتی ہے - آوَوم
اس جھلی مین ایک طرف چپک جاتا ہے - یہہ لعابدار جھلی آوَوم کے دونون طرف اونچی ہوکر اُسکو گھیر
لیتی ہے - جیون جیون آوَوم بڑھتا جاتا ہے اُسیطرح یہہ جھلی پھیلتی جاتی ہے اور قیام حمل سے تین مہینہ بعد
رحم کے اندرونی سطح سے ملجاتی ہے - حمل کے اخیر دنون مین پھر یہہ جھلی دیوار رحم سے علحدہ ہوتی ہے
یہہ جھلی مثل تھیلی کے ہوتی ہے جسکے اندر پانی کیطرح ایک رطوبت بھری ہوتی ہے اور اسمین بچہ تیرتا رہتا ہے
وضع حمل کے وقت یہہ تھیلی رحم کی بار بار سکڑنے اور دباؤ پڑنے سے پھٹ جاتی ہے اور رطوبت خارج
ہوتی ہے - اس رطوبت سے رحم اور بچہ دونون بیرونی صدمات سے محفوظ رہتے ہین اور وضع حمل کے
وقت دہن رحم اس تھیلی کے زور سے آہستہ آہستہ کشادہ ہوتا ہے - حاملہ کا پیٹ زیادہ تر اسی رطوبت کیوجہہ
پھولا معلوم ہوتا ہے - جب رطوبت بہت زیادہ ہوتی ہے تو بہت زیادہ پھُولا معلوم ہوتا ہے اور وضع حمل
مین دقت ہوتی ہے - انگریزی مین اِس رطوبت کو لائکور امینائی[٥١] کہتے ہین -
رحم کے دیوار کا وہ حصہ جسپر آوَوم چپکا ہوتا ہے موٹا ہوکر اُسمین نئے خون کی رگین پیدا ہوجاتی ہین اور رحم کی

---

٥١ Liquor amnii.

رگین بھی کشادہ ہوکر یہان پھیل جاتی ہین۔ اسکو پلاسنٹا[۵۱] یا انول یا کول کہتے ہین پلاسنٹا گول شکل کا ہوتا ہے اسکا قطر تخمیناً ۔ پانچ اور وزن ۱۸ سے ۲۴ آونس ہوتا ہے۔ اس سے خون کی رگین نکلکر جنین کے ناف مین ہوکر جسم کے اندر داخل ہوتی ہین۔ انھین رگونکا نام نال ہے اور بوجہ بٹی ہوئی رسّی کے ہمشکل ہونے کے انگریزی مین اسکو کارڈ[۵۲] کہتے ہین۔

نال مین تین رگین جھلی سے لپٹی ہوتی ہین۔ دو رگون سے خالص خون مادر بچہ کے جسم مین جاتا ہے اور تیسری رگ سے واپس آکر مان کے خون مین ملجاتا ہے۔ اسکی لمبائی قریب ۱۸۔ انچ کے ہوتی ہے۔

پلاسنٹا یعنی انول جنین کے جسم مین پھیپھڑے اور معدہ دونون کا کام دیتا ہے۔ کثیف خون بچہ کے جسم سے نال کے رگ مین ہوکر انول مین پہونچتا ہے جہان خون مادر دوران کرتا ہے۔ یہان سے صاف خون جسمین آکسیجن اور پرورش کنندہ غذا ہوتی ہے دو رگون کے ذریعہ جسم جنین مین آتا ہے۔

قبل حمل کے رحم ڈھائی انچ لمبا اور ایک آونس وزن مین ہوتا ہے لیکن حمل کے پورے دنون مین ۱۲۔ انچ لمبا اور ۲۴۔ آونس وزن ہوجاتا ہے۔ حمل کے قرار پاتے ہی رحم کا بڑھنا شروع ہوجاتا ہے اور وقت ولادت تک بڑھتا رہتا ہے۔ حمل کے تین مہینہ قبل رحم پیڑو مین رہتا ہے۔ ہاتھ کے ٹٹولنے سے معلوم نہین ہوتا اور بہ مقابلہ لمبائی کے چوڑائی زیادہ بڑھتی ہے اسلیئے رحم گول ہوجاتا ہے۔

تیسرے مہینہ کے اخیر یا چوتھے مہینہ کے شروع مین رحم پیڑو سے اوپر بڑھتا ہے اور ٹٹولنے سے سخت مثل گیند کے معلوم ہوتا ہے۔ اسوقت سے زیادہ تر بالیدگی لمبائی مین ہوتی ہے اور اسیوقت مان کو بچے کی حرکت شکم مین معلوم ہوتی ہے۔ چوتھے مہینہ کے اخیر مین پیڑو کی ہڈی کے تین اونگل اوپر تک پہونچتا ہے۔ پانچوین مہینہ مین پیڑو اور ناف کے بیچ مین رحم کے اوپر کا سرا ہوتا ہے اور اُسوقت سے پیٹ پھولا نظر آتا ہے۔

چھٹے مہینہ مین رحم کی اونچائی ناف تک پہونچتی ہے۔ ساتوین مہینہ مین ناف سے دو انچ اوپر ہوتا ہے اور مقام ناف کا غار غایب ہوجاتا ہے۔ آٹھوین اور نوین مہینہ مین رحم بڑھتا جاتا ہے یہانتک کہ

[۵۱] Placenta. [۵۲] Cord.

محراب شکم کے اوپر کے گوشے کی نوکدار ہڈی کے قریب تک پہونچ جاتا ہے۔اس طرح پر رحم کی بالیدگی سے مدت حمل کی معمولی طور پر تشخیص ہوسکتی ہے۔

وضع حمل کے ایک ہفتہ یا اُسکے قبل رحم کسیقدر پیڑو مین دب جاتا ہے جس سے حاملہ ہلکی معلوم ہوتی ہے جو عورتین بچہ جن چکی ہین اُنکو اس سے پتہ معلوم ہوجاتا ہے کہ وضع حمل کا وقت قریب ہے ۔ زمانہ حمل مین خون دل جگر اور گردے وغیرہ مین بہت سی تبدیلیان واقع ہوتی ہین جنکا بیان بوجہ عام فہم نہ ہونے کے ایسی کتاب مین نہین ہوسکتا۔

علامات حمل

علامات حمل بحالت مُفرد قابل اعتبار نہین ہین کیونکہ بعض بیماریون مین بھی اسی قسم کی علامتین پائی جاتی ہین۔لیکن مجموعی حالت مین یہہ علامات ہرطرح قابل اطمینان ہین۔

(۱) حیض کا بند ہونا۔ایام حمل مین ماہواری اخراج بند رہتا ہے بلکہ زمانہ دودھ پلانے تک حیض جاری نہین ہوتا مگر بعض وقت زمانہ حمل مین خصوصاً شروع ایام مین حیض کم و بیش جاری رہتا ہے لیکن بعض بیماریون مین بلا حمل بھی خون ماہواری بند ہوجاتا ہے عموماً تندرست عورت مین جسکو برابر معمولی طور پر حیض جاری ہوتا رہا ہو ایک دم بند ہوجانا حمل کی بڑی علامت ہے۔

(۲) ہاضمہ کی شکایت متلی اور قے۔یہہ شکایت اکثر صبح کو بستر سے اُٹھنے پر ہوا کرتی ہے۔شروع زمانہ مین قریب قریب سب عورتون کو متلی کم و بیش ہوتی ہے۔چار مہینہ کے بعد اکثر خود بخود بند ہوجاتی ہے۔بعضون کو کُل مدت تک اسکی تکلیف رہتی ہے یہانتک کہ معدہ کوئی غذا نہین قبول کرتا اور عورت بہت کمزور ہوجاتی ہے۔کثیف چیزین مثلاً کوئلا اور مٹی کھانے کی رغبت ہوتی ہے کبھی قبض اور کبھی دست کی شکایت ہوتی ہے مُنھ سے لعاب جاری رہتا ہے۔کبھی دانتو نمین درد ہوتا ہے۔

(۳) پستان مین تبدیلیان۔حمل کے دوسرے مہینے کے قریب پستان بڑھجاتے ہین۔وہاکے

درد ہوتا ہے۔ جلد پستان پر نیلگون دھبین نمودار ہوتی ہین۔ کبھی سفید دھاریان دکھلائی دیتی ہین۔
چیل یعنی سرپستان سرخ ہو جاتا ہے۔ اسپر ایک قسم کا چھلکا اُترتا رہتا ہے اسکے گرد سیاہی کا حلقہ
کشادہ اور گہرے رنگ کا ہو جاتا ہے اور اُبھرا ہوا معلوم ہوتا ہے۔ بعض وقت اس حلقہ کے گرد
بدرنگ دھبے نظر آتے ہین۔ دبانے سے شروع مین سفیدی مائل رطوبت نکلتی ہے اور اخیر زمانہ حمل مین
دودھ نکلتا ہے۔ یہہ نشانات پہلے حمل مین بمقابلہ پچھلے حمل کے زیادہ صاف پائے جاتے ہین۔

(۴) بعض حاملہ عورتون کے پیڑو سے ناف تک ایک بھوری یا زردی مائل لکیر دکھلائی دیتی ہے۔

(۵) شکم کا بڑھنا جسکا اوپر ذکر ہو چکا ہے۔

(۶) بچہ کا رحم مین حرکت کرنا۔ چوتھے مہینہ کے قریب جب رحم پیڑو کے جوف سے اوپر کو بڑھتا ہے
تب مان کو بچہ کی حرکت معلوم ہوتی ہے۔ ابتدائً ایک طرح کی لغزش معلوم ہوتی ہے لیکن کچھ دنون بعد
دھکا یا ٹھوکر سا معلوم ہوتا ہے۔ رحم کے دونون طرف ٹھنڈا ہاتھ رکھکر آہستہ دبانے سے ہاتھون کو
یہہ حرکت محسوس ہوتی ہے۔

(۷) رحم کا سکڑنا۔ حالت حمل مین رحم ہر پانچ یا دس منٹ بعد سکڑتا اور ڈھیلا ہوتا رہتا ہے۔ اگر ہاتھ
کے پنجہ کو ٹھنڈے پانی سے نم کرکے رحم پر رکھین تو یہہ حرکت معلوم ہوتی ہے۔

(۸) بچہ کے دل کی آواز۔ رحم پر کان یا اسٹیتھسکوپ[1] لگانے سے بچہ کے دل کی آواز سُنائی دیتی ہے
چوتھے مہینہ کے اخیر یا پانچوین مہینہ کے شروع مین یہہ آواز مثل گھڑی کی آواز کے سُنائی دیتی ہے۔
ایک منٹ مین ۱۲۰ سے ۱۴۰ تک آواز ہوتی ہے۔ مان کے دل کی آواز سے اسکو اسطرح پہچان سکتے ہین
کہ مان کے دل کی آواز تخمیناً صرف ۷۵ بار فی منٹ ہوتی ہے۔ یہہ آواز اکثر ناف اور بائین یا داہنے
الیم[2] ہڈی کے سامنے کے نوک کے درمیان سُنائی دیتی ہے۔ بعض ڈاکٹرونکا خیال ہے کہ اگر فی منٹ
۱۴۴ آواز سُنائی دے تو لڑکا اور ۱۴۴ فی منٹ آواز ہو تو لڑکی ہے۔

(۹) نال اور انول سے بھی آواز سُنائی دیتی ہے جو مختلف طرح کی ہوتی ہے۔

---

1. Stethoscoper [sic] 2. Ilium.

(۱۰) قارورہ۔ اگر حاملہ کا قارورہ کسی گہرے برتن مین اسطرح رکھدین کہ ہوا اور روشنی کا گذر ہو مگر گرد و غبار سے محفوظ رہے تو دو سے سات دن کے اندر ایک شئے مثل روئی کے باریک پہہ کے قارورہ مین پیدا ہو جاتی ہے۔ یہہ پہہ قارورہ کے سطح پر اسطرح جم جاتا ہے جسطرح سرد شوربا پر باریک تہہ چربی کی جم جاتی ہے۔ کچھ دن بعد اس شئے کے ذرے ہوکر برتن کی تہہ مین جم جاتے ہین۔ حمل کے دوسرے مہینہ بعد یہہ حالت قارورہ کی اکثر دیکھنے مین آتی ہے اور سات یا آٹھ مہینہ تک قایم رہتی ہے اس شئے کو انگریزی مین کیسٹین[1] کہتے ہین۔ قارورہ دیکھنے کا شیشہ کا نل جسکو یورنیامیٹر[2] کہتے ہین اس امتحان کے لیئے اکثر استعمال کیا جاتا ہے۔

علاوہ انکے چند اور علامتین ہین مثلاً گردن رحم کا ملائم ہونا۔ تھیلی کے اندر بچہ کا تیرنا اونگلیون سے معلوم کرنا۔ یہہ علامات بہت ضروری ہین لیکن عام فہم نہین ہین۔ صرف تجربہ کار فن قابلہ جاننے والے انکو عمل مین لا سکتے ہین۔

وضع حمل کی پیشین گوئی

ٹھیک وقت وضع حمل کا بتانا بہت مشکل ہے۔ تاہم اگر اخیر اجراے حیض کی تاریخ معلوم ہو تو کم و بیش پیشین گوئی ممکن ہے۔ زمانہ حمل کا بحساب اوسط دس قمری یا نو شمسی مہینے ہوتے ہین۔ یعنی حمل کے قرار پانے کے ۲۸۰ دن بعد بچہ پیدا ہوتا ہے۔ وضع حمل دریافت کرنے کے بہت سے طریقے ہین۔ سب سے آسان طریقہ یہہ ہے اور اسکو ہم نے اکثر صحیح پایا ہے۔ اخیر اجراے حیض کے شروع ہونے کی تاریخ سے سات تاریخین گنو۔ اس تاریخ سے تین مہینہ پیچھے کیطرف حساب شمار کرو یہی تاریخ تخمیناً وضع حمل کی ہوگی۔ فرض کرو کہ حاملہ کو ۲ جون کو اخیر حیض شروع ہوا تھا۔ سات دن اسمین زیادہ کرنے سے ۹ جون ہوا۔ اس تاریخ سے پچھلا تین مہینہ ۹ مارچ کو ہوا۔ پس اس تاریخ سے ہفتہ عشرہ پیشتر یا مابعد تاریخ وضع حمل مقرر کرنا چاہیئے۔

فن قابلہ کے جاننے والون نے بغرض سہولیت ذیل کا نقشہ بنا رکھا ہے جس سے تاریخ ولادت کا اندازہ

---

[1] Kiestein. [2] Urinometer.

بہ آسانی ہوسکتا ہے۔

نو شمسی (کلینڈر) مہینے			دس قمری مہینے	
تاریخ ابتدا	تاریخ انتہا	تعداد یوم	تاریخ انتہا	تعداد یوم
ار جنوری	۳۰ر ستمبر	۲۷۳	۷ر اکتوبر	۲۸۰
ار فروری	۳۱ر اکتوبر	۲۷۳	۷ر نومبر	"
ار مارچ	۳۰ر نومبر	۲۷۵	۵ر دسمبر	"
ار اپریل	۳۱ر دسمبر	۲۷۵	۵ر جنوری	"
ار مئی	۳۱ر جنوری	۲۷۶	۴ر فروری	"
ار جون	۲۸ر فروری	۲۷۳	۷ر مارچ	"
ار جولائی	۳۱ر مارچ	۲۷۴	۶ر اپریل	"
ار اگست	۳۰ر اپریل	۲۷۳	۷ر مئی	"
ار ستمبر	۳۱ر مئی	۲۷۳	۷ر جون	"
ار اکتوبر	۳۰ر جون	۲۷۳	۷ر جولائی	"
ار نومبر	۳۱ر جولائی	۲۷۳	۷ر اگست	"
ار دسمبر	۳۱ر اگست	۲۷۴	۶ر ستمبر	"

اوپر کے نقشے میں دو خانے ایک شمسی اور دوسرے قمری مہینوں کے ہیں۔ اس نقشہ کا طریق استعمال یہہ ہے۔ فرض کرو کہ خون حیض بند ہونے کی اخیر تاریخ ار جولائی ہے۔
ولادت کی تاریخ ۳۱ر مارچ (یعنی نو شمسی مہینہ کے اخیر میں) سمجھنا چاہیئے۔ یہہ کم سے کم میعاد ہے زیادہ سے زیادہ تاریخ ۶ر اپریل (یعنی دس قمری مہینہ کے اخیر میں) ہوگی۔ دوسری مثال۔ فرض کرو کہ کوئی عورت ۲۰ر جنوری کو فارغ ہوئی۔ ولادت کی تاریخ ۳۰ر ستمبر سے بیس دن زائد یعنی ۲۰ر اکتوبر (نو شمسی مہینے کا اخیر دن) کم سے کم ہوگی یا زیادہ سے زیادہ ۷ر اکتوبر سے بیس دن زائد

یعنی ۷ اکتوبر (دن قمری مہینے کا اخیر دن) ہوگی۔

وہ بیماریان جو حمل کیوجہہ سے عورتونکو لاحق ہوتی ہین اور اُنکا علاج

ا۔ متلی وقے۔ جسکا ذکر علامات حمل مین ہوچکا ہے خفیف متلی سے کوئی اندیشہ نہین ہوتا مگر بعض وقت اسقدر زیادہ ہوتی ہے کہ کھانا پینا بند ہوجاتا ہے۔ غذا کی صورت سے نفرت ہوتی ہے غذا معدہ مین پہونچتے ہی قے ہوجاتی ہے۔ جسکی وجہہ سے مریضہ کمزور ہوجاتی ہے۔ یہہ متلی اکثر صبح کو خلو معدہ کے وقت شروع ہوتی ہے اور صرف جھاگ سی کچھ رطوبت معدہ سے خارج ہوتی ہے۔

علاج۔ ایک ہلکا مسہل دینا چاہیئے۔ مثلاً کسٹرائل یعنی رینڈی کا تیل چار ڈرام سے ایک آونس تک اسکے بعد یہہ نسخہ استعمال کرین۔

سوڈا بایکارب	ایک ڈرام	Soda Bicarb.
بسمتھ سب نائیٹریٹ	ایک ڈرام	Bismuth subnitrate.
اسپرٹ کلوروفارم	ایک ڈرام	Spirit Chloroform.
پانی	چھہ آونس	

ایک چاء کے چمچ کے برابر یعنی ایک ڈرام ہر گھنٹہ بعد پینے کو دین۔

صبح کو بستر سے اُٹھنے کے پیشتر تھوڑا دودہ مین لائم واٹر یعنی چونے کا پانی ملاکر دین۔ بعض وقت ذیل کی دوا سے فائدہ ہوتا ہے۔

اکسلیٹ آف سیرم	۳ گرین	Oxalate of cerium.
شہد	۱ تولہ	

ملاکر چاٹنے کو دن مین تین چار بار دین۔

ہلکی غذا مثل دودہ چاول۔ سابودانہ۔ آروروٹ یا شوربا دینا چاہیئے۔ مریضہ کو چارپائی پر لیٹے رہنے کی ہدایت کرین۔

۲- اسہال۔ بعض وقت اسہال سے اسقاط کا خوف ہوتا ہے۔ اسواسطے یہ نسخہ دینا چاہیئے۔

کلوروڈاین	۱۰ بوند	Chlorodyne.
ڈالیوٹ سلفیورک ایسڈ	۵ بوند	Dilute sulphuric acid.
وائل پیپرمنٹ	۲ بوند	Oil Pipermint.
پانی	ایک آونس	

ملاکر دن مین تین چار بار پینے کو دین۔ یہہ ایک خوراک ہے۔

۳- قبض۔ ایام حمل مین قبض کی شکایت بہت ہوا کرتی ہے۔ یہہ حالت اکثر اسعار پر رحم کا بوجھ پڑنے سے ہوتی ہے۔

علاج - نرم غذا اور ترمیوہ جات مفید ہوتے ہین۔ جب زیادہ شکایت ہو تو ۲ ڈرام کیسٹر وایل یا گل وقتاً فوقتاً مفید ہوتا ہے۔

فروٹ سالٹ[۱] چار کے چمچ برابر آدھے گلاس پانی مین کبھی کبھی پلاتے رہنا مفید ہے۔

کبھی بواسیر کی شکایت ہوجاتی ہے۔ اسکے واسطے مُلیّن دوائین استعمال کرنا چاہیئے کہ روزمرہ پاخانہ صاف ہوجایا کرے۔ اِسکا یہہ نسخہ ہے۔

مُلہٹی ۱ گرین۔ سنارکی ۱۰ گرین۔ گندھک ۵ گرین۔ سونف ۵ گرین

ملاکر رات کو سوتے وقت دُودھ یا پانی کے ساتھ استعمال کرین۔

مسون پر ماجوپھل پساہوا ایک ڈرام۔ افیون نصف ڈرام

سادہ مرہم یا وسلین[۲] ایک آونس ملاکر لیپ کرین۔

۴- بعض وقت لعاب دہن بکثرت جاری ہوتا ہے جس سے مریضہ کمزور ہوجاتی ہے۔

علاج - ٹانک ایسڈ[۳] دو ڈرام۔ کلوریٹ آف پوٹاش[۴] دو ڈرام۔ پانی ۴-۶ آونس

ملاکر کلی کراوین۔

[۱] Fruit salt. [۲] vaseline. [۳] Tannic acid. [۴] Chlorate of Potash.

۵- کھانسی - شروع ایام حمل مین بعض وقت کھانسی ایسی تکلیف دہ ہوتی ہے کہ کھانا معدہ سے گرجاتا ہے شب کو نیند دُشوار ہوجاتی ہے - یہہ کھانسی اکثر خشک ہوتی ہے کچھ دنون بعد آپ سے آپ بند ہوجاتی ہے

علاج - رب السوس یعنی مُلہٹی کا ست مُنھ مین رکھین -

۶- البیومی نیوریا[ف] - اس سخت بیماری کا جب شبہہ ہو فوراً ڈاکٹر سے مشورہ کرنا چاہیئے - اس بیماری مین قارورہ مین ایک شئے مثل سفیدی انڈے کے پائی جاتی ہے اور گرم کرنے سے جم جاتی ہے -

علامت - تمام جسم مین سوجن ہوجاتی ہے - بلا اس بیماری کے بھی رحم کا خون کے رگون پر دباؤ پڑنے سے پانون پر سوجن ہوجاتی ہے لیکن جب علاوہ پانون کے چہرہ اور ہاتھ پر سوجن ہو تو اس بیماری کا شبہہ ہونا چاہیئے - کبھی اس بیماری مین تمام بدن اکڑ جاتا ہے اور مریضہ بیہوش ہوجاتی ہے - یہہ حالت بہت خطرناک ہے - اکثر اسقاط ہوجاتا ہے -

پیشاب کم اور سُرخ رنگ کا ہوتا ہے - دردِ سر - چکر اور ضعف کی شکایت ہوتی ہے - آنکھ کے سامنے اندھیرا یا سیاہ ذرّے دکھلائی دیتے ہین -

علاج - پہلے کیسٹر وائل کا مُسہل دین - بعدہٗ مُدِر دواؤن کا استعمال کرائین - ڈاکٹر کو فوراً دکھلائین خُشک سینگی پُشت پر گُردون کے اوپر لگانا اور گرم پانی مین غُسل کرانا مُفید ہے - سب غذا بند کر کے صرف دُودھ دین - ذیل کا نُسخہ مُفید پایا گیا ہے -

ٹنکچر اسٹیل	۱۵ بوند	*Tincture steel.*
ٹنکچر ڈجی ٹیلس	۵ بوند	*Tincture Digitalis.*
پانی	ایک آونس	

ملا کر دن مین تین۳ بار پینے کو دین -

جنین کے رحم مین مرجانے کے علامات

جب رحم مین بچہ کے مرنے کا اندیشہ ہوتا ہے تو اُسکی حرکت بہت خلاف معمول اور تیز ہوجاتی ہے -

---

[ف] *Albuminuria.*

مریضہ آزردہ خاطر اور کمزور ہوتی ہے۔ چہرہ زرد۔ آنکھ کے گرد سیاہی کا حلقہ۔ لرزہ و بخار۔ پیڑو مین سردی اور بوجھ معلوم ہوتا ہے۔ پستان کم وبیش دب جاتے ہین۔ شکم کا اُبھار کم ہوجاتا ہے۔ اگر پہلے رحم پر کان لگانے سے بچہ کے دل کی حرکت سُنائی دی ہو اور اب بارہا امتحان سے بھی نہ سُنائی پڑے تو یقین کرنا چاہیئے کہ بچہ فوت ہوگیا۔

اسقاط کا بیان

سات مہینہ کے قبل جنین رحم سے خارج ہوجاتا ہے تو اُسکو اسقاط کہتے ہین کیونکہ اس عمر کا بچہ زندہ نہین رہ سکتا۔ اسکے بعد اور پورے دنون کے قبل وضع حمل ہو تو اُسکو ولادت قبل از وقت کہتے ہین اسوقت کے پیدا ہوئے بچے اکثر زندہ رہ سکتے ہین۔ سہولیت بیان کی غرض سے یہان دونون حالتون کے لیئے صرف لفظ اسقاط کا استعمال کیا جائیگا۔ بعض عورتین اسقاط کی عادی ہوجاتی ہین۔ عموماً تین مہینہ تک جب تک اووم[اوٰ] رحم سے خوب مضبوط نہین ہوجاتا اسقاط زیادہ ہوتا ہے۔ شروع ایام حمل مین اووم اتنا چھوٹا ہوتا ہے کہ اُسکا خارج ہونا معلوم بھی نہین ہوتا۔ بار بار اسقاط ہونے سے صحت بہت خراب ہوجاتی ہے اور رحم کی بیماریان لاحق ہوتی ہین۔

تیسرے اور چھٹے مہینے مین اسقاط سے اخراج خون کا زیادہ خوف ہوتا ہے۔

اسباب

۱۔ وہ اسباب جو جنین کے متعلق ہین۔ مثلاً جنین یا اُسکے پردون کی بیماریان۔ یا جنین کا فوت ہوجانا۔

۲۔ وہ اسباب جو ماما کے متعلق ہین۔ جیسے گرداو۔ بند مکان مین رہنا۔ کھانے پینے مین بداحتیاطی کرنا مثلاً کثرت شراب۔ بدچلنی۔ بخار۔ چیچک۔ ہیضہ۔ نیومونیا[اوٰ]۔ دست۔ قے کی بیماریان اسقاط کے باعث ہین آتشک مین اسقاط کا بہت اندیشہ رہتا ہے بلکہ متواتر اسقاط ہوتا رہتا ہے جب تک کہ یہہ بیماری جسم سے دور نہین ہوجاتی۔ علاوہ اسکے دفعتاً ڈر جانا۔ یا کوئی حادثہ ہونا۔ خانگی تردداتِ اسقاط کے باعث ہوتے ہین۔

اوٰ Ovum. اوٰ Pneumonia.

۳- وہ اسباب جو رحم کے متعلق ہین- شکم کی وہ بیماریان جو رحم کے بڑھنے مین مخل ہوتی ہین مثلاً رسولی- رحم کا اپنی جگہہ سے ہٹ جانا یا ٹیڑھا ہو جانا- بیرونی صدمہ پہونچنا- اگر جنین اور عورت تندرست ہون اور رحم مین کوئی عارضہ نہو تو بعض وقت سخت صدمہ سے بھی اسقاط نہین ہوتا- لیکن جب کسی مین کچھ نقص ہوتا ہے تو خفیف صدمہ سے اسقاط ہو جاتا ہے-

علامات - پہلی علامت اسقاط کی عموماً اجراے خون ہوا کرتی ہے- اتفاقیہ تھوڑا نکلنا خطرناک نہین ہے لیکن عرصہ تک زیادہ خون نکلتا ہے تو رحم مین خراش اور تناؤ ہوتا ہے- جب اجرائے خون اور درد دونون موجود ہون تو حمل قایم رہنے کی امید نہین ہوتی-

علاج - حاملہ کو سرد مکان مین بستر پر چت لٹا رکھین- اُٹھنے یا چلنے پھرنے کی سخت ممانعت کرین- یہہ احتیاط بہت ہی ضروری ہے- غذا ہلکی زود ہضم دین اور یہہ نسخہ استعمال کرائین-

کلورو ڈاین	ایک ڈرام	Chlorodyne.
پانی	چھہ آونس	

ملا کر ایک آونس چار چار گھنٹہ بعد پینے کو دین- یہہ نسخہ کئی روز تک جاری رکھنا چاہیے تا وقتیکہ خوف اسقاط حمل بالکل جاتا نہ رہے- دو روز کے بعد ۲ ڈرام کاسٹر وائل دین کہ اجابت ہو جائے- بلکہ ایک آونس کاسٹر وائل ایک پائنٹ نیم گرم پانی مین ملا کر عمل دینا اوس سے بہتر ہے-

اگر کوئی خاص بیماری عورت کو ہو تو پہلے ہی سے اُسکا علاج ہونا چاہیے کہ اسقاط کی نوبت نہ پہونچے- مثلاً کمزور ہو تو عرق فولاد وغیرہ اور آتشک ہو تو ایسکا مناسب علاج کرنا چاہیے- جنکو پیشتر کئی بار اسقاط ہو چکا ہے انکو بہت زیادہ احتیاط کرنی چاہیے- اسقاط کا ایسے وقت مین زیادہ خوف ہوتا ہے جو اگر حمل نہوتا تو حیض کا زمانہ ہوتا- اسلیئے اُن دنون مین چت بستر پر پڑے رہنا چاہیے- یہہ نسخہ بھی اسقاط روکنے کے واسطے مفید پایا گیا ہے-

کلوریٹ آف پوٹاش	۱۰ گرین	Chlorate of Potash.
ڈائیلوٹ ہائڈرو کلورک ایسڈ	۵ منم	Dilute Hydrochloric acid.

پانی ایک آونس

ملاکر دن مین تین بار پینے کو دین۔ اسقاط کے بعد مریضہ کی ویسی ہی احتیاط ہونی چاہیئے جیسے پورے دنون کے وضع حمل مین۔ اسی احتیاط کے نہ ہونے سے بہت سی خرابیان واقع ہوتی ہین۔ یہہ دوائین اور ترکیبین محض اُسوقت تک کے لیئے ہین جب تک کوئی ڈاکٹر میسر نہو۔ انکے اعتبار پر غفلت نہ کرنا چاہیئے کیونکہ حمل کے معاملات اسقدر پیچیدار اور تشخیص اسقدر دشوار ہے کہ اسکا سمجھنا بلا خاص تعلیم اور تجربہ کے ناممکن ہے

حاملہ کے حفظ صحت کے متعلق ہدایتین

زمانہ حمل مین غذا زود ہضم اور پرورش کنندہ ہونی چاہیئے۔ دودھ گھی شوربا تازہ میوہ جات مفید ہین۔ مکان سکونت کا صاف اور ہوادار ہو۔ یاد رکھنا چاہیئے کہ حاملہ کو صرف اپنے ہی لیئے عمدہ غذا اور صاف ہوا کی ضرورت نہین ہوتی بلکہ اُسکے ساتھہ ایک دوسرے یعنی بچہ کی جان مُلحق ہے جسکی ضرورت صرف حاملہ کے ذریعہ سے رفع ہوسکتی ہے۔ کثرت شراب خواری حاملہ کے لیئے بہت مُضر ہے۔ ملینات کا استعمال کبھی کبھی اچھا ہوتا ہے اسکے واسطے کمپونڈ لیکرس[٥١] پوڈر عمدہ ہے۔ اگر اس سے قبض رفع نہو تو کاسٹر وائیل سب سے عمدہ دوا ہے۔ اعتدال کے ساتھہ ہلکی ورزش مفید ہوتی ہے مثلاً صُبح وشام ٹہلنا۔ سخت ورزش اور ایسی سواریون سے جس مین بدن کو زیادہ حرکت ہو بچنا چاہیئے۔ مثلاً گھوڑے۔ ریل وگاڑی کی سواری ایسی حرکت سے اسقاط کا اندیشہ ہوتا ہے کپڑا ڈھیلا اور موسم کے موافق ہونا چاہیئے۔ تنگ کپڑون سے بہت نقصان ہوتا ہے۔ اکثر لوگونکا قول ہے کہ مان کے خیال کا اثر بچہ پر پڑتا ہے اِسلیئے متنفر اور بدشکل چیزون کے دیکھنے سے بچنا چاہیئے۔ ہندوستان مین اکثر گرہن کے وقت حاملہ عورتونکو مکان کے اندر رکھتے ہین۔ خیال ہے کہ گرہن دیکھنے سے بچہ کے جسم مین کچھ نہ کچھ نقص ہوجاتا ہے۔ بعض مقامات پر یہہ رواج ہے کہ شوہر سے ملنے کے بعد عورت کوئی خوبصورت تصویر دیکھ لیا کرتی ہے۔ مطلب یہہ ہے کہ بچہ خوبصورت ہو۔

گھوڑی کی آنکھ پر پٹی باندھ دیتے ہین اور جس رنگ وجس قسم کا بچہ لینا ہوتا ہے اُسکے سامنے کھڑا کرکے پٹی کھول دیتے ہین۔ یہہ خیالات اور رسمیات خلاف مصلحت نہین ہین۔ بہت سی مثالین ہین جن سے معلوم ہوتا ہے کہ

٥١ Compound Liquorice powder.

مان کے خیال کا اثر بچہ پر پڑتا ہے۔ خوف رنج اور غصہ سے بھی حاملہ کو بچنا چاہیئے۔

ہدائتین جنکا وضع حمل کے پیشتر انتظام ہونا چاہیئے۔

اس ملک مین حفظ صحت ماتقدم کے بہت سے رسم و رواج ایسے عمدہ ہین جنپر غور کرنے سے بزرگونکی دانشمندی اور دور اندیشی پر حیرت ہوتی ہے۔ زمانہ حال کے علم حفظ صحت کے اکثر اصول اُنہین سے اخذ کیئے گئے ہین۔ اصول ایک ہے لیکن شکلین جداگانہ زمانہ کے موافق ہین۔ ہملوگون مین نقص یہہ ہے کہ حفظ صحت کے قواعد محض ملکی رسمیات یا مذہبی عقاید کی وجہہ پابندی کرتے ہین۔ اُسکے اصلی مقصد سے ناواقف ہین اور نہ اُسکو ایک طرح کا علم سمجھتے ہین جسکے پڑھنے اور سمجھنے کی ضرورت ہے۔

مثال کے لیئے چند رسمیات مختصر لکھی جاتی ہین۔

صبح بستر سے اُٹھکر سب سے پہلا کام ضروریات سے فارغ ہونا۔ مُنہ ہاتھ بخوبی دھونا۔ تازہ مسواک کرنا۔ روزمرہ غسل کرنا۔ غسل کرکے اور کپڑے بدلکر کھانا کھانا۔ کھانے کے بعد مُنہ ہاتھ خوب دُھونا۔ دانتونکو خلال سے صاف کرنا۔ خوشبویات کا مکان مین جلانا۔ تیوہار مین جو سال مین بیسون ہوتے ہین مکان صاف کرانا۔ مٹی کے برتنون کو بدلنا۔ ناخن کٹوانا۔ مٹی کا برتن ایک دفعہ سے زیادہ کھانے کے لیئے استعمال نہ کرنا وغیرہ وغیرہ۔ مرنے کے بعد کے رسمیات فی الحقیقت نہایت ہی دانشمندی سے قایم کی گئی ہین جنکو سمجھ کر عمل مین لانے سے انسان متعدی بیماریون سے محفوظ رہ سکتا ہے۔ اُن لوگون کو ان رسمیات کی قدر نہین معلوم ہوگی جو دوسرے ملکون کے ایسے موقعون کے رسمیات سے ناواقف ہین۔ اسلیئے تعجب ہوتا ہے کہ جس ملک مین حفظ صحت کے ایسے عمدہ رسمیات مقرر ہون اُس ملک مین وضع حمل کے متعلق ایسے خراب کثیف و خطرناک طریقے کسطرح اختیار کیئے گئے۔ جو کچھ ہو لیکن موجودہ رسمیات اس معاملہ مین ایسے خراب ہین کہ عورت اور اُسکے بچہ کے ساتھ سخت دشمنی ہمدردی کے پردے مین ظاہر کیجاتی ہے۔ خدا ہی محافظ ہے ورنہ نہ بچہ بچ سکتا ہے نہ اُسکی مان۔

ہزارہا معصوم جانین اس بداحتیاطی کیوجہ سے ضائع ہوتی ہین۔ زچہ کے واسطے صاف اور ہوادار کمرہ تجویز کرنا چاہیئے۔ اس کمرہ کے نزدیک پاخانہ نابدان یا میلی نالی نہو۔ ہندوستان مین رواج ہے کہ زچہ خانہ سب سے

کثیف بند اور بدبودار تجویز کیا جاتا ہے۔ یہہ بہت ہی خراب رسم ہے۔ اس سے اکثر بچے اور عورتین ضائع ہوتی ہین مکان اسباب و دیگر چیزون سے خالی رکھنا چاہیئے۔ بجائے پلنگ کے تخت ہو تو اچھا ہے جسپر صاف اور ہلکا گدّا یا دری بچھی ہو اسکے اوپر ایک موم جامہ اور اُسکے اوپر صاف چادر ہونی چاہیئے تاکہ وضع حمل کے بعد موم جامہ نکال لیا جائے اور گدّا خشک رہے

مکان بہت گرم نہ رکھنا چاہیئے۔ عموماً وضع حمل کے بعد مکان کے اندر یا دروازے پر آگ سُلگا دیتے ہین مکان دہوان سے بھرا رہتا ہے۔ یہہ رواج خراب ہے۔ البتہ سردی کے موسم مین مکان گرم رکھنا چاہیئے لیکن دروازے اور کھڑکیان نہ بند کرنا چاہیئے بلکہ ایک انگیٹھی مین مکان سے باہر آگ سلگا نا چاہیئے اور جب دھوان نرہے تب زچہ خانہ مین رکھدین۔ کمرے مین سوائے دائی اور چند دیگر عورتون کے جنکا رہنا بہت ضروری ہو اور کسی کو نہ رہنا چاہیئے۔ ایسے وقت مین اکثر صرف اسی مکان کی نہین بلکہ کل محلّے یا گانون کی عورتین جمع ہو جاتی ہین اور ایک دوسرے سے اپنی پُرانی سرگذشت یا بھوت پلید کے قصّے بیان کیا کرتی ہین جس سے حاملہ گھبرا جاتی ہے۔ وضع حمل کا وقت بہت نازک اور اندیشہ ناک ہوتا ہے دو جانون کی زندگی و موت کا معاملہ پیش آتا ہے۔ ایسے وقت مین خاموشی اختیار کرنا چاہیئے اور اگر ہمدردی ہو تو دل ہی دل مین خدا سے دعا کرتا رہے۔ بچہ جنانے والی ایسی مقرر کرنا چاہیئے جو ایک مہینہ کے اندر کسی ایسے بیمار کے پاس جو مُتعدی بیماری مین مبتلا ہو نہ گئی ہو۔ دائی کو گرم پانی اور صابون سے خوب غسل دیکر صاف کپڑے پہنا کر زچہ کے پاس جانے کی اجازت دینا چاہیئے۔

دائی کو چاہیئے کہ مُندرجہ ذیل سامان کمرہ مین موجود رکھے۔

کچھ صاف روئی۔ کئی تولیا جو کاربولک[1] لوشن مین بھگو کر سُکھلا لی گئی ہون۔ کاربولک لوشن (کاربولک ایسڈ ایک حصّہ۔ پانی چالیس حصّہ) کچھ گرم اور کچھ ٹھنڈا پانی علٰحدہ علٰحدہ برتن مین۔

ایک چلمچی جسمین کول اور نال اخراج کے بعد لیا جائے۔

ایک پچکاری بوقت ضرورت عمل دینے کے واسطے ہگنسنس[2] سرنج کافی ہے۔

---

[1] Carbolic lotion [2] Higginson's syringe.

ایک پٹی جو ایک فٹ لمبی اور ۲ گز چوڑی ہو - معمولی بستر کی چادر کو لمبائی مین تین تہ لپیٹ کر استعمال کرسکتے ہین
پٹیان عورت اور بچہ کے واسطے - عورت کی پٹی موٹے کپڑے کی ڈیڑہ گز لمبی اور چودہ انچ چوڑی ہونی
چاہیے تاکہ چوڑائی مین پستان کے نیچے سے پیڑو کے کسیقدر نیچے تک اور لمبائی مین دو دفعہ کمر کے گرد آجائے
بوقت ضرورت معمولی صاف چادر کو دو پرت لمبائی مین لپیٹ کر استعمال کرسکتے ہین - بچے کے لیے
پٹی مہین فلالین کی پانچ انچ چوڑی اور اتنی لمبی کہ دو دفعہ کمر کے لپیٹ مین آجائے ہونی چاہیے -

ایک ٹکڑا فلالین کا جسمین بچہ لپٹیا جائے -

چند پن[۱] پٹیون مین لگانے کے واسطے -

نال باندہنے کے واسطے موٹا تاگا یا ریشم - دو تاگے پانچ پانچ انچ کے تیار رہین -

ایک صاف قینچی جسکو کاربولک لوشن مین دھولیا ہو -

کچھ سفید ملایم کپڑا نال پر رکھنے کے واسطے -

کئی صاف تولیا - صابون ممکن ہو تو گلسرین یا کاربولک سوپ بچہ کے غسل کے واسطے -

میٹھا تیل -

ذیل کی دوائین بھی موجود رکھنا چاہیے -

کلورل ہائیڈریٹ[۲]	ایک ڈرام	لیکوڈ ایکسٹرکٹ آف ارگٹ[۳]	ایک ڈرام
ٹنکچر ادیم[۴] -	ایک ڈرام		

فصل دوم

وضع حمل

اصلی درد شروع ہونے کے قبل بعض وقت درد فاسد شروع ہوتا ہے - دونون کی تشخیص ضروری ہے

[۱] Pin. [۲] Chloral Hydrate.
[۳] Liquid extract of argot. [۴] Tincture Opium

کیونکہ درد فاسد اکثر کئی روز وضع حمل کے پیشتر شروع ہوتا ہے جس سے حاملہ اور اُسکے عزیزون کو قبل از وقت تردد ہو جاتا ہے۔

۱- درد فاسد وقت معینہ پر نہین ہوتا۔ کبھی جلدی کبھی دیر مین ہوتا ہے۔ اصلی درد پہلے خفیف اور تھوڑی دیر کے لئے ہوتا ہے اور بتدریج بڑھتا ہے۔ ۲- فاسد درد عموماً سامنے معلوم ہوتا ہے اور اصلی درد پشت کیطرف شروع ہوکر کمر سے ہوتا ہوا شکم کیطرف ختم ہوتا ہے۔ ۳- اصلی درد سے رحم کا مُنہ کھلتا جاتا ہے۔ فاسد درد سے دہن رحم پر کچھ اثر نہین ہوتا۔

درد فاسد اکثر قبض کی شکایت سے ہوتا ہے اسواسطے گرم پانی اور صابون کا عمل دینا چاہیے یا دو ڈرام رینڈی کا تیل پلا دین۔ بعد اجابت ٹنکچر اوپیم[1] یا کلورو ڈائن[2] ۱۰ بوند ایک آونس پانی مین ملاکر پلادینے سے یہہ درد بند ہوجاتا ہے۔

اصلی درد کے شروع ہونے کے پیشتر شکم کا اُبھار کچھ کم ہوجاتا ہے اور ہلکاپن معلوم ہوتا ہے۔ بار بار پیشاب کی حاجت ہوتی ہے۔ ایک لسدار خون آمیز رطوبت خارج ہوتی ہے جسکو انگریزی دائیان شو[3] یعنی نمود کہتی ہین۔

فن قابلہ کے جاننے والون نے زمانہ وضع حمل کو تین درجون مین تقسیم کیا ہے۔ پہلے وضع حمل مین بمقابلہ بعد کے سب درجون مین دیر ہوتی ہے۔

اول درجہ۔ درد شروع ہونے سے اخراج رطوبت لائکور امنائی[4] تک۔ اسمین حاملہ کو چلنے پھرنے یا آرام سے کُرسی پر بیٹھنے کی اجازت دین۔ گرم چاء شوربا یا کسیقدر برانڈی پانی مین ملاکر دینے سے طاقت قائم رہتی ہے۔

دوسرا درجہ۔ رطوبت خارج ہونے سے جنین کے پیدا ہونے تک سمجھی جاتی ہے۔ اخراج رطوبت کے بعد درد تھوڑی دیر کو ٹھہر جاتا ہے۔ لیکن پھر زیادہ زور سے شروع ہوتا ہے۔

---

[1] Tincture Opium.
[2] Chloradyne.
[3] Show.
[4] Liquor amnii

اس درجہ مین زچہ کو بستر پر لیٹے رہنا چاہیئے - انگلستان مین رواج ہے کہ زچہ کو بائین کروٹ لٹاتے ہین اور یہہ اچھہ دستور ہے - بعض ملکون مین چت لیٹنے دیتے ہین - برعکس اسکے ہمارے ملک مین رواج ہے کہ عورت کو اکڑون بٹھاتے ہین اور ہدایت کرتے ہین کہ درد کے وقت خوب زور کرے - یہہ سخت غلطی ہے اس سے رحم کے اُلٹنے یا ترچھے ہو جانیکا اندیشہ رہتا ہے اور ملائم مقامات کا بچہ کے سر کے بوجھ سے پھٹ جانیکا خطرہ ہوتا ہے - عورت تھک کر کمزور ہو جاتی ہے - بچہ رحم کے عضلات کے تناؤ سے ہوتا ہے اور یہہ تناؤ خود اختیاری نہین ہے -

درد آپ سے آپ ہوتا ہے - عورت کے بیٹھنے لیٹنے یا کھڑے ہونے سے یہہ درد نہ رُک سکتا ہے اور نہ زیادہ ہو سکتا ہے - رحم کے تناؤ کے مدد کے لئے شکم کے عضلات بھی سکڑتے ہین - یہہ فعل کسیقدر اختیاری ہے یعنی دم بند کرنے اور کوتھنے سے مدد ملتی ہے مگر یہہ بستر پر لیٹنے سے بھی ہو سکتا ہے ایک تولیا پلنگ یا تخت کے پائے سے باندھ دینا چاہیئے - درد کے وقت عورت اُسکو پکڑ کر دم بند کر کے کوتھتی ہے - اس سے شکم کے عضلات سکڑ کر رحم کے سکوڑ کو مدد دیتے ہین - وضع حمل قدرتی فعل ہے اور اکثر بلا مدد ہوتا ہے اسواسطے بلا ضرورت خاص اسکو چھیڑنا نہین چاہیئے - اگر بہت عرصہ سے پیشاب نہ ہوا ہو تو سلائی سے پیشاب نکالدینا مصلحت ہے -

اس درجہ مین جب بچہ کا سر باہر نکل رہا ہے تب نشست کا مقام جہان سیون ہے بہت تنتا ہے اور اُسکے پھٹ جانیکا اندیشہ ہوتا ہے اگر یہہ مقام آہستہ آہستہ پھیلتا جاتا ہے تو دخل دینے کی کوئی ضرورت نہین ہے لیکن جب دیکھین کہ پھٹنے کا اندیشہ ہے تو یہہ ترکیب عمل مین لانا چاہیئے داہنا پنجہ سیون کے مقام پر پھیلا کر اسطرح رکھین کہ ایک طرف انگوٹھا اور دوسری طرف انگشت شہادت ہو - درد کیوقت سیون کو بچہ کے سر کے اوپر سامنے کیطرف کھینچین اور باقی انگلیان بچہ کے سر کے اوپر رکھین - اگر بہت اندیشہ سیون پھٹنے کا ہو تو ان انگلیون سے بچہ کے سر کی حرکت کو آہستہ روکین تاکہ جلد دفعتاً خارج نہو - اسطرح پر آہستہ آہستہ یہہ مقام پھیلتا ہے اور پھٹنے کا اندیشہ نہین رہتا - یہہ عمل اُسوقت کرنا چاہیئے جب سیون کا مقام خوب پھیل رہا ہو اور بچہ کا سر قریب پیدا ہونے کے ہو - بعض لوگ

سیون کے مقام کو درد کے وقت دباتے ہین۔ یہہ غلطی ہے۔ اس سے زیادہ خطرہ پھٹنے کا ہوتا ہے صرف آگے کیطرف اِس مقام کو کھینچنا چاہیئے نہ کہ دبانا۔ اگر باوجود اس احتیاط کے یہہ مقام پھٹ جائے تو چاندی یا لوہے کے تار سے دو ٹانکے لگا دینا چاہیئے۔ وضع حمل کے بعد یہہ مقام سُن ہو جاتا ہے اسواسطے اسوقت ٹانکا لگانیکی تکلیف معلوم نہین ہوتی۔

ایک ہفتہ مین زخم بھر جاتا ہے تب تار کو قینچی سے کاٹ کے نکالدینا چاہیئے۔ جب سر پیدا ہو تو اُسکو داہنے ہاتھ پر رکھین اور بائین ہاتھ سے رحم کو دبائے رہین۔ جیون جیون رحم سکڑتا جائے بائین ہاتھ سے اُسکو دباتے جائین۔ سر کے پیدا ہونے کے بعد درد کچھ دیر ٹھہر کر پھر شروع ہوتا ہے جس سے باقی جسم بچہ کا رحم سے خارج ہوتا ہے۔ اسوقت جلدی نہین کرنا چاہیئے۔ جلد رحم خالی ہونے سے جریان خون کا اندیشہ ہوتا ہے۔ بائین ہاتھ سے صرف رحم کو دبائے رہین جسم بچہ خود بخود خارج ہو جائیگا۔ اگر بہت دیر ہو تو بچہ کے ایک طرف کے بغل مین اونگلی ڈالکر بہت آہستہ آہستہ باہر کو کھینچین۔ ایک ہاتھ پیدا ہونیکے بعد دوسری طرف بھی عمل کرین۔ اگر رحم کو ہاتھ سے خوب دبائے رہین تو اس ترکیب کی عمل مین لانیکی بہت کم ضرورت ہوتی ہے۔ سر پیدا ہونے کے بعد دیکھین کہ نال گردن مین لپٹا نہو بعض وقت پھانسی کیطرح نال سے گلا گھٹ جاتا ہے۔ اور بچہ پھیپھڑے مین ہوا نہ جانے کیوجہ ضایع ہو جاتا ہے۔ اگر نال گردن مین لپٹا ہو تو آہستہ اسکو تھوڑا باہر کھینچ کر سر کے اوپر کر دین۔ مُنھ کے اندر اونگلی ڈال کر صاف کر دین کہ تنفس مین رُکاوٹ نہو۔ بچہ پیدا ہونے کے بعد کچھ دیر ٹھہر کر نال کاٹنا چاہیئے۔ بعضون کا قول ہے کہ جب بچہ روئے تب نال کاٹنا چاہیئے تاکہ انول یعنی پلاسنٹا[ے] سے خون جسقدر نکلکر اُسکے جسم مین آسکتا ہے آجائے۔ ایسے بچے بہ نسبت اُن بچوّن کے جنکا نال جلد کاٹ دیا جاتا ہے مضبوط ہوتے ہین لیکن ایسا بھی نہین ہونا چاہیئے جیساکہ اس مُلک مین رواج ہے کہ بچہ کو گھنٹون نال لگا ہوا اُنکے اُسکی مان کے پاس پڑے رہنے دین۔ اِس سے بچوّنکو سردی کا خوف ہوتا ہے اور دوسری ترکیبون مین جو زچہ کی حفظ صحت کے لیئے ضروری ہین دیر ہوتی ہے

ے Placenta.

اسواسطے نال کاٹنے مین بیجا دیر نکرنی چاہیئے۔ نال کو باندہنے کے قبل اوپر سے بچہ کے شکم کیطرف نال کو دوہنا چاہیئے اس سے دو فائدے ہین ایک یہہ کہ جو کچہہ خون نال مین ہوتا ہے وہ بچہ کے جسم مین پہونچ جاتا ہے۔ دوسرے یہہ کہ بعض بچون مین ناف کا سوراخ کشادہ ہوتا ہے اور ممکن ہے کہ امعا یعنی آنتونکا کوئی بل نال مین ہو۔ نال کے دوہنے سے امعا شکم کے اندر آجاتی ہے۔ اسکے بعد شکم سے ڈیڑہ انچہ کے فاصلہ پر ایک تاگا مضبوط باندہنا چاہیے۔ اگر مضبوط نہ باندہا گیا تو بعد مین خون نکلنے کا خوف رہتا ہے۔ دوسرا تاگا اس بند کے دو انچہ کے اوپر انول کیطرف باندہین۔

نال کو ان دونون بندون کے بیچ مین قینچی سے کاٹ دین۔ بچہ کو فلالین مین لپیٹ کر کسی دوسرے کے حوالہ کرین۔ ہم نے دیکھا ہے کہ معمول دائیان بجائے قینچی کے میلے ہنسیا یا چاقو سے نال کاٹتی ہین اس سے بچہ کو ٹیٹنس[1] ہو جانیکا خوف ہوتا ہے۔

تیسرا درجہ۔ یہہ درجہ بچہ پیدا ہونے کے بعد سے انول کے خارج ہونے تک قرار دیا جاتا ہے۔ بچہ پیدا ہونیکے بعد درد مین کچہہ دیر کو سکون ہوتا ہے اور از سرِ نو شروع ہونے سے انول خارج ہوتا ہے عموماً بچہ پیدا ہونے کے بیس منٹ بعد انول رحم سے خارج ہوتا ہے۔ اس درمیان مین چاہیئے کہ بائین ہاتھ سے رحم کو برابر دبائے رہین ایک ہاتھ کافی نہو تو دونون ہاتھ استعمال کرین۔ آدہ گھنٹہ تک انول خارج نہو تو درد کے وقت رحم کو اسطرح دباوین گویا انول کو رحم سے نچوڑ کر باہر نکالنا ہے تین چار مرتبہ دردمین یہہ عمل کرنے سے انول خارج ہو جائیگا۔ نال پکڑکر انول کو رحم سے کھینچنا نہ چاہیئے۔ انول کے بعد اگر تھیلی اندر ہو تو اینٹھ کے اُسکو نکال لینا چاہیئے اور اسکے بعد بھی دس منٹ تک رحم کو دبائے رہین تاکہ منجمد خون وغیرہ رحم سے خارج ہو جائے اور رحم خوب سکڑ جاے۔ رحم کا سکڑنا بہت ضروری ہے اسکے واسطے دبانے سے بہتر کوئی ترکیب نہین۔ اسکی مدد کو لیکوئیڈ اکسٹریکٹ آف ارگٹ[2] ایک ڈرام گرم پانی ایک آونس مین ملاکر پینے کو دین۔ تھیلی کو چلمچی مین لیکر ہرطرف سے دیکھ لینا چاہیئے کہ کوئی حصہ رحم مین تو نہین رہ گیا ہے اگر رہ گیا ہے تو اسوقت اُسکا نکالنا آسان ہے۔ اسکے بعد گرم کاربولک لوشن[3] یا مرن

[1] Tetanus [2] Liquid extract of ergot [3] Carbolic lotion

گرم پانی سے پچکاری کرکے رحم اور دیگر مقام کو دھو دینا چاہیئے۔ ران اور شکم کے نیچے کا حصہ خون سے صاف کرکے خشک کر دینا چاہیئے۔ گیلے کپڑے آہستہ زچہ کے نیچے سے نکال لین اور اُسکی جگہہ پٹی کھسکا دین حتی الامکان زچہ کو ہلانا نہین چاہیئے۔ تولیا یا رومال کی ایک گدی بناکر رحم کے اوپر رکھدین پٹی کو خوب کھینچکر شکم پر لپیٹین اور پن لگادین۔ اسکے بعد مکان سے سب لوگ ہٹ جائین۔ شور و غل بند کر دین اور عورت کو آرام کرنے دین۔ ایک گھنٹہ کے بعد پھر دیکھنا چاہیئے کہ رحم اچھی طرح سکڑ گیا ہے۔ جریان خون نہین ہے۔ سکڑا ہوا رحم گول سخت گیند کیطرح پیڑو مین معلوم ہوتا ہے۔ بعض لوگونکا قول ہے کہ اگر نبض کی حرکت فی منٹ سو سے زیادہ ہو تو جریان خون کا اندیشہ ہے اسلیئے معمول سے زیادہ احتیاط کرنا چاہیئے اگر رات کو نیند نہ آوے اور رحم مین درد معلوم ہو تو ٹنکچر اوپیم[ل] ۱۵ بوند پانی ایک آونس ملاکر پلادین۔

وضع حمل کے بعد احتیاط کا بیان

سب سے زیادہ خوف سیلان خون کا ہوا کرتا ہے اور اسکے واسطے زچہ کا وضع حمل کے بعد جلد اُٹھ بیٹھنا نہایت ہی مضر ہے۔ وضع حمل کے چھہ گھنٹے کے اندر پیشاب ہو جانا چاہیئے اس سے زیادہ دیر ہو تو پیڑو پر سینک دینا چاہیئے اس سے بھی نہو تو سلائی سے پیشاب نکالدینا چاہیئے۔ ولادت کے دوسرے روز اجابت ہونا چاہیئے۔ اگر خود بخود نہ ہو تو تیسرے روز ۲ ڈرام کیسٹر وائل پلادین یا گرم پانی اور صابن کا عمل دین۔

غذا۔ زچہ تندرست ہو تو پہلے ۲ و ۳ روز تک چاء دودہ ملاکر آروروٹ یا ساگودانہ دودہ مین پکاکر دینا چاہیئے۔ حسب رواج گرم چیزین مثلاً گوڑ سونٹھ حلوا وغیرہ دینا اچھا ہے۔ تیسرے روز شوربا دے سکتے ہین۔ چھٹے ساتوین روز سے معمولی غذا۔ مثلاً کھیر۔ کھچڑی۔ دال۔ روٹی۔ گوشت حسب خواہش دینا چاہیئے۔ کئی روز تک بھوک نہ معلوم ہونا اچھی علامت نہین ہے۔ اگر عورت کمزور ہو تو پہلے ہی سے

ل Tincture opium.

شور با اور طاقت ور غذا دیسکتے ہین۔ وضع حمل کے بعد ایک قسم کی رطوبت نکلا کرتی ہے جسکو انگریزی مین لوکیا[۱] کہتے ہین۔ اس رطوبت مین ایک خاص طرح کی بدبو ہوتی ہے۔ اسکی رنگت پہلے سُرخ مثل خون کے ہوتی ہے اسکے بعد کم سرخ زردی یا سبزی مایل ہو جاتی ہے اور اخیر مین صرف گدلا پانی کیطرح ہوتی ہے۔ عموماً ہفتہ عشرہ۔ لیکن بعض وقت ایک مہینے تک یہہ رطوبت جاری رہتی ہے زیادہ عرصہ تک جاری رہنا کمزوری کی علامت ہے۔ جلد بند ہو جانے سے حرارت ہو جاتی ہے اور دودہ بند ہو جانیکا خوف رہتا ہے۔ روزانہ کم سے کم ایک مرتبہ نیمگرم کاربولک[۲] لوشن یا پرمنگنیٹ[۳] آف پوٹاش لوشن کی پچکاری لگانا چاہیئے۔ میلے کپڑے وغیرہ کمرے مین نہ پڑے رہین۔ اکثر بارہ گھنٹے تک دودھ پیدا نہین ہوتا۔ اسکے بعد پستان مین بھاری پن اور تناؤ معلوم ہوتا ہے۔ اور ایک طرح کی سرسراہٹ کی کیفیت معلوم ہوتی ہے۔ اُسوقت کبھی کبھی لرزہ اور بخار آجاتا ہے۔ لیکن دودھ نکلنے کے ساتھ ہی طبیعت درست ہو جاتی ہے۔ بخار کے واسطے فیور مکسچر[۴] یا سٹریٹ آف میگنیشیا[۵] دینا چاہیے۔ پستان کو سینکنا اور میٹھے تیل سے سینہ سے پستان کی طرف آہستہ آہستہ مالش کرنا مفید ہوتا ہے۔ وضع حمل کے بعد بچے کو چھہ[۶] گھنٹے کے اندر دودھ پینے دینا چاہیئے۔ اس سے بچہ اور مان دونون کو فائدہ پہونچتا ہے۔ پہلا دودھ دست آور ہوتا ہے جس سے بچہ کے پیٹ کی کثافت صاف ہو جاتی ہے۔ رحم اور پستان مین عصبی تعلق کیوجہہ دودھ پلانے سے رحم سکڑتا ہے اور یہہ زچہ کے لئے بہت مفید ہے۔

سرِ پستان اگر دبا ہو کہ بچہ کے مُنہ مین نہ آوے تو دودھ کے کھینچنے کی پچکاری بریسٹ پمپ[۶] سے دودھ نکالنا چاہیئے یا زیادہ دنون کے کسی دوسرے بچہ کو جسمین طاقت کھینچنے کی ہو دودھ پلانا چاہیئے اور ہاتھ سے سرِ پستان کو ابھارتے رہنا چاہیئے۔ دودھ پلانے کے پہلے یا پیچھے سرِ پستان کو

[۱] Lochia. [۲] Carbolic lotion. [۳] Permanganate of Potash lotion. [۴] Fever mixture. [۵] Citrate of Magnesia. [۶] Breast pump.

نیم گرم پانی مین نرم کپڑا تر کر کے پونچھ دینا چاہیئے۔ اور دن مین ایک یا دو بار کل پستان کو پانی سے دھونا چاہیئے۔ دودھ پلانے کے بعد جو دودھ سر پستان پر رہ جاتا ہے خشک ہو کر جم جاتا ہے جس سے نپل[1] پر زخم ہو جاتا ہے بلکہ پھوڑا ہو جانیکا اندیشہ رہتا ہے اس سے دودھ پلانے مین تکلیف ہوتی ہے۔ پستان تن جاتا ہے۔ بخار آجاتا ہے۔ اِسکو ملک ابسیس[2] یعنی دودھ کا پھوڑا کہتے ہین۔ اکثر عورتین صفائی کی غفلت سے اِس مرض مین مبتلا ہو جاتی ہین اور بہت تکلیف اُٹھاتی ہین۔ اگر پستان صاف نہ کیا جائے تو اُسپر چپکا ہوا دودھ سڑ کر کھٹا ہو جاتا ہے اور بچہ کے شکم مین جانے سے اُسکو بدہضمی اور دست کی بیماری ہو جاتی ہے۔ مُنھ کی بیماریان مثلاً نناوہ وغیرہ کا اکثر یہی سبب ہوتا ہے۔ بارہ ۱۲ روز تک زچہ کو کسیطرح چارپائی سے اُٹھنا مصلحت نہین ہے اُسکے بعد بڑے تکیہ کے سہارے بیٹھنے اور ایک مہینہ بعد چلنے پھرنے کی اجازت دے سکتے ہین اگر پہلے وضع حمل مین کچھ فتور واقع ہوا ہو اور دوبارہ اوسکا اندیشہ ہو تو عرصہ تک پلنگ سے اُٹھنے کی ممانعت کرنا چاہیئے اگر اُٹھنے پر ذرہ بھی خون جاری ہو تو فوراً بستر پر لیٹ جانا چاہیئے۔

غیر معمولی واقعات متعلق وضع حمل

تینون درجے حمل کے عموماً چھ ۶ سے چوبیس ۲۴ گھنٹے مین ختم ہوتے ہین لیکن بعض وقت اس [illegible] سے دیر یا عجلت ہوتی ہے۔

دیر ہونے کے اسباب۔ پہلے درجہ مین دیر ہونے سے جب تک کہ تھیلی نہ پھٹے کچھ ہرج نہین ہے کیونکہ تھیلی کا پانی بچہ کو صدمہ سے محفوظ رکھتا ہے اور بچہ کے پیدا ہونیکا راستہ آہستہ آہستہ کشادہ ہوتا ہے۔ اس درجہ مین جب بہت ہی دیر ہو جاتی ہے تب درد ٹھہر جاتا ہے اگر راستہ کشادہ ہو کر گردن اور جسم رحم کا ایک ہو گیا ہو اور تھیلی رہی [illegible]

[1] Nipple.   [2] Milk abscess.

تو ناخن سے توڑ دینا چاہئے۔ پانی کے خارج ہوتے ہی درد شروع ہوجائیگا۔ تھیلی کے توڑنے
مین یہ خیال رہے کہ ایک جانب اوپر کی طرف جہانتک اونگلی پہونچ سکے توڑین تاکہ ایکدم
پانی نہ نکلجاے۔ آہستہ آہستہ پانی خارج ہونے سے مقام ڈھیلا ہوتا ہے اور بچہ پر ایکدم دباؤ
نہین پڑتا۔

دوسرے درجہ مین دیر ہونے سے یہ علامات ہوتے ہین۔ نبض تیز جلد گرم و خشک زچہ بیتاب
اور تند مزاج ہوجاتی ہے زبان خشک اور زردی حالت مین سیاہ ہوجاتی ہے۔ متلی و قے
راستہ بچے کے نکلنے کا گرم اور خشک ہوجاتا ہے اور خراب حالت مین آماس کرآتا ہے۔ اگر اس
حالت پر بھی بچہ پیدا نہوا تو یہ سب علامات اور بھی بدتر ہوجاتی ہین۔ قے متواتر ہوتی ہے نبض
معلوم نہین ہوتی۔ ہذیان ہوجاتا ہے اور آخرکار زچہ فوت ہوجاتی ہے۔ اگر رحم ہاتھ سے
ٹٹولا جاے تو سکڑا ہوا اور سخت معلوم ہوگا۔

وجوہ۔ ۱۔ کمزور اور مریض عورت کے رحم کا سکوڑ یعنی درد کافی زور کا نہین ہوتا۔ ۲ ایسی عورتین
جنکے بہت سے بچے پیدا ہوچکے ہون اونمیں درد کمزور ہوتا ہے۔ ۳۔ زیادہ عمر کی عورتین جو پہلے
پہل حاملہ ہوتی ہین۔ ۴۔ مسامات ہونا [illegible] رہنا۔ ۵۔ مثانہ کا بھرا رہنا۔ ۶۔ کھانسی یا پھیپھڑے کی
اور کوئی بیماری۔ پیٹ کی بیماریان مثلاً سول یا استسقا۔ ۷۔ خوف مایوسی اوداسی وغیرہ
۸۔ تھیلی کے پانی کا قبل از وقت خارج ہوجانا۔ ۹۔ رحم کا اپنے مقام پر نہونا یا اوسمین کسیطرف
کو خم ہوجانا۔ ۱۱۔ رحم کا منہ سخت اور تنگ ہونا۔ درد متواتر نہونا۔ ۱۲۔ رحم مین ایک سے زیادہ
بچہ ہونا ۱۳۔ ایک بچہ کے دو سر یا کوئی اور زائد عضو ہونا۔ ۱۴۔ بجاے سر کے کسی دوسرے
عضو مثل ہاتھ یا پاؤن کے پہلے خارج ہونا۔ ۱۵۔ بچہ کا سر یا جسم کا غیر معمولی بڑا ہونا۔ ۱۶ حاملہ
کے پیڑو کی ہڈی یا جوف کا تنگ ہونا۔ بعض وقت ایک یا دونون طرف سے جوف کا قطر
چھوٹا ہوتا ہے یا کوئی ہڈی ٹیڑھی ہوتی ہے اوسوقت بچہ کے نکلنے مین دقت ہوتی ہے۔ ان
سب حالتون مین تجربہ کار ڈاکٹر کو فوراً بلانا بہت ضروری ہے۔ اگر باوجود درد ہونے

سے رحم کا منھ کھلتا ہو تو کلورل ہائڈریٹ ۵۱ اگرین ایک آونس پانی مین ملاکر پلا وین اور آدھ گھنٹہ بعد دوسری خوراک دین بلکہ ضرورت ہو تو تیسری خوراک دین اس سے رحم کا منھ کشادہ ہو جاتا ہے درد باقاعدہ متواتر اور زور کا شروع ہو جاتا ہے اور وضع حمل جلد ختم ہوتا ہے۔

بعض دفعہ ایسا ہوتا ہے کہ درد جلد جلد اور زور سے ہوتا ہے اگر بچہ کے نکلنے کا راستہ ڈھیلا اور پیڑو کی ہڈیان کشادہ ہون تو بچہ فوراً خارج ہو جاتا ہے کبھی ایسا ہوتا ہے کہ صرف ایک ہی دفعہ کے درد سے جنین خارج ہو جاتا ہے۔ ایسا بہت کم ہوتا ہے تاہم اسکا خیال رکھنا چاہیے ایسے واقعہ سے عورت کو بہت ہی کم خوف ہوتا ہے لیکن بچہ کو بد احتیاطی سے زمین یا سخت چیز پر گر پڑنے سے چوٹ لگنے کا اندیشہ ہے۔ درد کی جلد جلد آمد ہو اور راستہ ڈھیلا ہو تو زچہ کو ہدایت کرین کہ او شیشے سے بچنے کرے۔ منھ کھولکر چلاوے رام رام یا اللہ اللہ زور سے کہتے تاکہ سینہ ڈھیلا ہونے سے زور نہ سکے

بچہ کے جسم کا کون حصہ پہلے ظاہر ہوتا ہے۔

بچہ رحم مین سر نیچے اور پاؤن اوپر ہوتا ہے۔ جتنے جوڑ ہین سب سکڑے رہتے ہین تاکہ رحم مین بہت ہی کم جگہ کی ضرورت ہو یعنی ران شکم سے اور پاؤن ران سے بازو سینہ سے اور ہاتھ بازو سے ملا رہتا ہے۔

ا- ۵ ۹ فیصدی وضع حمل مین بچہ کا سر پہلے نکلتا ہے سر جوف پیڑو مین اسطرح گھومتا ہے کہ اوسکے سر کا لمبا قطر ہمیشہ جوف پیڑو کے لمبے قطر مین رہتا ہے۔ شروع مین عموماً پیشانی پیڑو کے داہنے طرف اور پشت سر اوسکے مقابل دوسرے طرف ہوتا ہے اسکے بعد آہستہ آہستہ پیشانی گھوم کر پیڑو کے پیچھے طرف اور پشت سر پیڑو کے سامنے ہو جاتا ہے۔ سر کے اس چکر سے اوسکا لمبا قطر جیون جیون نیچے اوترتا ہے جوف پیڑو کے لمبے قطر مین ہوتا جاتا ہے اور نکلنے مین آسانی ہوتی ہے سر پیدا ہونے کے بعد بچہ فوراً اسطرح گھوم جاتا ہے کہ پشت سر زچہ کے بائین ران کیطرف اور چہرہ داہنے ران کیطرف ہو جاتا ہے۔ اس چکر سے ایک کندھے سے دوسرے کندھے

ا۵ Chloral Hydrate.

تک کا لمبا قطر جوف پیڑو کے لمبے یعنی آگے پیچھے کے قطر مین آجاتا ہے۔ اس قدرتی حرکت مین مدد کی ضرورت نہین ہوتی۔

۲۔ بجاے سر کے نیچے کا دھڑ پہلے ظاہر ہوتا ہے۔ اس حالت مین یا تو ن کشتنہ یا چوتڑ پہلے ظاہر ہوتا ہے۔ ایک یا دونون یا تونون فی سو وضع حمل مین ایک مرتبہ پایا جاتا ہے۔ گھٹنہ بہت ہی کم یعنی تین ہزار وضع حمل مین ایک دفعہ اور چوتڑ دو فیصدی سے کچھ زاید۔ سر کے بل پیدا ہونا اسقدر عام ہے کہ نیچے کے دھڑ سے پیدا ہونے کو اولٹا پیدا ہونا کہتے ہین۔

اولٹا پیدا ہونیکا سبب۔ تہیلی کے پانی کا زیادہ ہونا یا جوف پیڑو کا کسیقدر تنگ ہونا۔ بعضونکا خیال ہے کہ اگر ایک عورت کو بار بار یہ واقعہ ہو تو رحم مین کوئی خاص نقص ہوتا ہے۔ اس حالت سے وضع حمل کے پہلے درجہ مین اکثر دیر ہوا کرتی ہے لیکن دوسرا درجہ جلد ختم ہوتا ہے۔ مان کو کوئی اندیشہ نہین ہوتا لیکن نال کے دبنے کا بہت خوف ہوتا ہے جس سے بچہ دم گھٹ کر مرجاتا ہے کیونکہ منھ اندر رہتا ہے جہان باہر کی ہوا نہین پہونچ سکتی صرف نال ہی پھیپھڑے کا کام دیتا ہے۔ تجربہ سے معلوم ہوا ہے کہ ۱۱ ایسے بچون مین جو نیچے کے دھڑ سے پیدا ہوتے ہین ایک بچہ ضایع ہوجاتا ہے۔

تشخیص۔ شکم ٹٹولنے سے رحم کے اوپر کے حصہ مین بجاے نیچے کے دھڑ کے بچہ کا گول سر مثل گنبد کے معلوم ہوگا۔ اگر اسٹیتس کوپ[ف] سے بچہ کے دل کی حرکت حاملہ کے ناف کے برابر یا اوسکے اوپر سنائی دے تو شبہہ کرنا چاہیے کہ سر اوپر ہے۔ درد شروع ہونے پر اندام نہانی مین پانی کی تہیلی بجاے گول کے دستانہ کی اونگلی کیطرح معلوم ہوتی ہے اور جب تہیلی پھٹتی ہے تو پانی ایکدم نہ نکلتا ہے نہ کہ آہستہ آہستہ جیسا سر کے نکلنے مین ہوتا ہے۔

علاج۔ جب نال دکھائی پڑے تو فوراً اوسکو ٹٹولکر دیکھین کہ شراین کی حرکت ہے کہ نہین۔ اگر حرکت کمزور معلوم ہو یا نہ ہو تو بچہ کے مرنے کا خوف ہے اسواسطے اوسکے جاننے کی

ف Stethoscope.

جلد تدبیر کرین ۔ دردکیوقت دھڑ کو پکڑ کر آہستہ باہر کھینچین ۔ پانون کے اونگلیون کو مان کی پشت کیطرف رکھین تاکہ سر پیدا ہونے مین آسانی ہو۔ اگر بچہ پیدا ہونیکے بعد بھی نال مین حرکت باقی نہو تو بہت جلد نال کاٹکر بچہ کو مان سے علیحدہ کرکے مصنوعی تنفس کا عمل کرنا چاہیے اور اگر حرکت قائم ہو تو نال کاٹنے مین جلدی نہین ہے ۔ جب بچہ روئے حسب دستور نال کاٹین۔

۳۔ قریب ۱۵۰ وضع حمل مین ایک مرتبہ ایسا ہوتا ہے کہ کھوپڑی کے اوپر کا حصّہ پہلے نکلتا ہے اگر کوئی ہوشیار دائی یا ڈاکٹر موجود ہو تو اوسکو درست کرکے سر کے اوپر کا حصّہ نیچے لاسکتا ہے مگر ایسی مدد کی عدم موجودگی مین کچھ چھیڑ چھاڑ نکرنا چاہیے کیونکہ اس سے مان یا بچہ دونون کو چندان خوف نہین ہے ۔ بچہ کا چہرہ البتہ دباؤ کیوجہ بہت ہی بدشکل اور سوجا ہوا معلوم ہوتا ہے اور اگر عورت کو اسکی وجہ تبلا نہ دیجاے تو بہت خوف زدہ ہو جاتی ہے۔

۴۔ ہاتھ ۔ کہنی یا کندھا بعض وقت ظاہر ہوتا ہے ۔ ۲۳۰ وضع حمل مین تخمیناً ایک مرتبہ ایسا واقع ہوتا ہے ۔ اسکو اکثر آڑی پیدایش کہتے ہین ۔

اسباب ۔ بچہ کا چھوٹا ہونا پورے دنونکا نہونا ۔ تھیلی کی رطوبت کا زیادہ ہونا ۔ رحم کا کسیقدر خم ہونا ۔ انول کا رحم کے نیچے کے حصّہ مین ہونا ۔ کوئی بیرونی صدمہ مثلاً گر پڑنا ۔ زمانہ حمل مین تنگ کپڑے پہننا۔

یہ حالت بہت ہی نازک ہے ۔ نومین ایک زچہ فوت ہو جاتی ہے اور قریب نصف تعداد بچونکی ضایع ہوتی ہے ۔

تشخیص ۔ شکم پر ہاتھ پھیرنے سے رحم کی شکل غیر معمولی معلوم ہو گی یعنی ایک پہلو مین جنین کا سرا اور دوسرے مین دھڑ معلوم ہو گا ۔ اگر رحم کا منہ کشادہ ہو تو اندام نہانی مین بجاے گول سر کے لمبی نوکدار شے معلوم ہو گی ۔ بعض وقت دفعتاً ایسی حرکت رحم مین پیدا ہوتی ہے کہ بچہ خود بخود پیدا ہو جاتا ہے ۔ لیکن عموماً ڈاکٹر کے مدد کی ضرورت ہوتی ہے جسمین دیر نکرنا چاہیے ۔

۵۔ بعض وقت بچہ کے کسی عضو کے ظاہر ہونیکے قبل نال پھسلکر آگے نکل آتا ہے ۔

۱۸۰ وضع حمل مین ایک مرتبہ یہہ واقعہ پایا گیا ہے۔ مان کو اس سے کوئی خطرہ نہین ہوتا لیکن بچہ کو بہت اندیشہ ہوتا ہے۔

اسباب علاوہ سر کے کسی اور عضو کا پیشتر ظاہر ہونا۔ تھیلی کا جلد پھٹنا خصوصًا جب رطوبت زیادہ ہو۔ نال کا معمول سے زیادہ لمبا ہونا۔ انول کا رحم کے نیچے کے حصّہ مین رہنا۔ جوف پیڑو کسیقدر تنگ ہونا۔

تشخیص۔ نال کے ٹٹولنے سے اوسکے رگون کی حرکت مثل نبض کے صاف معلوم ہوگی۔ شکل اینٹھی ہوئی رسی کیطرح ہوتی ہے۔

علاج۔ نال کو دباؤ سے بچانا چاہیے اسکے واسطے زچہ کو نال کے مخالف طرف لیٹاوین یعنی اگر نال داہنے طرف نکلا ہے تو بائین طرف اور بائین طرف نکلا ہے تو داہنے کروٹ لیٹاوین۔ نال کو پیٹ کے سامنے کی طرف آہستہ کھینچین اور زچہ کے سر کے اوپر جب تک درد نہو قائم رکھین۔

فصل سوم

غیر معمولی واقعات حمل

ایک سے زیادہ بچہ کا ایک ساتھ پیدا ہونا۔

تجربہ سے معلوم ہوا ہے کہ ۸۰ حاملہ مین ایک بار ایسا ہوتا ہے کہ دو بچے ایک ساتھ پیدا ہون اور ۶۰۰۰ حاملہ مین ایک دفعہ تین بچے پیدا ہوتے ہین۔ پانچ بچے تک کا ایک ساتھ پیدا ہونا بیان کیا گیا ہے مگر تین سے زیادہ پیدا ہونا ایسا کم واقعہ ہے کہ صرف قصہ کے طور پر کبھی کبھی سنا جاتا ہے اور ابتک اسکا کوئی ٹھیک حساب نہین رکھا گیا۔ جب دو بچے ایک ساتھ پیدا ہوتے ہین تو عمومًا ایک اونمین سے لڑکا اور دوسرا لڑکی ہوتی ہے۔ کمتر دونون لڑکیان ہوتی ہین اور شاذونادر دونون لڑکے ہوتے ہین۔

جب ایک سے زیادہ بچے ایک ساتھ پیدا ہوتے ہین تو وہ اکثر مریض اور کمزور ہوتے ہین اور عموماً ضائع ہو جاتے ہین - اس واقعہ کا سبب یہہ ہے کہ ایک سے زیادہ اووم[لہ] یعنی نطفہ مادر ایک ہی ساتھ حاملہ ہوتا ہے - وضع حمل کے پیشتر رحم مین دو بچونکی موجودگی تشخیص کرنا بہت مشکل ہے ایسی حالت مین رحم مدوّر شکل کا نہین ہوتا - اور کبھی دونون بچون کی بیچ مین ایک غار سا معلوم ہوتا ہے - شکم کے دو مختلف مقامات پر بچون کے دلکی حرکت سنائی دینا ٹھیک علامت دو بچونکے موجودگی کی ہے -

جب رحم مین ایک سے زیادہ بچہ ہوتا ہے تو پہلے بچہ کے پیدائش کے بعد رحم حسب معمول سکڑ کر چھوٹا نہین ہو جاتا - ٹٹو لینے سے دوسرا بچہ معلوم ہوگا - دوسرا بچہ بمقابلہ پہلے کے بہت آسانی سے پیدا ہوتا ہے کیونکہ مقامات ڈھیلے ہوتے ہین - جب دونون بچے پیدا ہو جائین تب نال کاٹنا چاہئے -

رحم سے باہر حمل قرار پانا -

بعض وقت رحم کے باہر اوس نالی مین جو آوری[لے] سے رحم کو گئی ہے یا خاص آوری مین یا شکم کے کسی حصّہ مین نطفہ مادر حاملہ ہوکر قایم ہو جاتا ہے - علامات حمل بدستور ظاہر ہوتے ہین - ایسی حالت جنین اور اوسکے مان دونون کو مہلک ہے اسکی تشخیص و علاج کا ذکر ایسی عام فہم کتاب مین نہین ہو سکتا -

بدشکل بچونکا پیدا ہونا -

بعض وقت کوئی عضو معمولی تعداد سے زیادہ یا کم ہوتا ہے - مثلاً ہاتھ یا پانون مین بجاے پانچ اونگلیونکے چھ اونگلیان ہوتی ہین کبھی کوئی عضو بالکل غایب ہوتا ہے - مثلاً دماغ نہونا جسکی کئی مثالین ہمارے نظر سے گذری ہین - بعض وقت کسی عضو مین کچھ نقص ہوتا ہے

لہ Ovum. لے Ovary.

مثلاً ہونٹ یا تالو کا پھٹا ہونا۔ اِن واقعات سے وضع حمل مین کوئی دقت نہین ہوتی۔ البتہ
جب کوئی بڑا عضو دو ہوتا ہے یا دو بچے ایک مین جوڑے ہوتے ہین اوسوقت بہت دقت
ہوتی ہے۔ جوڑے ہوے بچونکی اکثر چار قسمین ہوتی ہین۔

۱۔ دو بچے سینہ یا پیٹ سے جوڑے ہوتے ہین۔

۲۔ دو بچے پیٹھ سے جوڑے ہوتے ہین۔

۳۔ دو سر اور سب جسم ایک ہوتا ہے۔

۴۔ سر ایک نیچے کا دھڑ دو ہوتا ہے۔

ان حالتون مین اکثر قدرتی طور پر وضع حمل ہو جاتا ہے کیونکہ ایسے بچے بہت چھوٹے ہوتے
ہین۔

سیلان خون

حاملہ عورتون مین یہ بہت خطرناک واقعہ ہے۔
بغرض سہولیت تشخیص و علاج سیلان خون کو تین قسمون مین تقسیم کرتے ہین۔

۱۔ سیلان خون قبل وضع حمل۔

۲۔ سیلان خون وقت وضع حمل۔

۳۔ سیلان خون بعد وضع حمل۔

۱۔ سیلان خون قبل وضع حمل۔

اسکی دو قسمین ہین۔

۱۔ وہ جو آنول کے غیر معمولی مقام پر قایم ہو جانے سے ہوتا ہے۔ معمولی طور پر آنول
رحم کے اوپر کے حصّہ مین جسکو فنڈس یعنی جسم رحم کہتے ہین ہوتا ہے۔ مگر بعض وقت رحم
Fundus.

کے اندرونی دہن پر ہوتا ہے اور اسکو پلاسنٹا پریویا[۱] کہتے ہین - اس مین سیلان خون کا بہت اندیشہ ہوتا ہے -

علامات - سیلان خون اکثر حمل کے چھٹے یا سات مہینے بعد شروع ہوتا ہے - خون دفعتاً بلا کسی سبب جاری ہوجاتا ہے اور کچھ عرصہ بعد خود بخود بند ہوجاتا ہے - بار بار اسیطرح خون جاری اور بند ہونے سے شبہہ کرنا چاہیے کہ انول اپنے معمولی جگہہ پر نہین ہے - ایسی حالتمین اکثر اسقاط ہوجاتا ہے - یا خون ضایع ہونے سے حاملہ کمزور ہوجاتی ہے - اگر اسقاط نہوا تو وضع حمل مین ہر درد کے ساتھ خون کی دھار بند ہوجاتی ہے دہن رحم کشادہ ہے تو امتحان کرنے سے انول ملایم مثل اسپنج محسوس ہوگا -

دوسرے جب انول اپنے اصلی مقام پر ہوتا ہے مگر کسی حادثہ سے اوسکا کچھ حصہ رحم سے علیحدہ ہوجاتا ہے جس سے رگین جو رحم کو انول سے ملاتی ہین پھٹتی ہین اور خون جاری ہوتا ہے

اسباب - گرپڑنا یا رحم پر کوئی صدمہ پہونچنا وغیرہ سخت ورزش مثلاً دوڑنا - گھوڑے یا بہت ہلنے والی سواری پر سفر کرنا - حاملہ کا کمزور یا بیمار ہونا رحم کی کوئی بیماری -

علامات و تشخیص اگر خون باہر نکلتا ہو تو اوسکی رنگت شناخت کے لئے کافی ہے - بعض وقت خون رحم مین جمع ہوتا ہے باہر نہین نکلسکتا ایسی حالتمین یہ علامات پائیجاوینگے -

کسی صدمہ کے بعد رحم کا دفعتاً بڑھجانا - بیچینی - کمزور ملایم اور سریع نبض - تیز اور تھنڈی سانس چہرہ زرد حاملہ کی حالت ردی ہونا - ہاتھ پاؤن سرد ہوجانا وغیرہ

علاج - حاملہ کو سخت بستر پر سرد اور ہوادار مکانمین لیٹے رہنا چاہیے - ہرطرح کی حرکت سے پرہیز کرنا چاہیے - کپڑا سرد پانی مین تر کرکے پیڑو اور اندام نہانی پر رکھین -

کلوروڈائن دس بوند ایک آونس پانی مین ملاکر پلادین اس سے فائدہ نہو تو یہہ نسخہ استعمال کرین -

---

[۱] Placenta Praevia.

گیلک ایسڈ ۵ گرین *Gallic acid.*

ڈائلیوٹ سلفیورک ایسڈ ۱۰ بوند *Dilute Sulpuric acid.*

ٹنکچر اوپیم ۱۰ بوند *Tincture opium.*

پانی ۱-آونس

سب کو ملا کر تین تین گھنٹہ بعد پینے کو دین - یہہ ایک خوراک ہے -

۲-سیلان خون وقت وضع حمل

اگر اول بچہ ہونیکے پیشتر رحم سے علیحدہ ہو جاوے یا رحم بخوبی نہ سکڑے تو خون جاری ہوتا ہے - ایسی صورت مین بچہ کو جلدی جنانا چاہئے - اور رحم کو زور سے دبانا چاہئے کہ جلد سکڑ جاوے -

۳-سیلان خون بعد وضع حمل

یہہ واقعہ بہت ہی خطرناک ہوتا ہے - جب وضع حمل بخیریت انجام ہوا اور ظاہرا سب باتین قابل اطمینان معلوم ہون اسکے بعد سیلان خون ہونا سخت تردد کا باعث ہوتا ہے یہہ واقعہ زیادہ تر اوسوقت ہوتا ہے - جب وضع حمل کے تیسرے درجہ یعنی اخراج اول مین کسی قسم کا نقص ہوتا ہے - اسلئے اس درجہ مین بہت زیادہ احتیاط کرنی چاہئے - رحم کے بخوبی سکڑ جانے سے رگون کا منھ بند ہو جاتا ہے اور سیلان خون کا خوف نہین رہتا - برعکس اسکے اگر ڈھیلا رہتا ہے تو رگون کا منھ کھلا رہتا ہے اور ان سے خون جاری ہونے کا ہر وقت اندیشہ ہے - اگر ایک یا دو روز تک سیلان خون نہوا تو عموماً کوئی خوف نہین ہوتا لیکن بعض وقت کئی ہفتہ بعد دفعتاً خون جاری ہوتا ہے - کبھی لوکیا[ط] معمولی وقت سے

ط *Lochia.*

زیادہ دونون تک جاری رہتا ہے اسکا علاج یہ ہے - آرام کرنا - چلنے پھرنے سے پرہیز

پھٹکری دو ڈرام

پانی ۱۲- آونس

ملاکو پچکاری کرنے سے لوکیا بند ہو جاتا ہے -

اسباب - وضع حمل مین معمولی وقت سے زیادہ دیر ہونے سے زچہ کمزور ہو جاتی ہے اور رحم زور کرتے کرتے تھک جاتا ہے اوسمین سکڑنے کی طاقت باقی نہین رہتی - یہی کیفیت حالت حمل مین رحم کے زیادہ پھیلنے سے ہوتی ہے اور یہ پانی کے زیادتی یا ایک سے زیادہ بچہ کی موجودگی سے ہوتی ہے - بچہ کا معمولی وقت سے بہت کم وقت مین پیدا ہونا جس سے رحم دفعتاً خالی ہو جاتا ہے - ایسی عورتین جو کئی بار بچہ جن چکی ہین خصوصاً جب کمزور ہون سیلان خون کا خوف ہوتا ہے - گرم مکان مین رہنا اور گرم چیزین استعمال کرنا رحم کے سکڑنے مین کسی قسم کا نقص ہونا مثلاً بعض وقت کچھ حصہ سکڑتا ہے اور کچھ ڈھیلا رہتا ہے جس سے رحم کی شکل مثل بالو کے گھڑی کے ہو جاتی ہے - یہ کیفیت اکثر اوسوقت ہوتی ہے جب انول کو جلدی نکالنے کے لئے ہاتھ سے کھینچتے ہین - کچھ حصہ انول کا رحم سے چپکا رہتا جب اور حصہ علحدہ ہو گیا ہو -

اس سبب سے سیلان خون کا ایک بہت دردناک واقعہ ہمارے نظر سے گذرا ہے - ایک امیر کی لڑکی کو صبح وضع حمل شروع ہوا - تیسرے پہر تندرست بچہ پیدا ہوا مگر عرصہ تک انول نہ خارج ہوا اور خون برابر جاری تھا - دائی نے نال پکڑ کر انول کو کئی بار کھینچا مگر خارج نہوا اور سیلان خون زیادہ ہوتا گیا - گرم و نیم گرم پانی کی پچکاری برابر دیتی رہی جس سے خون اور بھی زیادہ نکلا - اور کوئی فائدہ نہوا - اوسی شام کو جب مینے دیکھا تو رحم ڈھیلا اور درد موقوف پایا - عورت نہایت کمزور اور حالت ردی تھی یہ اسکا پہلا وضع حمل تھا - زچہ خانہ خون اور گرم پانی سے بھرا ہوا - سب کپڑے خون

آلودہ - لڑکا اوسکے پاس نال مین لپٹا ہوا پڑا تھا - مین نے نال کاٹکر بچہ علیحدہ کیا - رحم کو زور
سے دبایا اور ہاتھ سے چپکا ہوا انول علیحدہ کیا - رحم سکڑ گیا اور اوسکے سکڑتے ہی سیلان
خون بند ہوگیا مگر عورت کی حالت ایسی ردی ہوگئی تھی کہ ایک گھنٹہ کے اندر وہ فوت ہوگئی
دفعتاً بستر سے اوٹھ بیٹھنا بھی سیلان خون کا سبب ہے -

بعض عورتونکو قدرتی طور پر بہ نسبت معمول کے زیادہ خون خارج ہوتا ہے -

علامات - نبض کمزور اور بعض وقت معلوم نہین ہوتی - غشی اور بیچینی - چہرہ زرد - تشنگی
سانس کا بھرنا - زیادہ ہوا کی خواہش - زچہ چلاتی ہے کہ زور زور پنکھا کرو - بدن سرد پسینہ
سے تر - اگر جریان خون برابر جاری رہے تو آنکھون کے سامنے اندھیرا ہوجاتا ہے - ہاتھون
مین لغزش ہوتی ہے - کل جسم مین تشنج ہوکر فوت ہوجاتی ہے -

علاج - اگر عورت کے پیشتر بچے ہوے ہون اور سیلان خون ہوا ہو تو پہلے ہی سے اوسکے
روک کی تدبیر کرنی چاہیے - جب راستہ کشادہ ہو بچہ بلا کسی روکاوٹ پیدا ہورہا ہو اور
یقین ہو کہ بیس منٹ مین رحم سے خارج ہوجائیگا تو لیکوڈ اکسٹرکٹ آف ارگٹ[ا] - ۳۰ بوند ایک
آونس پانی مین ملاکر پلاوین اور بچہ پیدا ہونے کے بعد ایک ٹکڑا برف کا رحم مین رکھدین -
جبتک انول خارج نہو رحم کو زور سے ہاتھ کی ہتھیلی مین دبائے رہین اور انول کے خارج
ہونے کے بعد بھی جب تک رحم گول اور سخت گیند کیطرح پیڑو مین نہ معلوم ہو ہاتھ آدھ گھنٹہ
تک نہ ہٹاوین - اگر یہ احتیاط کیجاے تو سیلان خون کا خوف نہین رہتا -

بچہ کے پیدا ہونے کے بعد دوسری خوراک لیکوڈ اکسٹرکٹ آف ارگٹ کی پلا دینا چاہئے
عام قاعدہ ہے کہ اگر بچہ پیدا ہونیکے پندرہ منٹ بعد تک نبض سو یا سو سے زیادہ حرکت کرے
تو سیلان خون کا اندیشہ ہے اور جب تک نبض اصلی حالت پر نہو جاے اطمینان نکرنا چاہئے
اور نہ زچہ کو تنہا چھوڑنا چاہئے - اگر یہ تدابیر بے سود ہون اور سیلان خون جاری

[ا] Liquid Extract of Ergot

ہوجاے تو زچہ کو چت ہوا دار مکان مین لٹا دین - کھڑکیان مکان کی کھولدین اور پنکہا کرین تازہ ہوا بہت مفید ہے - ہاتھ سے رحم کو مثل آٹے کے گوندھین مگر ضرورت سے زیادہ زور نہ استعمال کرین پائون کیطرف چار پائی کو اونچا کردین اور سر نیچا رکھین - تکیہ سر کے نیچے سے ہٹالین تاکہ دماغ مین دوران خون قایم رہے لیکوئیڈ اکسٹریکٹ[1] آف ارگٹ آدہ آدہ گھنٹہ بعد تین خوراک تک دین - اگر بہت ردی حالت ہو تو سلفیورک[2] ایتھر ایک ڈرام کی زیر جلد پچکاری کرین -

زچہ بہت کمزور نہو تو پانی کو برف سے خوب ٹھنڈا کر کے رحم مین پچکاری کرین اور برف کا ٹکڑا رحم پر تھوڑی دیر رکھکر اوٹھالین - اسیطرح کئی بار عمل کرین - اگر برف میسر نہو یا عورت اسقدر کمزور ہو کہ سرد پانی برداشت کرنیکی طاقت نہو تو گرم پانی کی پچکاری مفید ہوتی ہے - لیکن پانی کی حرارت ایک سو یا ایک سو دس ڈگری درجہ سے کم نہو - نیم گرم پانی سے بجاے فائدہ کے نقصان ہے -

شانہ اگر پیشاب سے بھرا ہو تو سلائی استعمال کرین -

ان تدبیرون سے فائدہ نہو تو ٹنکچر اسٹیل[3] ایک حصہ پانی چھ حصہ ملا کر پچکاری کرین پچکاری کا منھ رحم کے اندر اوپر کے حصہ مین پہونچانا چاہیے تاکہ کل سطح رحم پر دوا پھیل جاے قبل استعمال پچکاری کے اندام نہانی کو منجمد خون سے صاف کرلینا چاہیے - اسکا لحاظ رہے کہ ہوا پچکاری کے ساتھ رحم مین داخل نہو اسواسطے پچکاری کو دو تین بار باہر چلا کر داخل کرنا چاہیے - اگر ٹنکچر اسٹیل میسر نہو تو خالص سرکہ مین ایک رومال تر کر کے رحم مین رکھکر نچوڑین یا پچکاری استعمال کرین -

خون بند ہونیکے بعد زچہ خانہ کی کھڑکیان بند کردین یا پردے ڈالدین کہ مکان تاریک ہوجاے

---

[1] Liquid Extract of Ergot. [2] Sulphuric Ether.
[3] Tincture Steel.

ایک خوراک ٹنکچر اوپیم[1] ۱۵ بوند پانی ایک آونس مین ملاکر پلا دین اور چپ چاپ آرام کرنے دین۔ دوستون اور عزیزونکو منع کرین کہ زچہ کو فضول گفتگو وغیرہ سے تنگ نکرین۔ غذا دودھ شوربا یا انڈا دودھ مین ملاکر دینا چاہیے۔ ذیل کا نسخہ مفید ہوتا ہے۔

انڈا	ایک عدد	دودھ	ایک پاؤ	برانڈی	ایک ڈرام		

خوب حل کرکے صبح وشام پینے کو دین۔ اگر برانڈی سے پرہیز ہو تو صرف انڈا اور دودھ کافی ہے۔ پورٹ وائن کا استعمال بھی مفید ہے۔ خون بڑھانے کو مرکبات فولاد استعمال کرین۔ معمول سے زیادہ دنون تک چلنے پھرنے سے پرہیز کرنا ضروری ہے۔

فصل چہارم

انتظام بعد وضع حمل

وضع حمل مین چونکہ زچہ کو بڑا صدمہ پہونچتا ہے اسلیے اوسکی حالت بہت نازک اور قابل توجہ ہوتی ہے۔ انگلینڈ مین ۱۲۰ وضع حمل مین ایک عورت ضایع ہوتی ہے۔ ہندوستان مین غالبًا اس سے کہین زیادہ ہلاکت ہوتی ہے مکان مین فاضل آدمی نہ رہین۔ صفائی کا بہت زیادہ خیال رہنا چاہیے کیونکہ رحم کے رگون کے کھلے رہنے سے متعفن مادہ کے جذب ہونے کا بہت خوف ہوتا ہے۔ روزمرہ کاربولک لوشن[2] یا پرمینگنیٹ آف پوٹاس[3] لوشن کی پچکاری کرنا چاہیے۔ دائی کو ہدایت کرین کہ جب تک اپنا ہاتھ کاربولک لوشن مین دھو نہ لے زچہ کے مخصوص مقام کو نہ چھوے۔ لوشن بنانے کی یہ ترکیب ہے کاربولک لوشن۔

---

[1] Tincture opium. [2] Carbolic lotion.
[3] Permanganate of potash [2] Carbolic lotion

کاربولک ایسڈ	ایک آونس	Carbolic acid.
پانی	چالیس آونس	

ملاکر بوتلون مین رکھین۔

پرمنگنیٹ آف پوٹاش لوشن

پرمنگنیٹ آف پوٹاش	۸۰ گرین	Permanganate of potash
پانی	۲۰ آونس	

ملاکر بوتل مین رکھین۔ وقت ضرورت چلمچی مین پانی رکھکر یہہ عرق اسقدر ملاوین کہ پانی کا رنگ گلابی ہوجاے۔ نبض اور تھرمامیٹر سے جسم کی حرارت روزمرہ دونون وقت دیکھنا چاہیے۔ اگر نبض سریع یا حرارت معمول سے زیادہ ہو تو بخار کا اندیشہ ہے۔ دریافت کرنا چاہیے کہ پیشاب بہ آسانی ہوتا ہے یا نہین اگر نہو تو پیڑو اور اندام نہانی کو سینکنا چاہیے اس سے فائدہ نہو تو سلائی سے نکالین۔ اگر قبض ہو تو۔ دوسرے یا تیسرے روز دو ڈرام کسٹر آئل[۱] دینا چاہیے۔ رطوبت لوکیا[۲] کی حالت روزمرہ دریافت کرنا چاہیے۔ اگر عفونت ہو تو پچکاری کے استعمال سے رفع ہوگی دودھ عموماً ۴۸ گھنٹے کے اندر پستان مین پیدا ہوجاتا ہے اوسوقت کسیقدر حرارت ہوتی ہے دودھ خارج ہونے سے حرارت اصلی درجہ پر ہوجاتی ہے۔ عموماً بچہ کو مان ہی کا دودھ پینا چاہیے۔ یہہ صانع مطلق کی دوراندیشی ہے کہ اودھر بچہ پیدا ہوا اور اودھر پستان مادر مین دودھ پیدا ہوا۔ جو مان اپنے بچہ کو دودھ نہین پلاتین وہ قانون قدرت کے خلاف کرتی ہین جسکی اونکو سزا ملتی ہے۔ یہہ بیان ہوچکا کہ ولادت کے بعد بچہ کو دودھ پلانے سے رحم سکڑتا ہے جو زچہ کے تندرستی کے لیے نہایت ہی ضروری ہے۔ پس اگر دودھ نہ پلایا گیا تو اس قدرتی عمل مین نقص پیدا ہوتا ہے جس سے بہت سی خرابیان پیدا ہوتی ہین اور پستان کی بیماری بھی ہوجاتی

---

۱ Castor oil.
۲ Lochia.

ہے - ایام حمل مین جو تبدیلیان پستان مین واقع ہوتی ہین وہ محض دودھ پیدا ہونے کی غرض سے ہین - وضع حمل کے بعد پستان مادر مین دودھ پیدا ہونا ظاہر کرتا ہے کہ وہ بچہ کی غذا ہے اور اوسیکا حق ہے - اوسکو اس حق سے محروم رکھنا سخت گناہ ہے جسکی سزا مان کو ضرور ملتی ہے - نہایت افسوس ہے کہ زمانہ حال مین اکثر امیر عورتین اپنے بچہ کو دودھ پلانا وضعداری کے خلاف سمجھتی ہین - یہ سخت غلطی ہے - بچے جو دوسری عورت یا گاے کا دودھ پیتے ہین وہ بچ بھی گئے تو کمزور ہوتے ہین - یہ کب امید ہوسکتی ہے کہ دوسری عورت دوسرے بچے کو اوسی محبت سے پرورش کریگی جیسے اپنے بچہ کو - کتنا ہی اوسکو تنخواہ دیجیے یا خاطر کیجیے وہ قدرتی محبت کہان سے لائیگی - روپیہ سے کوئی قدرتی محبت نہین خرید سکتا - اکثر امیرون کے یہان چھوٹے قوم کی عورتین دودھ پلانے کو مقرر کیجاتی ہین یہ ظاہر ہے کہ دودھ خون سے پیدا ہوتا ہے اور خون جسم کا ایک جز اعظم ہے - پس دودھ پلانے والی کے عادات چال چلن طرز معاشرت وغیرہ کا اثر بچہ پر پڑتا ہے - شریف و رزیل مین جو فرق ہے سب واقف ہین - جب کل دنیاوی معاملات مین اس فرق کو تسلیم کیا گیا ہے تو کوئی معقول وجہ نہین معلوم ہوتی کہ کیون دونون کے دودھ کی تاثیر مین فرق نہ سمجھا جاے - بچہ کی پرورش دودھ سے ہوتی ہے - جس قسم کا دودھ اوسکو پلایا جائیگا اوسکا اثر اوسکے ہر عضو پر پڑیگا - اور سن بلوغیت مین ویسی ہی اوسکی طبیعت ہوگی - علاوہ اسکے بچہ کو علیحدہ رکھنے اور دوسری عورت کا دودھ پلانے سے والدین اور اولاد مین وہ محبت قایم نہین رہتی جیسی کہ ہونی چاہیے - جس پہلو سے غور کیا جاتا ہے مان کو اپنے بچہ کو دودھ نہ پلانا ہر طرح معیوب ہے - البتہ خاص حالتون مین بدرجہ مجبوری مان کا دودھ بچہ کو نہین پلا سکتے مثلاً جب وہ بہت کمزور یا کسی بیماری مین مبتلا ہو یا بچہ کے پرورش کے لیے کافی دودھ نہو -

اون حالتون مین جب باقاعدہ پلانا چھوڑنا مناسب نہ سمجھین تب پستان مین دودھ بند کرنیکی ضرورت ہوتی ہے کیونکہ تناؤ سے تکلیف ہوتی ہے - دودھ بند کرنیکی یہ تدبیر ہے

پہلے ایک مسہل دین جسکا یہہ نسخہ اچھا ہے۔

سلفیٹ آف میگنیشیا ایک آونس Sulphate of Magnesia

پانی ۳ آونس

دونون کو ملاکر ایک آونس آدھ آدھ گھنٹہ بعد پینے کو دین اسکے بعد۔

پوٹاسیم آیوڈائڈ ۲۰ گرین Potassiam Iodide.

پانی ایک آونس

ملاکر دو یا تین دفعہ دنمین پینے کو دین۔

اکسٹریکٹ بلاڈانا ایک ڈرام Extract Belladonna

گلیسرین ایک آونس Glycerine.

ملاکر پستان پر ضماد کرین۔

دودھ بڑھانے کی یہہ تدبیر ہے۔

غذا عمدہ ہو۔ دودھ بکثرت پینا چاہئے۔ بعضونکا خیال ہے کہ مچھلی کھانا مفید ہے۔ انڈکے پتی پیس کر بطور پولٹس پستان پر باندھنا مفید ہے۔ یہہ ذکر ہوچکا کہ سرپستان بعض وقت اسقدر چھوٹا ہوتا ہے کہ بچہ ہونٹھون سے پکڑ نہین سکتا۔

ہاتھ سے آہستہ آہستہ کھینچنے سے سرپستان دراز ہوسکتا ہے کبھی اسمین شقاق یا خراش ہونے سے دودھ پلانے مین درد ہوتا ہے۔ یہہ اکثر صاف نہ رکھنے سے ہوتا ہے۔ ہر دفعہ دودھ پلانے کے بعد گرم پانی سے دھوکر خشک کردینے سے یہہ شکایت نہین ہوتی۔ اگر خراش یا شقاق ہو تو مرہم ذیل کا استعمال کرین۔

اوکسائیڈ آف زنک ایک ڈرام Oxide of zinc.

مرہم سادہ یا ویسلین ایک آونس Vaseline

ملاکر استعمال کرین۔

دودھ پلاتے وقت نپل شیلڈ[۱] استعمال کرین۔ اگر زیادہ تکلیف ہو تو جب تک زخم خشک نہو دودھ پلانا بند کردین۔ اور بریسٹ پمپ[۲] سے دودھ نکالدیا کرین۔

فصل پنجم

وضع حمل کے بعد کی بیماریان

پستان کا پھوڑا۔ جب دودھ پلانے کے زمانہ مین پستان مین پھوڑا ہو جاتا ہے تو اوسکو دودھ کا پھوڑا کہتے ہین۔ یہ بہت خطرناک پھوڑا ہوتا ہے اگر غفلت کیجاے تو عضو بالکل بیکار ہو جاتا ہے اکثر خفیف خراش یا انشقاق سے پھوڑا ہو جاتا ہے۔ بعض وقت چوٹ لگنے سے ہوتا ہے اور شاذ و نادر صرف سرد ہوا کے اثر سے ہو جاتا ہے۔

علامات۔ ابتدا مین بخار ہوتا ہے۔ نبض تیز۔ بدن گرم و خشک۔ جب سواد پڑ جاتا ہے تو لرزہ بھی آتا ہے۔

پستان مین سوزش اور آماس ہوتا ہے۔ ہاتھ لگانے یا چھونے سے درد معلوم ہوتا ہے۔ جب پھوڑا اوپر کو پہونچ جاتا ہے تو اوسکے اوپر کی جلد سرخ اور چمکدار ہو جاتی ہے اور ٹٹولنے سے رطوبت معلوم ہوتی ہے۔ اگر پھوڑا خود بخود ٹوٹ جاتا ہے تو اکثر ناسور ہو جاتا ہے اور مدت تک سواد جاری رہنے سے کل پستان گلکر بیکار ہو جاتا ہے۔ بعض وقت کئی سوراخ ہو جاتے ہین جن سے سواد جاری رہتا ہے۔

علاج۔ دودھ پلانا بند کر دینا چاہئے۔ پستان پر کپڑا برف ملے ہوے پانی مین تر کرکے رکھین ایک ہلکا مسہل دین اور پستان کو پٹی سے اوچکا رکھین۔

اکسٹریکٹ بلاڈانا Extract Belladonna ایک ڈرام

---

[۱] Nipple shield. [۲] Breast pump.

گلیسرین ایک ڈرام Glycerine.

ملاکر ضماد کرین - اگر اس سے فائدہ نہو تو السی یا نیم کی پولٹس باندھین او - جب پک جاے تو شگاف دین - شگاف مین دیر نکرنا چاہیے -

مرگی

یہہ بیماری اصل مرگی نہین ہے لیکن اوسیطرح کا دورہ ہوتا ہے یعنی جسم مین تشنج ہو کر زچہ بیہوش ہو جاتی ہے اسلئے اس مقام پر لفظ مرگی استعمال کیا گیا - یہہ بیماری زمانہ حمل مین وضع حمل کیوقت یا اوسکے بعد ہوتی ہے -

اسباب - مادہ کثیف خون مین جذب ہونے سے یہہ بیماری ہوتی ہے اور قارورہ مین عموماً البیومین یعنی بیضہ کی سفیدی کیطرح ایک شے پائی جاتی ہے -

علامات - سر مین چکر معلوم ہوتا ہے کبھی درد ہوتا ہے - نظر کے سامنے سیاہ دھبے معلوم ہوتے ہین یا تاریکی ہو جاتی ہے عقل گندا اور طبیعت سست ہوتی ہے - چہرہ اور اوپر کے دھڑ مین سوجن ہوتی ہے - اسکا دورہ اکثر دفعتاً ہوتا ہے اول کل جسم سخت ہو جاتا ہے بعد اوسکے مرگی کیطرح ہاتھ پاؤن اور چہرہ مین حرکت ہوتی ہے - آنکھ کی پتلیان اوپر چڑھ جاتی ہین - منھ کے گوشے کھنچ جاتے ہین - زبان باہر نکل آتی ہے - اور بعض وقت دانتون سے زخمی ہو جاتی ہے - چہرہ کی رگین نیلی پڑ جاتی ہین - منھ سے جھاگ نکلتی ہے - صورت ایسی تبدیل ہو جاتی ہے کہ مریضہ کا پہچاننا مشکل ہوتا ہے - کبھی پیشاب پائخانہ خطا ہو جاتا ہے - مریضہ بالکل بیہوش ہو جاتی ہے اور تین چار منٹ بعد جب ہوش آتا ہے تو یہہ واقعہ یاد نہین رہتا - دن مین تین چار سے لیکر پچاس یا ساٹھ مرتبہ دورہ ہوتا ہے - اگر دورہ بہت سخت ہو اور دیر تک رہے تو ہلاکت کا خوف ہوتا ہے - ایام حمل مین ہو تو اکثر اسقاط ہو جاتا ہے - وضع حمل کیوقت

Albumen. ۱

ہونے سے درد مین کمی نہین ہوتی بلکہ اور زیادہ زور سے درد ہوتا ہے کیونکہ رحم بھی اور عضلات کیطرح زور سے سکڑتا ہے اور اکثر بچہ دفعتاً نکل پڑتا ہے -

علاج - جب دماغ مین خون بکثرت - چہرہ سُرخ نبض اوچھلتی ہوئی ہو - گردن کی رگین زور سے حرکت کرتی معلوم ہون مریضہ مضبوط اور تندرست ہو تو فصد کھولنا مفید ہوتا ہے - لیکن یہہ عمل بے شعور تجربہ کار ڈاکٹر نہ کرنا چاہیے - پہلے مسہل سے امعا صاف کرنا لازم ہے - اسکے واسطے

کالومل	۵ گرین	Calomel.
کمپاونڈ جلپ پاوڈر	ایک ڈرام	Compound Jallap powder

ایک تولہ گلقند مین ملا کر کھلائین - مریضہ بیہوش ہو اور دوا نہ کھا سکے تو کاسٹر وائل[1] کا عمل دینا چاہیے کلوروفارم[2] کا سونگھنا مفید ہے لیکن یہہ بلا موجودگی ڈاکٹر خطرناک ہے یہہ نسخہ اکثر مفید پایا گیا ہی

کلورل ہائڈریٹ	۱۵ گرین	Chloral Hydrate
برومائڈ آف پوٹاسیم	۱۵ گرین	Bromide of Potassium.
پانی	ایک آونس	

سب ملا کر تین تین گھنٹہ بعد استعمال کرین -

جنون

بعض عورتین اس بیماری مین مبتلا ہوتی ہین - جنون عموماً وضع حمل مین یا اوسکے بعد ہوا کرتا ہے اگر زمانہ حمل مین ہو تو تیسرے مہینے کے اخیر یا چوتھے مہینے کے شروع مین ہوتا ہے -

اسباب - خاندان مین باپ یا ان کیطرف کے رشتہ دارون مین جنون کا ہونا کمزوری دماغ کی پراگندگی - زیادہ خون جسم سے نکل جانا - وضع حمل کا خوف - کنواری عورتوں مین حاملہ ہونیکی شرم -

[1] Castor oil . [2] Chloroform.

علامات - اسمین حاملہ یا زچہ ازردہ خاطر رہتی ہے - راتکو نیند نہین آتی - بھوت پلید نظر آتے ہین - عزیزون سے نفرت ہوجاتی ہے گفتگو بے جوڑ ہوتی ہے بے چینی ہوتی ہے مریضہ گھبرا کر بھاگتی ہے کھانے سے انکار کرتی ہے خودکشی کی خواہش ہوتی ہے

اگر وضع حمل کے بعد یہہ بیماری شروع ہوتی ہے تو بچہ سے سخت نفرت ہوتی ہے اور بعض وقت عورت اپنا بچہ مار ڈالنے کی کوشش کرتی ہے۔

علاج - کسی نہ کسی طرح غذا دینے کی تدبیر کرین - اگر طاقت قائم رہے تو خود بخود صحت ہوجاتی ہے - زیادہ خوف غذا ملنے سے کمزوری کا ہوتا ہے - بعض وقت زبردستی غذا دینے کی ضرورت ہوتی ہے - امعا کو مسہل یا عمل سے صاف کرین - نیند آور دوائین استعمال کرین - کلورل ہائڈریٹ ۱۵ گرین Chloral Hydrate.

برومائڈ آف پوٹاسیم ۱۵ گرین Bromide of Potassium.

پانی ایک آونس - ملا کر پینے کو دین۔

بخار

یہہ بخار زچہ کو متعفن مادہ کے خون مین جذب ہونے سے ہوتا ہے وضع حمل کے بعد رحم کا اندرونی سطح مثل تازہ زخم کے ہوتا ہے اور رگین کھلی رہتی ہین جس سے بدبودار زہریلا مادہ جذب ہوکر دوران خون کے ساتھ تمام جسم مین سرایت کرجاتا ہے - یہی بخار کا باعث ہے بدبودار زہریلی چیز دو طرح پر پیدا ہوتی ہے - ایک خود رحم مین پیدا ہوتی ہے مثلاً اگر آنول کا کچھ حصہ یا منجمد خون رحم کے اندر رہ گیا ہے تو وہ سڑ کر زہر ہوجاتا ہے رطوبت لوکیا[1] کے سڑنے سے بھی ہیئت پیدا ہوتی ہے - دوسرے وہ زہر جو باہر سے داخل ہوتا ہے - مثلاً اگر دائی کا ہاتھ میلا ہے یا کسی ایسے مریض کو اوسنے چھوا ہے جو زخم - چیچک یا اور اسی قسم کی بیماری مین مبتلا ہو - غلیظ مکان اور زچہ خانہ کے اندر نابدان یا پائخانہ کی بدبودار ہوا سمیت پیدا کرتی

[1] Lochia.

ہے۔ اس ملک میں صفائی کی غفلت اور خراب رسمیات کی وجہ اس بیماری سے بہت زیادہ جانیں ضائع ہوتی ہیں۔ اسواسطے زچہ خانہ کی صفائی کی بہت ضرورت ہے۔ مکان نہایت صاف ہوادار۔ پاخانہ اور نابدان سے دور ہونا چاہیے۔ ہاتھ یا جو چیز زچہ کے چھونے کو ہو پہلے صابن وگرم پانی سے دھوکر پھر کاربولک لوشن[1] سے خوب دھونا چاہیے۔

علامات وضع حمل کے دو یا تین دن بعد علامات ظاہر ہوتے ہیں۔ ابتدا میں لرزہ اور بخار ہوتا ہے بعدہ نبض بہت سریع اور کمزور ہوجاتی ہے۔ ۱۲۰ سے ۱۴۰ فی منٹ حرکت ہوتی ہے۔ حرارت ۱۰۳ سے ۱۰۴ درجہ تک ہوتی ہے۔ رحم پر دبانے سے خفیف درد معلوم ہوتا ہے۔ کبھی امعا میں ہوا بھر جانے سے نفخ ہوجاتا ہے۔ آنکھیں پھٹی ہوئی۔ چہرہ دردناک اور بعض وقت ہذیان ہوتا ہے۔ دست اور قے جاری ہوجاتا ہے۔ دست اسقدر زیادہ ہوتے ہیں کہ روکنا دشوار ہوتا ہے۔ زبان خشک اور سیاہی مائل ہوجاتی ہے۔ سانس جلد جلد آتی ہے اور ایک خاص قسم کی بدبو معلوم ہوتی ہے۔ اکثر پستان میں دودھ بند ہوجاتا ہے۔ اگر صحت نہوئی تو اخیر وقت میں ہاتھ پاؤں سرد اور جسم پسینہ سے تر ہوتا ہے۔ عموماً ایک ہفتہ کے اندر موت ہوتی ہے۔

علاج۔ زچہ کو ہوادار اور صاف مکان میں تبدیل کریں۔ کاربولک[2] یا پرمینگنیٹ آف پوٹاش لوشن کی پچکاری ہگنسن[3] سرنج کے بڑے نل سے دن میں دو بار لگاویں۔

مناسب دوائیں حرارت کم کرنیوالی مفید ہوتی ہیں۔ انمیں سے ٹنکچر اکونائٹ[4] ایک قطرہ ایک آونس پانی میں ملاکر ایک ایک گھنٹہ بعد چھ خوراک تک بہت مفید ہوتا ہے۔ انٹی پائرین[5] ۱۰ گرین تین تین گھنٹہ بعد دیسکتے ہیں یا اوسیطرح کونین[6]۔ ۱۰ گرین خوراک میں دینا چاہیے۔

---

[1] Carbolic lotion. [2] Carbolic lotion & Permunganate of Potash lotion. [3] Higgenson's syringe. [4] Tincture Aconite. [5] Antipyrine [6] Quinine.

کلوریٹ آف پوٹاش	۱۰ گرین	Chlorate of Potash.
ڈائلیوٹ ہائڈروکلورک ایسڈ	۱۰ منم	Delute Hydrochloric acid.
پانی "	ایک آونس	

ملاکر دن میں تین بار دین۔

محرک دوائین بہت ضروری ہین برانڈی[1] یا ہوسکی اگر یہہ برداشت نہو تو پورٹ[2] وائن دینا چاہیے مگر یہہ دوائین صرف ڈاکٹر کی صلاح و نگرانی مین دینا چاہیے۔ پیٹ کو سینکنا مفید ہے۔ فلالین آگ سے گرم کرکے اوسپر چند قطرے روغن تارپین چھڑک کر پیٹ پر رکھین۔ دوسرا ٹکڑا فلالین کا تیار رکھین کہ پہلا سرد ہونے پر دوسرا پیٹ پر رکھدیا جاسے۔ جب اسہال مین بہت ہوا ہوتی ہے تو روغن تارپین کا عمل دینا مفید ہوتا ہے۔ ایک پائنٹ گرم پانی مین چار ڈرام تارپین استعمال کرنا چاہیے۔

فلگمیشیا[3] ڈولنس جسکو وایٹ لیگ یعنی سفید پانون کہتے ہین

وضع حمل کے بعد بذریعہ رحم خون مین کثافت جذب ہونے سے خون مختلف مقامات پر رگون مین منجمد ہوجاتا ہے جس سے بہت سی بیماریان ہوتی ہین مگر اس مقام پر صرف اسی بیماری کا ذکر کیا جائیگا کیونکہ اور بیماریان عام فہم نہین ہین۔

اسباب۔ ران کی وریدون مین خون جم جانا جس سے کثیف خون اوپر کو واپس نہین جاسکتا اکثر یہہ بیماری سیلان خون کے بعد ہوتی ہے خصوصًا جب صفائی کی بداحتیاطی سے متعفن مادہ خون مین جذب ہوتا ہے۔

علامات۔ یہہ بیماری وضع حمل کے عمومًا دو ہفتہ بعد شروع ہوتی ہے۔ اکثر بائین پاؤن مین ہوتی ہے لیکن کبھی داہنا پاؤن یا دونون پاؤن مبتلا ہوتے ہین۔ پاؤن مین شدید درد ہوتا ہے کولہے سے درد شروع ہوکر نیچے کو پہیلتا ہے اور کبھی پنڈلی سے اوپر کو جاتا ہے۔ چونکہ گشتہ

[1] Brandy, Whisky. [2] Port wine.
[3] Phlegmasia dolens, white leg.

کے اندر پانون سوج جاتا ہے اور تب درد مین کسیقدر افاقہ معلوم ہوتا ہے تاہم کم و بیش ہر وقت موجود رہتا ہے جس سے بہت بیچینی اور بیخوابی رہتی ہے۔ درد شروع ہونیکے پہلے یا بعد مریضہ کی طبیعت خراب ہوتی ہے۔ لرزہ آتا ہے۔ بخار کے علامات پائے جاتے ہین نبض تیز حرارت ۱۰۲ درجہ تک۔ پیاس کی شدت۔ زبان خشک اور چمکدار۔ قبض کی شکایت ہوتی ہے۔ خاص علامت سوجن ہے جو عموماً زانو کے اوپر سے شروع ہوکر نیچے کو پانون کی انگلیون تک پھیلتی ہے بعض وقت پنڈلی سے شروع ہوکر نیچے اوپر دونو طرف سوجن دوڑتی ہے۔ آماس اسقدر زیادہ ہوتا ہے کہ پانون کا اوٹھانا مشکل ہوتا ہے یہہ آماس اسقدر سخت ہوتا ہے کہ دبانے سے نشان نہین پڑتا۔ پانون سفید اور چمکدار ہوجاتا ہے اسی سے اسکو وہائٹ لیگ[1] یعنی سفید پانون کہتے ہین۔ ٹٹولنے سے وریدین مثل رسّی کے سخت معلوم ہوتی ہین اور درد ہوتا ہے۔ وریدون کے مقامات سُرخ ہوتے ہین۔ اکثر ایک یا دو ہفتہ کے سخت تکلیف کے بعد صحت کے نشانات نمایان ہوتے ہین یعنی بخار کم ہوجاتا ہے۔ دردین تخفیف ہوتی ہے بیچینی جاتی رہتی ہے اور نیند آتی ہے۔ آماس کم ہوچلتا ہے اور آہستہ آہستہ بالکل جاتا رہتا ہے لیکن پانون مین سختی بہت عرصہ تک رہتی ہے۔ اگر قبل کامل صحت کے مریضہ چلتی پھرتی ہے تو مرض لوٹ آتا ہے اور وہی علامات پھر ظاہر ہوتے ہین۔ بعض وقت آماس پک کر پھوڑا ہوجاتا ہے اسکے پھوٹنے سے زخم یا ناسور ہوجاتا ہے۔

علاج۔ پوست کا چھلکا پانی مین اوبال کر اوسمین کپڑا تر کرکے پانون کو سینکنا چاہیے یا السی کی کھلی کی پولٹس گرم گرم باندھنا اور بار بار بدلتے رہنا مفید ہے۔ اگر پولٹس کا بوجھ برداشت نہو تو فلالین پوست کے چھلکے کے اوبلتے ہوے پانی مین تر کرکے پانون پر لپیٹ دین اور اسکے اوپر موم جامہ لپیٹین تاکہ گرمی ونمی عرصہ تک قائم رہے۔ غذا ہلکی اور

[1] White leg.

زود ہضم ہونی چاہیے مثلاً دودھ یا شوربا۔ اگر کمزوری ہو تو پورٹ وائن[1] دین۔ کلوریٹ آف
پوٹاش[2] دس گرین۔ ڈائلیوٹ ہائڈروکلورک ایسڈ[3]۔ ۱۰ منم پانی ایک آونس مین ملاکر دینا مفید ہے
کونین اور ٹنکچر اسٹیل[4] سے بھی فائدہ ہوتا ہے

جب بیماری کی تیزی کم ہوجاے تو لینیمنٹ بلاڈانا[5] کلوروفارم[6] یا آیوڈین[7] آہستہ آہستہ
مالش کرکے روئی پانون کے چارون طرف رکھکر پٹی انگلیون سے لیکر ران کے اوپر تک
اس طرح لپیٹ دینا چاہیے کہ پانون پر ہموار دباؤ پڑے۔

گرم پانی سے جسمین نمک ملا ہو ترارہ کرنا مفید ہے۔ آماس بہت آہستہ آہستہ رفع ہوتا ہے۔
کسی دوا سے ایکدم فائدہ نہین ہوسکتا۔ جلدی نہین کرنا چاہیے اور نہ جلد بستر سے اوٹھنے اور چلنے
پھرنے کی کوشش کرنا چاہیے۔ بعد صحت ممکن ہو تو تبدیل آب وہوا کرین

فصل ششم

حیض کی بیماریان

یہ بیان ہوچکا کہ خون حیض گرم ملکون مین ۱۱ سے ۱۲ سال اور سرد ملکون مین ۱۵ سے ۱۶ سال
کی عمر سے شروع ہوکر ۴۵ یا ۵۰ سال تک جاری رہتا ہے حالت تندرستی مین ہر اٹھائیسوین
دن حیض شروع ہوتا ہے اور تین سے سات دن تک رہتا ہے۔ وہ عورتین بہت ہی خوش
قسمت ہین جنکو کل مدت عمر مین حیض کے متعلق کوئی شکایت نہ ہوئی ہو۔ اجراے خون پر صحت
کا بڑا دار مدار ہوتا ہے۔ حیض کی بیماری عموماً تین قسم کی ہوتی ہین۔

[1] Port wine. [2] Chlorate of Potash. [3] Dilute Hydrochloric acid. [4] Tincture steel [5] Liniment Belladonna. [6] Chloroform. [7] Iodine.

۱۔ امینوریا[1] یعنی احتباس حیض جسمین خون بند ہوجاتا ہے یا کمی کے ساتھ ہوتا ہے۔
۲۔ ڈسمینوریا[2] یعنی وجع الطمث جسمین خون جاری ہونے مین وقت اور درد ہوتا ہے۔
۳۔ مینورہیجیا[3] یعنی کثرت یا سیلان حیض جسمین خون بکثرت جاری ہوتا ہے۔

امینوریا[4] یعنی احتباس حیض

جسمین خون بند ہوجاتا ہے یا کمی کے ساتھ ہوتا ہے۔ واضح ہو کہ ایام حمل مین اور ۴۵ یا پچاس برس کی عمر کے بعد حیض قدرتی طور پر بند ہوجاتا ہے اور یہ بیماری نہین ہے لیکن خون حیض کا اوسوقت بند ہوجانا جب اوسکو جاری رہنا چاہیے امینوریا[5] یا احتباس حیض کہلاتا ہے۔

اسباب۔ ا۔ وہ سب امراض جنسے خون کی ماہیت اور غذائیت مین فرق آتا ہے اس عارضہ کے اسباب ہین۔ اکثر عورتین جو لڑکپن مین تندرست رہتی ہین سن بلوغیت کے پہونچتے ہی انیمیا[6] یا کلوروسس[7] مین مبتلا ہوجاتی ہین۔ انیمیا اوس بیماری کو کہتے ہین جسمین خون کے مقدار مین کمی اور ماہیت مین فرق پڑجاتا ہے۔ مریضہ کمزور اور لاغر ہوجاتی ہے اور جسم کا رنگ پھیکا پڑجاتا ہے۔ یہ بیماری مردونکو بھی ہوتی ہے۔ کلوروسس[8] یہ بیماری صرف عورتونکو ۱۵ سے ۲۵ سال کی عمر مین ہوتی ہے۔ اس مین خون مین کیمیاوی تبدیلی کیوجہ جسم کا رنگ سبز یا زردی مائل ہوجاتا ہے اور مریضہ کمزور ہوجاتی ہے۔

دونون حالتون مین خون حیض ایک یا دو دفعہ خفیف شروع ہو کر مہینون یا برسون بند رہتا ہے یا کبھی کبھی خلاف معمول کسیقدر دکھلائی پڑجاتا ہے۔ منہ کا ذائقہ خراب ہوتا ہے بھوک کی کمی یا کثیف چیزونکے کھانے کی خواہش ہوتی ہے۔ سستی۔ بیخوابی۔ کبھی غشی کا دورہ ہوتا ہے

---

1. Amenorrhoea. 2. Dysmenorrhoea. 3. Menorrhagia. 4. Amenorrhoea. 5. Amenorrhoea. 6. Anoemia. 7. Chlorosis. 8. Chlorosis.

مختلف اعضا مین خصوصاً سینہ کے بائین طرف دل کے نیچے درد ہوتا ہے۔ کبھی فربہی باعث
احتباس حیض ہوتی ہے۔ خراب غذا کے کھانے اور کثیف ہوا مین رہنے سے بھی یہ بیماری
پیدا ہوتی ہے۔
بہت دن تک بخار آنا۔ سِل۔ تپ دق۔ گردہ۔ جگر اور معدہ کی بیماریان۔ خوف۔
رنج و فکر یہ سب اسینورّیا[۱] کے اسباب ہین۔ علاوہ ایام نہونے کے ان بیماریونکی علامتین
پائی جاتی ہین۔
۲۔ اسینورّیا[۲] اعضا مخصوص کے نقائص سے بھی ہوتا ہے شلاً اوریز[۳] یا رحم کا نہونا۔ اونمین
کسی قسم کا نقص یا بیماری ہونا۔ جب اوریز نہین ہوتین تو عورت کی شکل وصورت مین وہ
تبدیلیان جو سن بلوغیت مین ہوتی ہین نہین پائی جاتین لڑکی قد مین بڑھتی ہے لیکن صورت
بمقابلہ عورت کے مرد سے زیادہ مشابہ ہوتی ہے پستان چھوٹے رہجاتے ہین۔ جوف پیڑو تنگ
ہوتا ہے۔ آواز مردونکی طرح سخت ہوتی ہے۔ چہرہ پر کچھ کچھ بال نمایان ہوتے ہین باوجود
ان سب باتون کے صحت اچھی ہوتی ہے۔ جب صرف رحم نہین ہوتا کوئی ظاہرا ایسی
علامت نہین ہوتی جس سے اس نقص کی شناخت ہوسکے۔ صرف امتحان کرنے سے اصلی
کیفیت معلوم ہوسکتی ہے۔ بعض بیماریان شلاً پھوڑا وغیرہ جنسے اوریز[۴] اور رحم خشک ہوجاتے
ہین اسینورّیا[۵] کے اسباب ہین۔
۳۔ بعض وقت گو رحم مین خون حیض پیدا ہوتا ہے لیکن راستہ مین رکاوٹ کیوجہ خارج
نہین ہوسکتا۔ پردہ دختری کا نہ پھٹنا یا اوسمین سوراخ نہونا۔ دہن رحم کا بند ہونا رکاوٹ
کے باعث ہین۔ یہہ نقص عموماً پیدایشی ہوتا ہے مگر رحم کا منہ بعد کو بھی زخم یا آماس سے بند

[۱] *Amenorrhoea.* [۲] *Amenorrhoea.*
[۳] *Ovaries.* [۴] *Ovaries.*
[۵] *Amenorrhoea.*

ہوجاتا ہے مثلاً وضع حمل کے صدمہ سے یا لڑکپن مین کسی اور وجہ سے۔

ایسی حالتمین ایام ماہواری کے علامات وقت مقررہ پر ہوتے ہین لیکن خون خارج نہین ہوتا کمرمین درد پیڑو مین بوجھ معلوم ہوتا ہے۔ زرد رنگ ہوتا جاتا ہے۔ پیٹ بڑھجاتا ہے اور بعض وقت استسقاء یا حمل کا شبہ ہوتا ہے۔ امتحان کرنے سے رحم پیڑو سے اوپر بڑھا ہوا معلوم ہوگا۔ یہہ سوجن بیضاوی شکل کی ملایم لوچدار اور ٹھوکنے سے ٹھوس معلوم ہوتی ہے۔ اگر خون خارج نہو تو رحم بڑھتا جاتا ہے اور آخرکار پھٹ جانیکا خوف ہوتا ہے۔ یا خون اون نالیونمین ہوکر جو رحم کے دونون جانب ہین شکم مین پہونچتا ہے۔ ان دونون حالتون مین پرٹونیم[1] کی جھلی مین سوزش کیوجہ شکم مین شدت کا درد ہوتا ہے اور موت ہوجاتی ہے

تشخیص۔ جب بالغ عورت مین خون حیض بند ہو تو پہلے حمل کا خیال ہونا چاہیے۔ اگر سوائے رحم کے سوجنے کے اور کوئی علامت حمل نہو تو انیمیا[2] اور کلوروسس[3] کی علامات کو دریافت کرین۔ پھیپھڑے دل اور قارورہ کا امتحان کرین۔ ان سے پتہ نہ ملے تو پستان اور پیڑو کے جوف کو ملاحظہ کرین کہ سن بلوغیت مین ان دونوکی جو حالت ہوتی ہے موجود ہے کہ نہین۔ اندام نہانی مین کوئی سبب رکاوٹ کا تو نہین ہے۔ اگر یہہ سب تحقیقات بے سود ہو تو رحم اور اوورنیز[4] کا امتحان کرنا چاہیے۔ مثانہ مین سلائی ڈالین اور ایک اونگلی پاخانہ کے مقام مین ڈالکے نیچے کے حصہ مین داخل کرین۔ اگر یہہ دونون مقامات ملے معلوم ہون اور سلائی اونگلی سے بخوبی محسوس ہو تو رحم موجود نہین ہے۔ اسیطرح دونون طرف دبانے سے اوورنیز[5] کی موجودگی کا حال معلوم ہوسکتا ہے۔

علاج۔ سب سے اعلیٰ علاج سبب کا رفع کرنا ہے کیونکہ جب تک سبب موجود رہیگا کوئی دوا کارگر نہوگی۔ پہلے قسم کی امینوریا[6] مین مقوی دوائین مثلاً کاڈلیور آئل[7] مرکبات فولاد کونین

[1] Peretonium. [2] Anaemia [3] Chlorosis.
[4] Ovaries. [5] Ovaries. [6] Amenorrhoea
[7] Cod liver oil.

اکسٹریکٹ[1] مالٹ وغیرہ کا استعمال کرین۔ مقوی غذا دین۔ چہل قدمی کراین۔ معدہ اور امعا کی شکایت رفع کرین اگر زبان میلی ہو تو ہلکا مسہل اور ادویہ مقوی معدہ دین یہ نسخہ مفید پایا گیا ہے۔

سلفیٹ آف آیرن۔	½ گرین	Sulphate of Iron.
اکسٹریکٹ نکس وامیکا	¼ گرین	Extract nux Vomica.
پل الوز ایٹ مر	½ گرین	Pil Aloes Et myrrh.

سب کو ملا کر ایک گولی بنائین اور ایسی تین گولیان دنمین تین بار کھانا کھانے کے بعد استعمال کرین۔

پرمنگنیٹ[2] آف پوٹاش ایک گرین کی گولی بنا کر دنمین تین بار تین روز قبل ایام حیض دینا مفید ہوتا ہے جب فربہی باعث بیماری ہو خصوصاً صاحب مزاج دموی یا بلغمی ہو تو متواتر مسہل دینا مفید ہوتا ہے۔ سلفیٹ[3] آف میگنشیا ایک آونس۔ پانی تین آونس مین ملا کر پلائین اسکے بعد پل الوز ایٹ مر[4] تین تین گرین کی گولی بنا کر سوتے وقت گرم پانی سے کھلایا کرین۔ اگر ایک گولی سے دست نہ آوے تو دو گولی کھائین۔

پوٹاشیم[5] ایوڈائڈ۔ ۱۰ گرین۔ پانی ایک آونس۔ ملا کر دن مین دو دفعہ دو یا تین روز قبل ایام کے دین۔ مریضہ کو گرم پانی مین مسٹرڈ[6] یعنی رائی پسی ہوئی ملا کر کمر تک بیٹھا دین۔

دوسرا قسم عموماً لا علاج ہوتا ہے۔

تیسرا قسم۔ رکاوٹ کو دور کرنا چاہئے۔ پردہ دختری بند ہو تو سوراخ کرین جس سے خون خارج ہو۔ دہن رحم بند ہو تو کشادہ کرنیکی تدبیر کرین۔ واضح ہو کہ یہ علاج بہت ہی تجربہ کار اور ہوشیار فن قابلہ جاننے والون کے ہاتھ مین دینا چاہئے جاہل اور ناواقف دایون سے بہت نقصان بلکہ جان کا خوف رہتا ہے۔

---

[1] Extract Malt. [2] Permanganate of Potash. [3] Sulphate of Magnesia. [4] Pil Aloes Et myrrh. [5] Potassium Iodide. [6] Mustard.

ڈس مینوریا[1]۔ وجع الطمث

اس بیماری مین اخراج خون کے وقت درد ہوتا ہے۔ بہت کم عورتون مین حیض بلا کسی درد یا تکلیف کے ہوتا ہے۔ عموماً ایام حیض مین کمر اور سر مین درد ہوتا ہے۔ طبیعت گری پڑی ہے سستی ہوتی ہے۔ جب درد مین شدت اور اخراج خون مین قلت ہو تب ڈس مینوریا[2] سمجھنا چاہیے۔

اسباب اور علامات۔ اسکے اسباب پانچ قسم کے ہوتے ہین۔ ۱۔ جو درد اخراج خون مین کسی رکاوٹ کیوجہ سے ہو۔ اکثر یہی سبب درد کا ہوا کرتا ہے بلکہ بعضون کی یہ راے ہے کہ درد صرف اخراج خون کے رکاوٹ سے ہوتا ہے۔ رحم کا اندرونی یا بیرونی منھ بند ہوتا ہے یا رحم کے ٹیڑھا ہونے سے رکاوٹ ہوتی ہے بمقابلہ آگے جھکنے کے پیچھے جھک جانے سے زیادہ رکاوٹ ہوتی ہے باریک سے باریک سوراخ ہو اوس سے بھی معمولی خون حیض خارج ہو جاتا ہے لیکن جب خون کے ساتھ مواد منجمد خون اور رحم کے اندرونی سطح کے چھچھڑے ملے ہون تب اخراج مین دقت ہوتی ہے یہ سبب بہت عام ہے۔ اسمین رحم کے جسم اور گردن مین اجتماع خون اور سوزش ہوتی ہے۔ درد شدت کا ہوتا ہے درد پیڑو سے شروع ہو کر پشت اور رانون کی طرف پھیلتا ہے۔ یہ درد اخراج خون کے کسیقدر پیشتر درمیان یا بعد مین ہوا کرتا ہے اور ایام کے بعد بند ہو جاتا ہے۔ پیڑو پر دبانے سے درد ہوتا ہے۔ اسکے علاوہ قے۔ ہچکی۔ درد سر۔ ہسٹیریا[3] یا غشی کی شکایت ہوتی ہے پیشاب کرنے مین بھی بعض وقت درد معلوم ہوتی ہے۔ مقدار خون کبھی زیادہ لیکن عموماً کم ہوتا ہے۔ ایام کے بعد سفید یا زردی مائل رطوبت نکلا کرتی ہے۔

۲۔ رحم مین اجتماع خون اور سوزش کیوجہ سے اخراج خون کے وقت درد ہوتا ہے۔ اسمین رحم

---

١ Dysmenorrhoea. ٢ Dysmenorrhoea.
٣ Hysteria.

بڑا اور بھاری معلوم ہوتا ہے - یہہ شکایت اکثر اسقاط یا وضع حمل کے بعد ہوتی ہے

۳- عصبی درد - یہہ درد اکثر نوجوان غیر منکوحہ عورتونکو ہوتا ہے - بعض حکما، اس وجہ سے درد کا ہونا تسلیم نہین کرتے اور کہتے ہین کہ کوئی نہ کوئی سبب اخراج خون کا سد راہ ضرور ہوتا ہے جس سے درد ہوتا ہے -

۴- اس قسم مین خون کے ساتھ ایک جھلی کی تھیلی مسلم یا ٹکڑے ہوکر خارج ہوتی ہے - یہہ تھیلی خون ومواد کے رحم کے اندرونی سطح پر جم جانے سے پیدا ہوتی ہے اسلئے رحم کے ہمشکل ہوتی ہے - تینون گوشون پر سوراخ ہوتے ہین - اکثر اطبا، کا خیال ہے کہ اصلی سبب کوئی اور بیماری ہوتی ہے جسکی وجہ سے جھلی بن جاتی ہے - جھلی باہر نکلنے کے پیشتر بہت ہی شدت کا درد مثل درد زہ کے ہوتا ہے - اگر جھلی ٹکڑے ٹکڑے ہوکر خارج ہوتی ہے تو ہر اخراج کے وقت درد ہوتا ہے - اکثر ایام کے دوسرے یا تیسرے روز جھلی خارج ہوتی ہے - خارج ہونے کے ساتھ ہی بہت خون ایکدم نکل پڑتا ہے اور درد موقوف ہوجاتا ہے -

۵- درد اووریز[۱] کیوجہ سے ہوتا ہے - یہہ اصل مین اووریز کی بیماری ہے لیکن زمانہ حیض کے قریب ہوا کرتا ہے اسواسطے یہہ بیماری بھی ڈس مینوریا[۲] مین شامل کرلیگئی - یہہ ذکر ہوچکا کہ اووریز مین بیضہ پیدا ہوتے ہین اور اونکے پھٹنے سے اوم[۳] براہ فلوپین ٹیوب[۴] رحم مین داخل ہوتے ہین - یہہ واقعہ عموماً اجراے خون حیض کے پیشتر کبھی درمیان اور گاہے مابعد ہوتا ہے - تندرستی مین اس سے عموماً درد نہین ہوتا لیکن بعض وقت بیضہ پھٹتے وقت اووریز مین شدت کا درد ہوتا ہے - اکثر بائین اووری درد مین مبتلا ہوتی ہے - خون حیض جاری ہونے کے پیشتر درد ہوتا ہے - قے اور ہسٹیریا[۵] کی شکایت ہوتی ہے شکم مین نفخ ہوتا ہے - امتحان کرنے سے اووری تھوڑی کیطرح سوجی ہوئی معلوم ہوتی ہے دبانے سے سخت درد اور تکلی ہوتی ہے - کچھ دنون بعد رحم سوجی ہوئی

[۱] Ovaries [۲] Dysmenorrhoea
[۳] Ovum. [۴] Fallopian tube [۵] Hasteria.

اووری[1] کے طرف جھک جاتا ہے۔ پیشاب درد کے ساتھ بار بار ہوتا ہے۔ شاذ واہنی اووری مین بھی یہہ شکایت ہوتی ہے۔ اکثر اسقاط کی وجہ یہہ بیماری ہوجایا کرتی ہے اور بے بیاہی عورتون مین اس سبب سے ڈس مینوریا بہت ہوتا ہے۔ زمانہ حیض مین سردی لگ جانے سے بھی یہہ بیماری ہوجاتی ہے۔ رحم کی بیماریان مثلاً رسولی سرطان وغیرہ بھی ڈس مینوریا کے باعث ہین۔

علاج۔ ڈس مینوریا کا علاج بہت دقت طلب ہے اور دیر مین صحت ہوتی ہے۔ تندرستی قائم رکھین معدہ جگر اور امعاء کی حالت درست کرنا چاہیے۔ دورہ کے وقت بستر پر آرام کرین اور دافع درد دوائیان مثلاً افیون۔ مارفیا[2] ۔ کلورل[3] و کلوروفارم[4] کا استعمال کرین۔ بعض وقت گرم پانی مین جسمین پوست کا چھلکا جوش کیا ہو کر نک بیٹھنا مفید ہوتا ہے۔ دورہ کے وقفہ مین پہلے مسہل دین بعد مرکبات فولاد اور عرق سنکھیا استعمال کرائین اور سبب کو رفع کرین۔ اگر رحم مین خم ہو تو درست کرین۔ گردن یا دہن رحم تنگ ہو تو کشادہ کرین۔ اسکی کئی تدبیرین ہین ۱۔ مختلف جسامت کی سلائی سے آہستہ آہستہ جسطرح مرد کے پیشاب کے سوراخ کو کشادہ کرتے ہین۔

۲۔ رحم کے کشادہ کرنیکا آلہ جسکو ڈائلیٹر[5] کہتے ہین داخل کرکے ایکدم سوراخ پھیلا دین۔

۳۔ اسپنج[6] یعنی ابر مردہ کو دبا کر بتیان بنا لیتے ہین جسکو ٹنٹ[7] کہتے ہین۔ ایک بتی گردن رحم مین داخل کرتے ہین اور چھ سے دس گھنٹے تک رہنے دیتے ہین بعدہ نکال لیتے ہین۔ رطوبت جذب ہونے سے بتی پھول کر سوراخ کشادہ کر دیتی ہے۔ اسطرح پر کشادہ کرنے مین نقص یہہ ہے کہ چند روز مین سوراخ پھر بدستور تنگ ہو جاتا ہے اسواسطے شگاف دیتے ہین جسکا ذکر فن قابلہ کے کتابون مین ہے۔

[1] Ovary.
[2] Morphea.
[3] Chloral.
[4] Chloroform.
[5] Djalatori.
[6] Sponge.
[7] Tent.

مینورہجیا[1]۔ کثرت حیض
اور
میٹروریجیا[2]۔ سیلان خون رحم۔

مینورہجیا[1] خون حیض معمولی مقدار سے زیادہ جاری ہونے کو کہتے ہین اور میٹروریجیا ایسے سیلان خون کو کہتے ہین جو ایام حیض کے درمیان مین رحم سے جاری ہو۔ بعض وقت ایک ساتھ دونون بیماریان ہوتی ہین۔ مینورہجیا تنہا بھی ہوتا ہے۔

اسباب۔ سکروی[3]۔ دموی مزاج۔ گردہ کی بیماری جسکو برائیٹس ڈزیز[4] کہتے ہین۔ سل۔ جگر کی بیماری جسکو سروسس آف لیور[5] کہتے ہین۔ بعد وضع حمل رحم کا اچھی طرح نہ سکڑنا۔ رحم کی رسولی یا سرطان۔ رحم کا اپنی جگہہ سے ہٹ جانا۔ انول کا کوئی ٹکڑا رحم مین رہ جانا۔ گردن رحم مین زخم۔ رحم کا اولٹ جانا۔ رحم مین اجتماع خون کا ہونا وغیرہ۔

علاج۔ وقت سیلان خون مریضہ کو چت لیٹے رہنے دین۔ اوٹھنے بیٹھنے چلنے پھرنے سے بالکل پرہیز کرین۔ خون بند کرنیوالی دوائین استعمال کرین۔ ہیزلین[6] ۲۰ یا ۳۰ بوند ایک آونس پانی مین ملاکر تین دفعہ دن مین دین یا ان نسخون سے کوئی نسخہ استعمال کرین۔

گیلک ایسڈ	۵ گرین	Gallic acid.
ڈائلیوٹ سلفیورک ایسڈ	۵ گرین	Dilute Sulphuric acid
پانی	ایک آونس	

ملاکر دن مین چار بار دین۔

لیکوئڈ اکسٹریکٹ آف ارگٹ ۲۰ گرین Liquid Extract of Ergot.

---

[1] Menorrhagia. [2] Metrorrhagia. [3] Scurvy.
[4] Brights Disease. [5] Cirrhosis of Liver.
[6] Hazeline.

پانی　　ایک آونس

ملاکر دنمین تین چار بار پینے کو دین - پیڑو پر برف یا سرد پانی مین کپڑا ترکرکے رکھین - اگر دواؤن سے خون بند نہو تو اندام نہانی مین لینٹ[۱] یا روئی کا پہایا تاگا مین باندھ کر بھر دیتے ہین اور دس بارہ گھنٹہ بعد بدلتے رہتے ہین - اگر یہ تدبیر بھی کارگر نہین ہوتی تو گردن رحم پھیلا کر رحم کے اندرونی سطح پر ٹنکچر آیوڈین[۲] یا ٹنکچر آف اسٹیل[۳] لگاتے ہین جب دورہ ہنو تب سبب سیلان خون دریافت کرکے اوسکا علاج کرین -

لیوکوریا[۴] جریان الرحم یا پر سُوت

تعریف - سفید یا زردی مائل رطوبت عورتون کے اندام نہانی سے خارج ہونا -

اسباب - عموماً یہہ کسی اور بیماری کی علامت ہوتی ہے - وہ بیماریان جن مین رحم کے اندرونی سطح کی لعابدار جھلی مین رطوبت زیادہ پیدا ہوتی ہے اس شکایت کی باعث ہین - بہ لحاظ مقام کے جہان سے رطوبت خارج ہوتی ہے اُسکو پانچ قسمون مین تقسیم کرتے ہین - ٹھیک شناخت اس امر کی کہ کہان سے رطوبت آتی ہے صرف آلہ غرو بین سے ہوسکتی ہے -

۱ - اندام نہانی کے باہر کے حصّہ سے اگر رطوبت خارج ہوتی ہے تو وہ چکدار اور لسدار ہوتی ہے - دونون لب اندام نہانی کے اکثر چپک جایا کرتے ہین - باہر اور کبھی ران کے اوپر کے حصّہ مین رطوبت خشک ہوکر کھرنڈ سی جم جاتی ہے - یہہ شکایت اکثر نوعمری مین ہوتی ہے

۲ - اندام نہانی کے اندر کے حصّہ سے رطوبت جاری ہو تو سفید اور تُرش ہوتی ہے - یہہ شکایت نوجوان عورتونکو شادی کے ابتدائی زمانہ مین ہوا کرتی ہے جس سے مقام مخصوص مین خراش اور کھجلی پیدا ہوتی ہے - زیادہ عمر مین جب حیض قریب بند ہونیکے ہوتا ہے تب بھی رطوبت

---

۱ Lint.　　۲ Tincture Iodine.
۳ Tincture Steel.　　۴ Leucorrhoea.

کی شکایت ہوتی ہے اور اسوقت مین زردی مائل ہوا کرتی ہے۔
۳- جب گردن رحم سے رطوبت نکلتی ہے تو شفاف تازہ انڈے کی سفیدی کیطرح گھاڑی اور لسدار ہوتی ہے۔ اگر خون کی آمیزش ہوتی ہے تو رطوبت سُرخی مائل ہوتی ہے۔ اور بعض وقت پُرانے مریضون مین مواد کے آمیزش سے زردی مائل بھی ہوتی ہے یہہ قسم سب سے زیادہ پائی جاتی ہے اور اکثر اون عورتونکو ہوتی ہے جنکے بچے پیدا ہوچکے ہین۔
۴- رحم کے اندر سے رطوبت آتی ہے تو مثل رطوبت گردن رحم کے شفاف انڈے کی سفیدی کیطرح ہوتی ہے لیکن اوتنی گاڑھی نہین ہوتی بلکہ بعض وقت مثل پانی کے ہوتی ہے۔ اگر بیماری عرصہ کی ہے تو رطوبت گدلی اور زردی مائل ہوجاتی ہے اور کبھی خون کی آمیزش پائی جاتی ہے۔ اس حالت مین کبھی کبھی جریان خون بھی ہوتا ہے۔ یہہ شکایت چاہے جس عمر مین ہوجاے لیکن اکثر باکرہ اور وہ عورتین جنکی نئی شادی ہوئی ہے زیادہ شاکی پائی جاتی ہین یا اون عورتون مین جنکا خون حیض بند ہونے والا ہے یا بند ہوگیا ہے۔
۵- بعض وقت رطوبت فیلوپین[۱] ٹیوب سے خارج ہوتی ہے لیکن اسمین اور دوسرے قسمون مین تمیز کرنا بہت مشکل ہے۔
تشخیص- لیوکوریا[۲] کی تشخیص گنوریا[۳] سے ہوتی چاہے اور یہہ بہت مشکل ہے۔ گنوریا مین سوزش ہوتی ہے اور یہہ سوزش پیشاب کے مقام سے مثانہ اور اوسکے ملحقات تک پہونچ جاتی ہے لیوکوریا محض مقامی مرض ہے لیکن گنوریا سے لیوکوریا ہوجایا کرتا ہے۔
علامات- ابتدا مین حرارت ہوتی ہے بعدہٗ بھوک کی کمی اور کمزوری کی شکایت ہوتی ہے چہرہ زردی مائل پیڑو مین درد اور بوجھ معلوم ہوتا ہے پیشاب کی باربار حاجت ہوتی ہے سُستی اور کاہلی- ہسٹیریا[۴] یا تشنج کی بیماری ہوتی ہے۔ اندام نہانی مین خارش معلوم

---

۱ Fallopian
۲ Leucorrhoea.
۳ Gonorrhoea.
۴ Hysteria.

ہوتی ہے سر اور کمر مین درد ہوتا ہے۔ کسی کام کرنے کو جی نہین چاہتا ایام مین درد ہوتا ہے۔
اس بیماری مین نطفہ قرار نہین پاتا۔

علاج۔ اس بیماری مین عموماً حالت صحت خراب ہوتی ہے اسکو درست کرین۔ مقوی دوائین مثلاً کونین مرکبات فولاد اور عرق سنکھیا استعمال کرین۔ غذا عمدہ ہو۔ ہوا مین ورزش اور سرد پانی سے غسل کرین اور ممکن ہو تو تبدیل آب و ہوا کرین بچونکو بیماری ہو تو کاڈلیور وائل[1] اور ایوڈائیڈ آف آیرن[2] دین اسکے ساتھ مقامی دوا بھی ہونی چاہیے۔ مقام خوب صاف رکھنا چاہیے گرم پانی اور صابن سے اکثر دھویا کرین۔ ہگنسن سرنج[3] سے پرمینگنیٹ آف پوٹاش لوشن کی پچکاری کرین۔ چار گرین ایک آونس پانی مین ملاکر تیار رکھین وقت ضرورت برتن مین نیم گرم پانی رکھین اور اسقدر لوشن ڈالین کہ پانی کا رنگ گلابی ہو جاے۔

سلفیٹ آف کاپر[4] یعنی نیلا توتیا ایک ڈرام پانی ۲۰ آونس ملاکر پچکاری لگا دین۔

سلفیٹ آف زنک	ایک ڈرام	Sulphate of Zinc.
کمپونڈ ٹنکچر آف لیونڈر	۵ ڈرام	Compound Tincture of Lavender.
پانی	۲۰ آونس	

ملاکر پچکاری کرین۔

جب رحم کے جسم یا گردن سے رطوبت آتی ہے تو اون مقامات مین اوزار سے دوا لگانیکی ضرورت ہوتی ہے۔ اسکے واسطے تجربہ کار دائی یا فن قابلہ کے جاننے والے سے مشورہ کرین۔

ہسٹیریا[5]۔ اختناق الرحم

یہ بیماری اکثر نوجوان عورتون کو ہوتی ہے اسکے علامات مختلف ہوتے ہین اور عموماً رحم کی کوئی بیماری پائی جاتی ہے۔

---

[1] Cod liver oil [2] Iodide of Iron.
[3] Higginson's Syringe [4] Sulphate of Copper
[5] Hysteria.

اسباب - عموماً ۱۵ سے ۲۵ برس کی عمر مین یہ بیماری ہوتی ہے یا اوسوقت مین جب خون حیض بند ہونے کا زمانہ آتا ہے ناکتخدا اور بانجھ عورتونکو یہ بیماری زیادہ ہوتی ہے - وہ عورتین جنکی شادی زیادہ عمر مین ہوتی ہے اس مرض مین اکثر مبتلا ہوتی ہین چنانچہ جن مردون کے دو بارہ سہ بارہ شادی ہوتی ہے اونکی عورتین عموماً اس مین مبتلا پائی جاتی ہین - یہ بیماری اکثر موروثی ہوتی ہے - جنکے والدین شراب خواری کے زیادہ عادی ہوتے ہین یا جنکے خاندان مین کسی قسم کا جنون یا دماغی خلل کا مادہ موجود ہوتا ہے اونکو بیشتر یہ عارضہ ہوتا ہے - نازک مزاج اور شہر کے عورتونکو بمقابلہ دیہاتی عورتون کے یہ بیماری زیادہ ہوتی ہے - علاوہ انکے یہ اسباب ہوتے ہین - حیض اووریز[1] اور رحم کی بیماریان - خواہش نفسانی کا پورا نہونا - آزردگی خاطر - تردد - رنج - مایوسی - اولاد پیدا ہونیکی زیادہ خواہش - کمزوری اکثر مردونمین بھی یہ بیماری پائی جاتی ہے اور اسباب ذیل سے کوئی سبب ہوتا ہے -

کمزوری - بیخوابی - خراب غذا لڑکپن کی خراب عادت - والدین کی شرابخواری یا جنون -

علامات - علامات اسقدر مختلف اور بیشمار ہوتے ہین کہ کوئی بیماری نہین ہے جسکی علامت اس بیماری مین نہ پائی جائے کیونکہ بہت سی شکایتین صرف وہم سے پیدا ہوتی ہین -

ابتدا مین مریضہ کمزور زردی مائل ہوتی ہے - سر مین اور بائین پستان کے نیچے درد کی شکایت کرتی ہے - پیڑو کے بائین طرف سے ایک باؤ گولہ اوٹھکر معدہ تک پہونچتا ہے وہان سے حلق کی طرف رجوع ہوتا ہے جس سے دم گھٹنے لگتا ہے - بعض عورتون کو صرف اسیقدر شکایت ہوتی ہے لیکن اکثر کو اسکے بعد دورہ شروع ہوتا ہے - دورہ مین مریضہ دفعتاً زور سے رونے یا ہنسنے لگتی ہے اور بے معنی اور بیہودہ گفتگو کرتی ہے - کبھی ہچکیان لیتی ہے یا ٹھنڈی سانس بھرتی ہے - ہاتھ پاؤن چارونطرف پھینکتی ہے - مٹھی بند ہو جاتی ہے - دانت بیٹھ جاتے ہین - کبھی زور سے کوستی ہے - ہوش و حواس [illegible]

[1] Ovaries.

آجاتا ہے۔ چلاّنا اور ہاتھ پانون پھینکنا گھنٹون جاری رہتا ہے۔ آنکھون کے سامنے اندھیرا آجاتا ہے اور مریضہ تھک کر غشی کی حالت مین خاموش ہو جاتی ہے۔ مگر مرگی کیطرح بالکل بیہوشی نہین ہوتی۔ پیشاب بند ہو جاتا ہے اور جب ہوتا ہے تو بہت زیادہ مقدار مین اور ہلکے رنگ کا ہوتا ہے۔ کبھی باؤگولہ حلق مین پہونچتے ہی مریضہ بیہوش ہوکر گر پڑتی ہے۔ دورہ کے وقفہ مین جسم کے ذرا سا چھونے سے درد تبلاتی ہے اگر مریضہ کی توجہ دوسرے طرف مائل کرین اور اوسی مقام کو زور سے دباوین تو کچھ درد نہین ہوتا۔ جہان اوسطرف خیال ہوا فورًا درد تبلاتی ہے۔ بعض وقت ایسا ہوتا ہے کہ کسی جسم کی حصہ مین سن ہو جاتا ہے۔ کبھی حس وحرکت دونون جاتی رہتی ہے اور فالج کی کیفیت ہوتی ہے۔ گاہے مریضہ بول نہین سکتی پیشاب یا ریاح کیوجہ رسولی سی ظاہر ہوتی ہے۔ اکثر خراب چیزین مثل کوئلہ یا مٹی کھانے کی رغبت ہوتی ہے۔ منہ سے پانی بہت جاتا ہے شکم مین نفخ ہوتا ہے۔ بھوک بشدت ہوتی ہے۔ کبھی ایک ہفتہ تک کچھ غذا نہین کھاتی۔ بعض وقت کھانسی شدت سے آتی ہے مگر حلق اور پھیپھڑے مین کوئی بیماری نہین پائی جاتی۔ چھینک ہچکی یا لمبی سانس آیا کرتی ہے سر مین کھوپڑی کے اوپر یا پشت کیطرف درد ہوتا ہے اور یہ معلوم ہوتا ہے کہ کوئی کیل دماغ مین ٹھوک دیگئی ہے۔

انجام۔ یہ بیماری مہلک نہین ہوتی اکثر صحت ہو جاتی ہے۔ لیکن مریضہ برسون مبتلا رہتی ہے۔

علاج۔ دورہ کے وقت گردن اور سینہ کا کپڑا ڈھیلا کر دینا چاہیے تازہ ہوا بکثرت دین مریضہ کو چارپائی پر لٹاوین اور احتیاط رکھین کہ اپنے کو کوئی صدمہ نہ پہونچا دے۔ امونیا[۱] سونگھاوین یا کاربونیٹ آف امونیا[۲] کا سعوط ناک مین پھونکین۔ کاسٹر آئل[۳] اور روغن تارپین نیم گرم پانی مین ملاکر عمل دین۔ کسی اونچی جگہ مثلاً کرسی پر کھڑے ہوکر سرد پانی مریضہ کے سر اور منہ پر دھار باندھ کر ڈالین اس سے اکثر ہوش آجاتا ہے۔

۱ Ammonia. ۲ Carbonate of Ammonia.
۳ Castor oil.

بشرطیکہ مین صحت کی درستی مین کوشش کرین - سرد پانی سے روزمرہ غسل کرنا اور جسم کو خوب ملنا مفید ہے - تازہ ہوا مین چلنا پھرنا فائدہ کرتا ہے - قبض ہو تو دست آور دوائین استعمال کرین - پل الوز ایٹ مر - ۳ گرین کی گولی بناکر سوتے وقت ایک یا دو گولی حسب ضرورت کھلاوین - حیض کے نقص کو رفع کرین اگر انیمیا ہو تو سٹریٹ آف آیرن وامونیا ۵ گرین پانی ایک آونس مین ملاکر دن مین تین بار پلاوین - بلغمی یا دموی مزاج ہو تو سلفیٹ آف میگنیشیا ایک آونس پانی تین آونس مین ملاکر تین خوراک کرین ایک صبح ایک دوپہر ایک شام کو دین - غذا مین کمی کرین - طبیعت کو کسی کام کیطرف مشغول کرنا اور تبدیل آب ہوا کرنا بہت مفید ہے - سب سے ضروری رحم اور حیض کے نقص کو رفع کرنا ہے - بلا اسکے کسی دوا سے فائدہ ہونا ناممکن ہے اگر زبان بند ہو یا فالج ہو تو بجلی لگاوین - شراب چاء قہوہ تمباکو اور کل گرم چیزین مضر ہین - ہینگ اس مرض مین بہت مفید ہے کھانے مین دیا کرین اور نسخہ استعمال کرین -

ٹنکچر اسافوٹیڈا ۵ بوند ٹنکچر مسک ۱۰ بوند پانی ایک آونس مین ملاکر دن مین تین بار پلاوین - یا یہہ گولی استعمال کرائین - سلفیٹ آف آیرن (ہیراکسیس) ۱- گرین - الوز (مصبر) ۲ گرین - اسافوٹیڈا (ہینگ) ا گرین ملاکر ایک گولی بنا دین - صبح دوپہر اور شام کو کھلاوین -

کوریا

اس مرض مین چہرہ ہاتھ پانون کی عجیب حرکت ہوتی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ مریضہ دوسرونکو ہنسانے کیلئے یہہ اعضاء ہلاتی ہے حالانکہ حرکت اوسکے اختیار مین نہین ہوتی -

---

۱ Pil Aloes et myrrh ۲ Anaemia ۳ Citrate of Iron and Ammonia ۴ Sulphate of Magnesia ۵ Tincture Asafoetida ۶ Tincture musk ۷ Sulphate of Iron ۸ Aloes ۹ Assafoetida

اسباب - اکثر لڑکیونکو ۸ سے ۱۶ برس کی عمر مین خصوصاً جنکے والدین کسی عصبی بیماری مین مبتلا ہون یہہ بیماری ہوتی ہے - بعض وقت چھوٹے لڑکونکو اور کمتر جوانونکو بھی یہہ عارضہ ہوتا ہے - سر پر چوٹ لگنا اور کرم امعا سے کبھی یہہ بیماری ہوتی ہے -

علامات - چہرہ کے چند عضلات مین پھڑک یا ہاتھ پاؤن مین حرکت ہوتی ہے - کبھی ہنسی کی سی کیفیت چہرہ سے معلوم ہوتی ہے - سر کے ہلنے سے اشارہ کرنا معلوم ہوتا ہے - زبان نکالنے کو کہا جائے تو تھوڑے وقفہ کے بعد ایکدم نکالدیتی ہے اور فوراً اندر کھینچ لیتی ہے - کندے اوچکتے ہین - ہاتھ پاؤن مین بے اختیار اور بے مطلب حرکت ہوتی ہے - جب مرض شدید ہوتا ہے تو تمام جسم کے عضلات مین حرکت ہوتی ہے یہانتک کہ جب مریضہ بستر پر لیٹی رہتی ہے تب بھی اعضا ہلا کرتے ہین اور بعض وقت رگڑے سے زخم ہوجاتا ہے -

علاج - اگر کوئی سبب معلوم ہو تو رفع کرین مثلاً کرم امعا ہو تو قاطع کرم دوائین استعمال کرین - مقویات کا استعمال مفید ہوتا ہے - زود ہضم عمدہ غذا دین - موسم اور عمر کے موافق ورزش کرائین اور بچونکو مریضہ سے علحدہ رکھین کیونکہ تندرست بچے پہلے تو مریض کو چڑانیکی غرض سے حرکت کو نقل کرتے ہین پھر خود بھی مبتلا ہو جاتے ہین - سنکھیا اس مرض مین بہت مفید ہے - عرق سنکھیا عمر کے موافق ڈاکٹر کی ہدایت سے دین - سفوف ارگٹ[ا] بھی فائدہ کرتا ہے - ۲ گرین سے ۱۰ گرین تک حسب عمر مریض گرم پانی کے ساتھ دن مین تین بار کھلائین

- رحم کا ٹلنا -

رحم ایسا عضو ہے کہ جسکی جسامت گھٹتی بڑھتی رہتی ہے - باکرہ کا رحم باہر ٹٹولنے سے معلوم تک نہین ہوتا لیکن جب رحم مین بچہ ہوتا ہے تو اسقدر بڑھجاتا ہے کہ پورا بچہ مع انول نالی اور پانی کے اوسمین سماجاتا ہے اسلئے فطرتاً اسکی رباط اور جھلیان جو اسکو ایک جگہہ قائم کئے ہین ایسی ڈھیلی ہین کہ وقت ضرورت رحم کے بڑھنے مین سدراہ نہون اسوجہ سے

ا Ergot.

رحم تھوڑے صدمہ سے ٹیڑھا ہو جاتا ہے۔ کل رحم آگے پیچھے یا اطراف مین جھک جاتا ہے یا کچھ حصہ مین خم ہوتا ہے۔

اسباب۔ وضع حمل مین بداحتیاطی کیوجہ رحم نہ سکڑا تو کل یا جز ایک طرف کو جھک جاتا ہے یا اپنی جگہہ سے ہٹ جاتا ہے۔ اسقاط مین بمقابلہ پورے دنون کے وضع حمل کے زیادہ بے احتیاطی کیجاتی ہے۔ رحم کی سوزش یا اجتماع خون۔ ٹھوکر۔ گر پڑنا۔ تنگ لباس۔ رسولی۔ یہہ سب رحم کے ٹلنے یا ٹیڑھے ہونیکے اسباب ہین۔

علامات۔ پیڑو بیٹھا اور کمر مین درد اور بوجھ معلوم ہوتا ہے جو چلنے پھرنے سے زیادہ ہو جاتا ہے۔ پیشاب کرنے مین وقت اور درد ہوتا ہے حیض مین فتور ہوتا ہے۔

علاج۔ رحم کو ہاتھ یا سلائی سے سیدھا کر کے پسٹری[1] سے اوسکو اپنے مقام پر قائم رکھتے ہین۔

رحم کا نکل پڑنا

رحم بعض وقت اندام نہانی کے باہر نکل پڑتا ہے۔

اسباب۔ وضع حمل یا اسقاط کے بعد جلد اوٹھ بیٹھنا۔ سیون کا پھٹ جانا جس سے نیچے کا سہارا جاتا رہتا ہے۔ ضعیفی مین جب پیڑو کی چربی مثل اور اعضا کے چربی کے جذب ہو جاتی ہے اور رحم معہ اوسکے ملحقات کے ڈھیلا پڑ جاتا ہے۔ ایسی حالت مین کودنے یا زیادہ بوجھ اوٹھانے سے رحم باہر نکل پڑتا ہے۔

علامات۔ نکلا ہوا رحم جسم کے باہر دکھلائی پڑتا ہے۔ اگر زیادہ نکلا نہو تو اندام نہانی کے امتحان سے معلوم ہو سکتا ہے اوسکی سطح ہوا مین کھلی رہنے کیوجہ سخت اور بدرنگ مثل کھال کے ہو جاتی ہے۔ پیڑو کے نیچے بوجھ معلوم ہوتا ہے چلنے مین وقت ہوتی ہے پیشاب درد سے ہوتا ہے۔ نکلے ہوے رحم کے نیچے طرف دہن رحم کا سوراخ

۱ Pessary.

ہوتا ہے جس سے بخوبی شناخت ہوسکتی ہے۔

علاج۔ ہفتہ عشرہ تک مریضہ کو بستر پر لٹیا رکھین جس سے رحم کا اجتماع خون اور بوجھ کم ہوجاے اسکے بعد آہستہ آہستہ اوسکو اپنی جگہہ پر کر دیتے ہین اور پیسری[له] کے ذریعہ قایم رکھتے ہین۔ سیون پر سہارا کے واسطے گدی باندھ دیتے ہین۔

پھٹکری دو ڈرام پانی ۲۰ آونس کی پچکاری لگاوین

مقوی دوا و غذا استعمال کراوین۔

له Pessary.

حصہ سوم

صحت طفلان

فصل اوّل

بچونکی پیدایش اور پرورش کا بیان

پورے دنون کا بچہ عموماً ۲۰ انچہ لمبا اور ½ ۶ پونڈ بھاری ہوتا ہے۔ لڑکے کا قد اور وزن بمقابلہ لڑکی کے کچھ زیادہ ہوتا ہے۔ پیدایش کے وقت بچے کے جسم پر ایک سفید چکنی روغن دار چیز ہوتی ہے۔ تندرست بچہ پیدا ہوتے ہی زور سے روتا ہے اور اس سے سمجھنا چاہئے کہ وہ سانس لے رہا ہے اور اوسکے پھیپڑے تندرست ہین۔ بعض وقت بچہ پیدا ہونے پر نہ سانس لیتا ہے نہ روتا ہے یہہ حالت اکثر اوسوقت ہوتی ہے جب وضع حمل کے دوسرے درجہ مین دیر ہو جس سے بچے کے دماغ پر عرصہ تک دباؤ پڑتا ہے یا نال عرصہ تک دبا رہتا ہے یا قبل پیدایش کے انول دیوار رحم سے علٰحدہ ہو جاے یعنی وہ اسباب جن سے بچے کے دوران خون کا تعلق مان کے دوران خون سے بند ہو جاے۔ یہہ ذکر ہو چکا ہے کہ رحم مین دوران خون ہی جنین کے پھیپڑے کا کام دیتا ہے۔ پس جو اسباب دوران خون کے سدراہ ہوتے ہین وہی جنین کے پھیپڑے مین ہوا نہ پہونچنے کے باعث ہین ایسی حالت مین بچہ اسطرح پیدا ہوتا ہے جیسے اوسکا دم گھٹ گیا ہو یعنی چہرہ سوجا ہوا اور نیلگون ہوتا ہے۔ پیدا ہونے پر اکثر ایک یا دو بار سانس لیکر دم رک جاتی ہے اور رونا سنائی نہین پڑتا اگر دل کی حرکت کچھ

قائم ہے تو کوشش کرنے سے بچہ بچ سکتا ہے اور دل کی حرکت بھی بند ہے تو چہرہ بجائے سُرخ
کے زرد ہوگا - ہاتھ پاؤں ڈھیلے ہونگے گردن ایک طرف کو لٹکی ہوگی - اس حالت مین
بھی زیست کی امید نہین ہوتی تاہم کوشش سے باز نہ آنا چاہیے تدبیر زندہ کرنیکی جب
بچہ کی یہہ صورت ہو تو نال فوراً کاٹ کر اوسکو مان سے علحدہ کرین - منھ مین اونگلی ڈالکر حلق کو
رطوبت سے صاف کرین - اگر چہرہ نہایت ہی نیلگون ہو تو چند قطرہ خون کا نال سے نکالدینا
مفید ہوتا ہے - بعض وقت دو تین ہلکا طمانچہ سینہ پر مارنے سے سانس آنے لگتی ہے اور
نہین تو ہتھیلی پر برانڈی لیکر جلد جلد سینہ اور جسم پر مالش کرین - اگر اس سے بھی فائدہ نہو تو
یہہ ترکیب عمل مین لانا چاہیے - ایک برتن مین گرم اور دوسرے مین ٹھنڈھا پانی رکھین
بچہ کا کندھا اور پاؤن ہاتھ مین لیکر پہلے گرم پھر سرد پانی مین بار بار غوطہ دین - اسیطرح
چند بار عمل کرنے سے سانس چلنے لگتی ہے - اگر یہ تدبیرین کارگر نہون تو مصنوعی طریق
پر سانس چلانے کی کوشش کرین - اسکے کئی طریقے ہین لیکن ذیل کا طریقہ جسکو سلوسٹر صاحب
کے نام سے مشہور کرتے ہین سب سے آسان اور مفید ہے -

بچہ کو چت اسطرح لٹا وین کہ کندھا جسم سے اونچا اور سر نیچا ہو - پاؤن سیدھا کر کے کوئی
شخص پکڑ لے - مصنوعی سانس چلانے والا بچے کے دونون کہنیونکو اپنے دونون ہاتھ سے
پکڑ کر سر کے اوپر لا دے اور پھر نیچے لیجا کر سینہ کے دونون طرف پہلو سے خوب دبائے کہنی سر کے
اوپر لیجانے سے یہ غرض ہے کہ سینہ کشادہ ہو جسطرح سانس اندر جانے مین ہوتا ہے اور پھر سینہ دبانے سے
یہ مطلب ہے کہ سانس باہر نکلے - اسطرح پر ایک منٹ مین اٹھارہ بار کرنا چاہیے اور جب بچہ خوب
سانس نہ لے یہ عمل جاری رکھین - بعض وقت ایک گھنٹہ کے بعد اس ترکیب سے کامیابی ہوتی
ہے دوسری ترکیب یہ ہے کہ بچہ کا دونون پاؤن پکڑ کر سر نیچے کر کے جھلا دین - جب اس سے
بھی فائدہ کی امید نہین ہوتی تو پھیپھڑے مین ہوا داخل کرنیکی تدبیر کیجاتی ہے اور وہ یہ ہے

ل Sylvester.

ایک تپلا ربر کا نل بچہ کے منھ اور حلق مین ہوکر ہوا کی نالی مین چھوٹی اونگلی سے داخل کرین
منھ سے تین انچ اندر نل جانا چاہیے۔ اِسکے بعد سینہ کو دبا دین کہ رطوبت اندر ہو
تو خارج ہو جاے۔ بعدہ نل مین مُنھ سے پھونکین کہ ہوا بچہ کے پھیپڑے کے اندر جاے
پھونکنے کے بعد سینہ کو دبا دین کہ ہوا خارج ہوا اور پھر پھونکین۔ یہ عمل پانچ چھ سکنڈ
بعد کرتے رہین۔ اگر ربر کا نل نہ ملے تو سیدھے بچہ کے منھ پر اپنا مُنھ لگا کے پھونکین اور اوسکی
ناک اونگلی سے دباے رہین کہ اوس راہ سے ہوا نکل نہ جاے پھونکنے کے بعد سینہ کو
ہاتھ سے دبا دین۔ یہ معاملہ زندگی اور موت کا ہے۔ جان بچانے کے واسطے سب عمل
جائز ہے اسواسطے اس تدبیر سے پرہیز نکرنا چاہیے۔ فن قابلہ کی کتابون مین اکثر ایسا ذکر
ہے کہ بچے ظاہرا بالکل مردہ پیدا ہوے مگر ان تدبیرون کو مستقل مزاجی سے دیر تک
یعنی ایک گھنٹہ یا زائد تک جاری رکھنے سے دوبارہ زندگی ہوئی۔ بجلی بھی ایسے موقع
پر سانس قایم کرنے کے واسطے مفید ہے لیکن بوقت ضرورت اسکا موجود ہونا دشوار
ہے۔ جب بچہ خوب روتا ہے تو ان سب ترکیبون کی کوئی ضرورت نہین اوسکو گرم
پانی اور صابن سے غسل دینا اور آہستہ آہستہ چکنی لسدار چیز جسم سے چھوڑانا
چاہیے۔ زیادہ زور سے بدن ملنا نہ چاہیے اگر وہ شے کہین کہین چپکی ہو اور آہستہ
دھونے سے نہ چھوٹے تو رہنے دین خشک ہوکر دوسرے غسل مین آپ نکل جائیگی
غسل کے بعد جسم کو خوب خشک کرکے میٹھا تیل یا روغن زیتون مل دین۔ ناف پر صاف
کپڑا نیم سوختہ تین چار تہہ رکھدین اور اوپر سے فلالین کی پٹی لپیٹ دین۔ کپڑا نیم سوختہ
اسطرح کرتے ہین کہ صاف ملایم کپڑے کی تین چار تہ بطور گدی کے بنا کر لیمپ کی چمنی یا آگ
پر اسطرح رکھتے ہین کہ اوسمین آگ لگ جاے۔ جب تھوڑا سا جل جاتا ہے تو بجھا دیتے ہین
تا وقتیکہ نال سوکھ کے گر نہ جاے اس گدی کو روزمرہ بدلنا چاہیے عموماً ایک ہفتہ مین نال
گر جاتا ہے اور صرف ناف کا نشان باقی رہتا ہے۔ اِسکے بعد صرف معمولی کپڑے کی

چھوٹی گدی بنا کر مقام ناف پر رکھکر پٹی باندہ دیا کرین بعض بچونکی ناف نکل آتی ہے جسمین آنت کا کچھ حصّہ ہوتا ہے دبانے سے آنت اندر چلی جاتی ہے اور شکم مین سوراخ معلوم ہوتا ہے۔ اگر اوپر لکھی ہوئی ہدایت پر عمل کیا جاے تو یہہ شکایت نہین ہوتی۔ بچہ کا لباس والدین کی حیثیت اور رواج کے موافق ہونا چاہیے۔ یہہ خیال رکھنا چاہیے کہ پوشاک گرم ہو کیونکہ بچہ کو سردی سے بہت خوف ہوتا ہے۔ علاوہ اسکے پوشاک ہلکی اور ڈھیلی ہو تاکہ سینہ اور ہاتھ پانون کی حرکت مین ذرا بھی روکاوٹ نہ ہو۔ کپڑا پہنا کر بچہ کو پالنا پر لٹا دین۔ جب زچہ تھوڑا آرام کر لے تو بچہ کو دودہ پینے کی اجازت دین۔ اسوقت تک خالص دودہ پیدا نہین ہوتا بلکہ ایک لسدار زرد رنگ کی رطوبت ہوتی ہے جسکی تاثیر دست آور ہے۔ اسکو کولسٹرم[۱] کہتے ہین۔ یہ گویا قدرتی مسہل ہے۔ بچہ کے امعا مین ایک گاڑھی سیاہ رنگ کی رطوبت جسکو میکونیم[۲] کہتے ہین ہوتی ہے۔ یہہ اس قدرتی مسہل سے صاف ہو جاتی ہے۔ بعض لوگ چند قطرے کیسٹر وائل[۳] اخراج میکونیم کے واسطے پلا دیا کرتے ہین مگر یہہ اچھا طریقہ نہین ہے۔

قدرت نے ماں کے پہلے پہل دودہ مین ایسی تاثیر پیدا کر دی ہے کہ اوسکے پینے سے بلا مدد دوا میکونیم[۴] خودبخود خارج ہو جاتا ہے کہ لسٹرم جانورون مین بھی پیدا ہوتا ہے اسیواسطے گاے بھینس کا دودہ دس بارہ روز تک پینا منع ہے اوسوقت تک خالص دودہ نہین ہوتا اور کولسٹرم[۶] دست آور ہونیکی وجہ صرف اوسکے بچہ کو مفید ہے۔ جب بچہ پورے دنون کا پیدا ہوتا ہی تب اوسکے پرورش کے واسطے پستان مادر مین کافی دودہ پیدا ہو جاتا ہے لیکن جب بچہ پورے دنون کا پیدا نہین ہوتا اوسوقت البتہ دودہ کافی نہین ہوتا ایسی حالت مین دو روز تک ایک حصّہ گاے کا دودہ تین حصّہ پانی ملا کر کسیقدر میٹھا کر کے دینا چاہیے بعد

---

[۱] Colustrum. [۲] Meconium. [۳] Castor oil.
[۴] Meconium. [۵] Meconium. [۶] Colustrum.
[۷] Colustrum.

اوسکے والی کا دودھ یا گاے کا دودھ پانی ملاکر دینا چاہئے۔ نوزاد بچہ کا معدہ دائی یا گاے کا خالص دودھ ہضم نہین کرسکتا۔ دو دن تک جب تک دودھ نہ پیدا ہوے بچے کو دن رات مین صرف دو تین مرتبہ دودھ پلانا چاہئے۔ بار بار پلانے سے مان کو تکلیف ہوتی ہے اور دودھ نہ پانے سے بچہ روتا ہے۔ اس درمیان مین تھوڑا باہر کا دودھ پانی ملاکر دینا چاہئے اکثر تیسرے روز پستان مادر مین دودھ پیدا ہوجاتا ہے۔ اسکا رنگ سفید گاے کے دودھ سے زیادہ رقیق اور زیادہ میٹھا ہوتا ہے اسوقت سے بچہ کو اوسکے مان کا دودھ برابر پینے دینا چاہئے۔ یہہ ہم ایک جگہ ذکر کرچکے ہین کہ مان کو اپنا دودھ اپنے بچہ کو پلانا دونون کو مفید ہے اور جو اس قانون قدرت کی حکم عدولی کرتی ہین وہ سزا پاتی ہین۔ خاص صورتین ہین جب مان اپنے بچہ کو دودھ نہین پلاسکتی مثلاً اگر وہ کمزور یا بیمار ہو یا اس قسم کی بیماری ہو جس سے بچہ کو اوس بیماری مین مبتلا ہوجانے کا خوف ہو مثلاً خون کی بیماریان یا کافی دودھ نہ نکلتا ہو ان حالتون مین دودھ پلانے والی دائی رکھنا چاہئے۔ جب تک دائی ملے جانور کا دودھ نہ دینا چاہئے کیونکہ انسان اور حیوان کے دودھ مین بہت فرق ہے۔ انسان کے لئے انسان اور حیوان کے لئے حیوان کا دودھ بنایا گیا ہے۔ دائی کے پسند کرنے مین امور ذیل کا لحاظ ہونا چاہئے۔

۱۔ تندرست مضبوط اور نوجوان ہو۔ عمر مین ۲۰ یا ۳۵ برس سے کم یا زیادہ نہو۔ اگر اس عمر کی نہ ملے تو حتی الوسع اوسکی عمر لڑکے کی مان کے برابر یا قریب ہو۔

۲۔ عضلات موٹے۔ چہرہ صاف بے داغ و خوش رنگ اور دانت تندرست ہونا صحت کی علامت ہے۔

۳۔ آتشک سوزاک۔ سل وغیرہ کی بیماری سے بری ہو۔

۴۔ پستان ابھرے ہوے اور سخت ہون۔ رگین جلد مین نمایان ہون۔ سرپستان اونچے

ہون اونمین خراش یا شقاق نہو۔ نپل[۱] آہستہ دبانے سے دودھ بہ آسانی پچکاری کیطرح دھار باندہ کر نکلے۔ یہہ نشانات دودھ کے عمدہ ہونیکے ہین۔

۵۔ دائی کو بدمزاج زود رنج اور غصہ ور نہین ہونا چاہیئے ایسے مزاج کا دودھ پر بڑا اثر پڑتا ہے۔

۶۔ دائی کے بچہ سے اوسکے دودھ اور صحت کا بخوبی اندازہ ہوسکتا ہے۔ بچہ تندرست موٹا تازہ ہونا چاہیئے۔ کوئی داغ یا نشان اوسکے جسم پر ایسا نہو جس سے سوروثی بیماری مثل آتشک وغیرہ کا شبہہ ہو۔

بعض دائی یہ چالاکی کرتی ہین کہ پانی بکثرت پیتی ہین اور دودھ عرصہ تک جمع ہونے دیتی ہین جس سے امتحان کے وقت زیادہ دودھ نکلتا ہے گو واقعی دودھ بچہ کی پرورش کے لیئے کافی نہین ہوتا اسواسطے دودھ نکالنے کے دو گھنٹہ بعد پھر دیکھنا چاہیے کہ کسقدر دودھ نکلتا ہے ایک بار مین پانچ چھہ آونس دودھ نکلتا چاہیئے۔

۷۔ شراب تمباکو اور دیگر منشی چیزون کے پینے کی عادی نہو۔

دودھ پلانیکی ہدائتین

شروع مین دو دو گھنٹہ بعد بچہ کو دودھ پلانا چاہیئے۔ جب بچہ ایک مہینہ کا ہوجاے تب تین گھنٹہ بعد دودھ دینا چاہیئے۔ اور ڈیڑھ یا دو مہینہ مین چار چار گھنٹہ بعد۔ باری باری دونون پستان سے دودھ پلانا چاہیئے۔ ایک بار مین قریب چار آونس کے دودھ بچے کے معدہ مین پہونچنا چاہیئے۔ جہانتک ممکن ہو ٹھیک وقت پر دودھ پلانیکی عادت ڈالین۔ اکثر عورتونکی عادت ہوتی ہے کہ جب بچہ روتا ہے اوسیوقت دودھ

[۱] Nipple.

پلا دیتی ہین۔ بار بار دودھ پلانے سے بچہ کو بدہضمی ہو جاتی ہے جس سے دودھ ڈالتا ہے
یا پیچش تو پیچ و دست کی بیماری ہوتی ہے اور عورت بھی کمزور ہو جاتی ہے۔ راتکو مان اپنے سونے
کے قبل بچہ کو جگا کر دودھ پلا دے اور پھر صبح کو پلا وے۔ درمیان مین چھ سات گھنٹہ آرام
کو چاہیے ورنہ مان کی صحت خراب ہونے کا اندیشہ ہے۔ بچہ کو مان یا دائی کے ساتھ نہین
لیٹانا چاہیے۔ اس مین دو نقص ہے ایک تو بار بار دودھ پینے کی عادت پڑتی ہے جو بچہ
اور عورت دونون کو مضر ہے دوسرے بہت سے واقعات ایسے ہوے ہین کہ بچہ دب
کر ضایع ہو گیا ہے منھ اور ناک دب جانے سے دم رُک جاتا ہے بچہ کو اتنی طاقت نہین کہ
کروٹ لے یا اور کسیطرح اپنے خطرہ سے عورت کو آگاہ کر سکے۔ عورت کی نیند بار بار جگنے سے
بہت گہری ہوتی ہے اوسکو خبر ہی نہین ہوتی کہ کیا ہوا ہے۔ صبح کو بچہ مردہ ملتا ہے۔ اسلئے بچہ
کو علیحدہ پالنا پر لٹیانا چاہیے۔ دودھ پلانیوالی کو بچہ کی مان ہو یا دائی کھانا خوشگوار زود ہضم
اور سادہ جسمین غذائیت زیادہ ہو دینا چاہیے۔ گرم مصالحہ۔ سرکہ۔ شراب اور زیادہ
گوشت کے استعمال سے پرہیز کرنا چاہیے۔ دو یا تین دفعہ کھانا کافی ہے۔ دودھ روٹی
مکھن عمدہ غذا ہے دودھ پلانیوالی کو ہوا مین خفیف ورزش اعتدال کے ساتھ مفید ہے
جب بچہ خوب سویا کرے اور ہفتہ بہ ہفتہ وزن مین بڑھتا جاے تو سمجھنا چاہیے کہ پرورش اچھی
طرح ہو رہی ہے۔ لیکن رویا کرے پیٹ مین نفخ ہو۔ سونے مین چونک پڑے۔
بے چین معلوم ہو۔ دودھ ڈالے۔ دست آوین۔ وزن نہ بڑھے تو دودھ موافق
نہین ہے اِن حالتون مین دوسری دائی تلاش کرین یا گاے کا دودھ استعمال کرین اگر
گاے کا دودھ موافق نہو تو جما ہوا دودھ جو بند ٹن مین دوکانون پر ملتا ہے استعمال
کرین۔ طریق استعمال ٹن پر لکھا رہتا ہے۔
جب لڑکے کے دانت نکلنا شروع ہو تب دودھ چھوڑانے کی تدبیر کرنا چاہیے دودھ
ہمیشہ آہستہ آہستہ چھوڑانا چاہیے اور جب تک چھ سات دانت نہ نکل آوین بالکل

دودھ نہ بند کرنا چاہئے۔ کثرت رائے یہہ ہے کہ سال بھر کے بعد دودھ چھوڑا دینا چاہئے۔
اسکے بعد ماں کا دودھ خراب ہوتا ہے بجائے فائدہ کے نقصان کرتا ہے۔ اِس
ملک مین رسم ہے کہ دو تین برس تک دودھ پلاتی ہین بلکہ جب تک دوسرے بچے
کی امید قائم نہو جاے دودھ پلانا بند نہین کرتین۔ یہہ بچہ اور اوسکی ماں دونون کو
واسطے مضر ہے۔ زمانہ دودھ پلانے مین اگر حمل رہ جاے تو دودھ پلانا فوراً بند
کر دینا چاہئے یا حیض جاری ہو جاے تو دودھ نہ پلانا چاہئے۔ اکثر چھ سات مہینہ مین
دانت نکلنا شروع ہوتے ہین جب دانت نکل آوین تو غلہ کا استعمال شروع کرنا چاہئے
پہلے دن مین ایک مرتبہ بعدہ دو مرتبہ اور دودھ پلانا اوسی حساب سے کم کرتے جائین تاہم
لڑکے کے چھ برس کی عمر تک زیادہ غذا دودھ ہی ہونی چاہئے۔ غذا بچے کے لئے
سابو دانہ باریک پسا ہوا۔ آراروٹ۔ گیہون کا آٹا۔ سوجی پانی مین لئی کیطرح خوب
پکاکر دودھ ملاکر دینا چاہئے۔ بسکٹ شوربا یا دودھ مین بھگو کر دین غذا رقیق یا نیم رقیق
ہونی چاہئے۔ بہت سی بنی ہوئی غذائین ٹن مین بند بچون کے لئے بکتی ہین۔ اونمین سے۔
سلینس[۱] فوڈ لے بگیس[۲] فوڈ۔ بینجرس[۳] فوڈ مفید ہین۔ جب نو یا دس مہینہ کا ہو تو روٹی دودھ
یا شوربا مین بھگو کر یا خالی یخنی دے سکتے ہین۔ لیکن شروع مین چوبیس[۲۴] گھنٹہ مین صرف ایکمرتبہ
سے زیادہ نہین لوف جسکو پاؤ روٹی یا ڈبل روٹی کہتے ہین اوسکا گودا یعنی ملائم
حصہ پانی مین بھگو دین کچھ دیر بعد پانی پھینک دین دوسرا تازہ پانی ملاکر آگ پر پکا دین
تھوڑے عرصہ بعد آگ سے اوتارین اور روٹی دباکے پانی نچوڑ کر پھینکدین۔ روٹی
ٹھنڈی ہونے کے بعد دودھ مین ملاکر شکر سے میٹھا کرکے بچہ کو کھلا دین۔ اگر پاؤ روٹی
میسر نہو یا اوسکے استعمال مین اعتراض ہو تو معمولی چپاتی استعمال کر سکتے ہین۔ گاجر

۱؎ Mellin's Food. ۲؎ Liebig's Food.
۳؎ Benger's Food.

قریب ایک آونس کے باریک کچل ڈالین اور ایک ایسے برتن مین بارہ گھنٹہ رکھین
جسمین دو پیالے پانی کے آجاوین۔ اِسکے بعد بہت حصہ پانی کا گرا دین کہ سیل وغیرہ
نکل جاوے۔ باقی حصہ کو نچوڑ کر عرق محفوظ رکھین۔ بسکٹ آرا روٹ یا روٹی کے ٹکڑے
اِس عرق مین ملکر نرم آگ پر رکھین اور کچھ دیر پکنے دین بعدہٗ آگ سے اوتار کے ٹھنڈھا
کرکے مصری ملا کر کھانے کو دین۔ دست کی بیماری ہو تو اسکو نہین دینا چاہیے۔ جب
سب دانت نکل آوین تو معمولی سادہ غذا دینا چاہیے۔ دال روٹی۔ دودھ۔ چاول
دال بھات۔ گوشت روٹی وغیرہ۔ لڑکونکو گرم مصالحہ۔ منشی اشیا رشلاً شراب وتمباکو
کا کبھی عادی نہونے دینا چاہیے۔

جب مان دودھ نہ پلا سکے اور دائی میسر نہو تو مجبورًا گاے وغیرہ کا دودھ دینا
چاہیے۔ یہ یاد رکھنا چاہیے کہ بچہ کے اعضاے غذا جب تک دانت نہ نکلین
غلہ ہضم کرنیکی طاقت نہین رکھتے اور وہ بچے جو پیدایش سے ہی غلہ کھلاے جاتے
ہین کمزور اور بہت سی بیماریون مین مبتلا ہوتے ہین اگر بچہ چھ سات مہینہ کا ہو گیا ہو اور
مان یا دائی کے دودھ پلانے مین کسی قسم کی دقت ہو تو بالکل دودھ چھوڑا سکتے
ہین اور گاے یا گدہی کا دودھ دیسکتے ہین۔ ایسی حالت مین ¼ پائینٹ سے نصف
پائینٹ تک دودھ دن مین تین چار بار دینا چاہیے فی پائینٹ دودھ مین ایک
چاء کے چمچ کے برابر لائم واٹر[1] ملا دینا اچھا ہے۔ اگر بچہ کے بدقسمتی سے انسان کا دودھ
نہ ملسکے تو ایسے حیوان کا دودھ دینا چاہیے جسکا دودھ انسان کے دودھ
سے کم وبیش مشابہت رکھتا ہو۔ حکیم بوعلی سینا لکھتا ہے کہ جن جانورونکا زمانہ
حمل انسان کے ایام حمل کے برابر ہوتا ہے اونکا دودھ انسان کے دودھ
سے بہت مشابہ ہوتا ہے اور یہ خیال بہت درست ہے۔ گاے کا دودھ سب

[1] Lime water.

سے عمدہ ہے اوسکے بعد گدہی کا پھر بکری کا بکری مین یہہ فائدہ ہے کہ بچہ سیکھلانے سے اوسکے تھن سے دودھ پی سکتا ہے اور یہ طریق عمدہ ہے گاے کا دودھ بہ نسبت انسان کے دودھ کے زیادہ گاڑھا اور کم میٹھا ہوتا ہے اسواسطے اوسمین پانی اور شکر ملا کر دیتے ہین ۔ دو حصہ تازہ دودھ مین ایک حصہ گرم پانی ملانا چاہیے کہ حرارت قریب ۹۶ درجہ کے ہو اور تھوڑی دودھ کی شکر جسکو ملک شگر[1] کہتے ہین ملا دین دودھ کی شکر میسر نہو تو بدرجہ مجبوری مصری ملا دین دودھ کی شکر دودھ سے بنائی جاتی ہے اور بچون کے لیئے بہت مفید ہے جیون جیون عمر بڑھتی جاے پانی کی مقدار کم کرتے جائین یہانتک کہ تین مہینہ کے بعد خالص دودھ میٹھا کر کے دین ۔ اگر دودھ ہضم نہو تو بجاے خالص پانی کے لائم واٹر[2] یعنی چونے کا پانی ملا دین وہ اسطرح بنتا ہے کہ خشک چونے کو آب باران یا آب مقطر مین گھول کے کسی چینی یا مٹی کے برتن مین ۲۴ گھنٹہ رکھدین جب درد تہ نشین ہو جاے تو اوپر کا صاف پانی نتھا رلین اور بند بوتل مین رکھین ۔ حتی الامکان ایک ہی گاے کا دودھ استعمال کرنا چاہیے اور اوس گاے کی نگرانی رہے کہ کثیف اشیاء نہ کھاے ۔ شہرون مین اکثر شراب بنانے کا سڑا ہوا مہوہ یا لید کھلاتے ہین یہہ بہت مضر ہے ۔ بعض گائین غلاظت کھانیکی عادی ہوتی ہین اسواسطے اونکو بندھا رکھنا مصلحت ہے

اکثر گاے کا دودھ بوتل سے جسمین ربر کا نل لگا رہتا ہے پلاتے ہین یہہ طریقہ برا نہین ہے لیکن اسمین بہت احتیاط چاہیے اگر دودھ پلانے کے بعد ذرا بھی دودھ بوتل یا نل مین رہجاتا ہے تو ترش ہو کر تازہ دودھ کو بھی خراب کر دیتا ہے ۔ ایسے دودھ پلانے سے بدہضمی دست منہ مین تناؤ وغیرہ کی بیماریان ہو جاتی ہین ۔ بہتر یہ ہے کہ چمچ یا سیپی سے دودھ پلا دین ۔ یہ خوب صاف رہ سکتا ہے صرف پلانے مین

---

[1] Milk sugar. [2] Lime water.

احتیاط چاہیے کہ بچہ کے منھ مین صدمہ نہ پہونچے - چینی مٹی کا چمچ اچھا ہوتا ہے - روئی کے
پھوا سے دودھ پلانا بہت مضر ہے کیونکہ روئی کے ریشے بچہ کے نازک معدہ مین
جا کر خراش پیدا کرتے ہین - اگر بوتل سے دودھ پلانا مصلحت ہو تو دودھ پلانے کے
شروع اور بعد مین گرم پانی سے خوب صاف کر لینا چاہیے بلکہ جب بوتل استعمال مین نہ
تو گرم پانی مین پڑے رہنے دین تا کہ کوئی قطرہ دودھ کا خشک ہو گیا ہو تو پانی مین
حل ہو کر صاف ہو جاے - ربر کی صفائی کا بہت خیال رکھنا چاہیے
بچہ کو حتی الامکان کسی قسم کی دوا نہ دینی چاہیے - اکثر شکایتین مثلاً بدہضمی وغیرہ دودھ
کے ناموافق ہونے سے ہوتی ہین - دودھ ہی کے ردوبدل کرنے سے شکایت رفع
ہو جاتی ہے - بعض وقت دائیان اس خیال سے کہ بچہ سوتا رہے اور انکو تکلیف نہ
دے افیون کھلا دیا کرتی ہین اسکی سخت ممانعت ہونی چاہیے - بعض مقامات مین
رواج ہے کہ بچہ کو تین برس کی عمر تک افیون کھلایا کرتے ہین اور کہتے ہین کہ اس سے بچہ
زکام سردی اور بخار سے محفوظ رہتا ہے - فائدہ جو کچھ ہو مگر اس رواج سے مجھے
نقصان بھی نہین دیکھا کیونکہ ان مقامات مین بچے بمقابلہ اور مقامات کے کم تندرست
نہین ہوتے تاہم افیون کا استعمال مناسب نہین - ہم نے بہت سے واقعات ایسے
دیکھے ہین کہ دائی یا مان کی غفلت سے افیون زیادہ دیدی گئی اور بچہ کو زہر کے
علامت ہو گئے چند ان مین سے ضایع بھی ہوے - یہہ بھی دیکھا گیا ہے کہ افیون کی
ڈبیہ بستہ کے پاس بے احتیاطی سے رکھدینے مین ہوشیار بچہ خود نکال کر کھا جاتا
ہے - افیون بچون کے واسطے سخت زہر ہے اس سے پرہیز ہی لازم ہے - یہہ بھی
تجربہ سے گذرا ہے کہ یوروپین بچونکو بمقابلہ ہندوستانی بچون کے افیون کے زہر کا اثر
زیادہ ہوتا ہے -
بچون کے سونے کا کمرہ ہمیشہ صاف اور ہوادار ہو جس جگہ بستر ہو اسکو ہوا کے

جھونکے سے بچانا چاہیے - کھڑکیان اسطرح کھلی رہین کہ ہوا کا گذر خوب ہوتا رہے لیکن ہوا کا جھونکا نہو -

کپڑا موسم کے موافق ہو - گرمی مین روئی کا کپڑا سفید رنگ کا بہتر ہے اور جاڑے مین اونی کپڑا ہونا چاہیے - روئی کے بھرے ہوے کپڑے جاڑے کے استعمال کے لایق ملایم اور کم خرچ ہوتے ہین لیکن اونمین آگ لگ جانے کا خوف ہوتا ہے اور دھل نہین سکتے - اونی کپڑے مین اگر آگ لگ بھی جاے تو فوراً سب پوشاک مین پھیل نہ جاےگی اور میلا ہونے سے یہ کپڑے دُھل سکتے ہین اسیوجہ سے اس ملک مین رسم ہے کہ چھوٹے بچونکو روئی بھرا ہوا کپڑا جاڑے مین نہین پہناتے - لڑکون کے لیے قیمتی کپڑے کی کوئی ضرورت نہین ہے صرف معمولی کپڑے مگر بکثرت ہونا چاہیے تاکہ جب میلے ہون دن مین تین چار بار بدلے جائین - اکثر رواج ہے کہ ایک جوڑا قیمتی کپڑا بنوا دیتے ہین - چندروز وہ خوبصورت معلوم ہوتا ہے آخر میلا ہوکر نہایت ہی بدنما چیکٹ اور بدبودار ہوجاتا ہے لیکن بوجہ قیمتی ہونے کے علحدہ نہین کرتے یہ بڑی حماقت ہے اوسی قیمت سے کئی جوڑے کپڑے بن سکتے ہین جو بار بار بدلے جائین - صاف بچہ صاف ستھرے کپڑون مین زیادہ خوبصورت معلوم ہوتا ہے بہ نسبت اوس لڑکے کے جو میلا ہو اور قیمتی میلے کپڑے پہنے ہو -

زیور پہنانا ایک وحشیانہ رواج ہے - اسکے نقایص یہ ہین - ا - قدرتی اعضا مثلاً ناک کان کو چھید کر بدصورت کرنا - افریقہ کے وحشی قومون مین دستور ہے کہ ہونٹ تک چھید ڈالتے ہین اور لکڑی کی میخ سوراخ مین پہناتے ہین - یہان بھی جنکو طلائی یا نقرئی زیور میسر نہین ہے وہ صرف لکڑی کا بنا ہوا زیور پہنتے ہین - یورپ مین بہت پہلے اس قسم کا رواج تھا لیکن جیون جیون شایستگی کا زمانہ آتا گیا یہ خراب رسم مسدود ہوتی گئی یہانتک کہ اب بالکل نہین ہے -

۲- جس عضو مین زیور پہنا جاتا ہے وہ بخوبی صاف نہین ہو سکتا یا بدقت صاف ہوتا ہے
۳- بعض وقت چور زیور کھینچتے ہین تو ناک یا کان پھٹ جاتا ہے جس سے اور بدصورتی ہو جاتی ہے۔
۴- ناک کان چھیدتے وقت بچے کو بلا وجہ و ضرورت تکلیف دیجاتی ہے۔
۵- چور بدمعاش زیور کی لالچ بچے کو مار ڈالتے ہین۔ میرے تجربہ مین بہت ایسے دردناک واقعات گذرے ہین جسمین محض زیور کی وجہ بچونکی جان گئی۔ ایک موقع پر چھ برس کا لڑکا صرف چار روپیہ کے ہاتھ مین کڑے پہنے تھا ایک بدمعاش اوسکو بھگاکر کنوئین پر لیگیا زیور اوتار کر لڑکے کو کوئین مین ڈالدیا۔ ایک اور موقع پر ایک بارہ برس کے لڑکے کو سکول کے ایک اوستاد نے جو اوسکو رات کو پڑھایا کرتا تھا زیور کے لالچ سے گلا گھونٹ کر مار ڈالا یہ اپنے باپ کا جو مہاجن تھا اکلوتا لڑکا تھا۔
ایک موقع پر جوان بھائی نے جو آوارہ تھا اور جسے روپیہ کی ضرورت تھی اپنی نابالغ بہن کو زیور کے لالچ سے مار ڈالا۔
اسیطرح اگر کل اپنے تجربہ کے واقعات لکھون تو ایک بڑی فہرست ہو جائے افسوس ہے اسپر بھی والدین کی آنکھین نہین کھلتین۔
کیسا افسوس معلوم ہوتا ہے جب دیکھتے ہین کہ کوئی لڑکا زیور سے لدا ہوا ہے لیکن میلے نجس کپڑے پہنے ہوئے اور بیماریون مین مبتلا ہے۔
پیدا ہونے کے ایک ہفتہ بعد بچہ کو صبح و شام مکان سے باہر ہوا مین نکال سکتے ہین۔ جسقدر مکان سے باہر رہے اوتنا ہی اچھا ہے۔ صرف سرد ہوا اور دھوپ کی گرمی سے بچانا چاہئے۔

جب لڑکا چلنے پھرنے کے لایق ہو تو خوب کھیلنے دینا چاہیے۔ ہر وقت گود مین رکھنے سے ہاتھ پاؤن کمزور ہو جاتے ہین۔

غسل۔ غسل روزمرہ دینا چاہیے اگر ضرورت ہو تو دن مین دو دفعہ غسل دیسکتے ہین چھ مہینہ کے عمر تک گرم موسم مین حمام کی حرارت ۸۰ سے ۸۵ درجہ کی ہونی چاہیے اور سردی مین ۹۰ سے ۹۶ درجہ تک۔ چھ مہینہ کے بعد معمولی تازہ پانی سے غسل دیسکتے ہین لیکن کمزور لڑکے کو نیم گرم پانی سے نہلانا بہتر ہے۔

ٹیکا۔ تین یا چار مہینہ کے اندر ٹیکا لگا دینا چاہیے۔ مگر ایک مہینہ کے بعد بھی ٹیکا لگانے مین ہرج نہین ہے۔ کم عمر مین ٹیکا لگانے سے تکلیف کم ہوتی ہے۔ البتہ موسم کا خیال ہونا چاہیے۔ شمالی ہندوستان مین شروع اکتوبر سے اخیر مارچ تک ٹیکے کا موسم ہے فروری کا مہینہ بہت عمدہ ہوتا ہے

فصل دوم

بلوغیت

بارہ سے چودہ برس کی عمر کے بعد لڑکون مین بلوغیت کے آثار نمودار ہوتے ہین۔ اعضا تناسل مین ایسی تبدیلیان واقع ہوتی ہین جن سے وہ پختگی کو پہونچتے ہین۔ چند ہی مہینے مین نوجوان مرد اور عورت کی شکل مین تمیز معلوم ہوتی ہے۔ صورت اور آواز بدل جاتی ہے لڑکے کا کندھا چوڑا ہو جاتا ہے۔ چہرہ کی صورت تبدیل ہو جاتی ہے مونچھ داڑھی بغل اور زیر ناف کے مقام مین بال نکلنا شروع ہو جاتا ہے قد اور وزن دونون جلد بڑھتا ہے۔ لڑکیان اس عمر کے پیشتر نہایت معصوم اور سیدھی معلوم ہوتی ہین بالغ ہونے پر مزاج مین شرم اور جھجھک آجاتی ہے۔ بغل اور زیر ناف بال نکلنا شروع ہو جاتا ہے۔ پستان مین ابھار اور درد معلوم

ہوتا ہے۔ اس نمو کی عمر مین غذا لطیف و بکثرت ہونی چاہیے۔ خالص ہوا کی بہت ضرورت ہوتی ہے۔ ورزش اعتدال کے ساتھ ہونی چاہیے۔ نیند معمول سے زیادہ آتی ہے۔ یہہ وہ عمر ہے جب اولاد کی سخت نگرانی رکھنی چاہیے۔ ابتک وہ والدین کی اطاعت بلا فہمایش کرتے تھے۔ لیکن جب بلوغیت کا آغاز ہوتا ہے تو اونکے خیالات فاسد ہو جاتی ہین۔ خودمختار رہونے کا حوصلہ پیدا ہوتا ہے۔ ایسی بری صحبت اور بری حرکات مین مبتلا ہو جاتے ہین جس سے اونکی بقیہ زندگی تلخ ہو جاتی ہے۔ اسواسطے والدین کا فرض ہے کہ ایسے وقت مین اولاد کو دنیا کے ترغیبات سے بچاوین۔ عمدہ صحبت مین رکھین تعلیم کی طرف متوجہ کرین۔

شادی

شادی اٹھارہ سال سے کم عمر مین نہین کرنی چاہیے۔ بچپن مین شادی کرنے سے اولاد کمزور اور مریض ہو جاتی ہے۔ اگر والدین نو عمر ہین تو اون کے بچہ پر نو عمری کے خیالات کا اسقدر اثر ہوگا کہ تمام عمر وہ بچہ ہی رہیگا۔ بچہ پر والدین کی شکل و صورت طاقت۔ خیالات سب کا اثر ہوتا ہے دور کے رشتہ دارون مین شادی کرنے سے اولاد موروثی بیماریون سے محفوظ رہتی ہے۔

ذیل کی حالتون مین شادی کرنا منع ہے۔

۱۔ اگر لڑکے کو مرگی کی بیماری ہے تو شادی نہ کرنی چاہیے۔ اوسکی اولاد اس بیماری مین مبتلا ہوگی۔

۲۔ پاگل لڑکون کی شادی نہونی چاہیے۔ یہہ بیماری اکثر موروثی ہوتی ہے۔

۳۔ سل اور تپ دق کی بیماری والے کو شادی کرنا جائز نہین ہے اوسکی اولاد عموماً انہین سب بیماریون مین مبتلا ہوتی ہے۔

۴۔ خون کی بیماریان مثلاً جذام مین شادی کرنا منع ہے۔

۵ - سوزاک اور آتشک والے کو شادی کی اجازت نہ دینی چاہیے تا وقتیکہ بالکل صحت نہو گئی ہو بلکہ صحت کلی کے بعد بھی کم سے کم ایک سال تک انتظار کرین کہ عارضہ عود نہ کرے -

۶ - کثرت سے شراب استعمال کرنے والے کو شادی کرنا منع ہے اوسکی اولاد کو دماغی بیماریان مثلاً جنون - مرگی و تشنج وغیرہ اکثر ہوتی ہین

جلق

یہ شرمناک اور غلیظ عادت ایسی خطرناک ہے کہ اس موقع پر اسکا ذکر ضروری ہے

اسباب (۱) بدصحبت - عموماً اسکولون اور بورڈنگ ہاؤسون مین بدچلن لڑکونکی صحبت سے دوسرے لڑکے یہ خراب عادت سیکھتے ہین - بارہ برس کی عمر اس عادت کیلیے مخصوص ہے - مگر بہت سے لڑکے اسکے قبل بھی خراب ہو جاتے ہین جس سے اونکی تمام زندگی کی دماغی جسمانی اور اخلاقی حالت تباہ ہو جاتی ہے -

۲ - قبض اور کرم امعاء سے شاذ یہ عادت ہو جاتی ہے -

۳ - حشفہ کے اوپر کے جلد کا لمبا اور تنگ ہونا جس سے وہ مقام روزمرہ صاف نہو سکے میل جمع ہونے سے خارش ہوتی ہے جو اس فعل بد کا باعث ہوتی ہے -

۴ - بعضونکا خیال ہے کہ لڑکپن مین گرم غذا اور نشہ کی عادت اس طرف طبیعت کو مائل کرتی ہے - اسمین شبہہ نہین کہ نئی عمر مین شراب وکباب اور تمباکو کا استعمال لڑکے اکثر بدصحبت سے سیکھتے ہین جو ہر طرح کی بدحرکات کا مبدء ہوا کرتا ہے -

۵ فحش کتابین یا مضامین پڑھنا اور خراب تصویرین دیکھنا -

والدین کی واقفیت کے لیے چند علامتین لکھی جاتی ہین جن سے اپنے بچونمین اس بدعادت کی شناخت کرسکین - ان علامتون سے کوئی ایک علامت کسی بیماری

کی وجہ سے بھی ہو سکتی ہے - لیکن سب علامتین موجود ہون تو لڑکے کی چال چلن کی نگرانی کرین اور اصل واقعہ ظاہر ہونے پر سخت انسداد ہونی چاہیے - کیونکہ یہہ کثیف عادت بہت مشکل سے جاتی ہے - شیخ سعدی کا یہ شعر اس عادت کی نہایت ہی حسب حال ہے -

خوے بد در طبیعتے کہ نشست ٭ نرود جز بہ مرگ از سر دست

۱ - مزاج بدل جاتا - جو لڑکا پہلے خوش مزاج - بشاش مطیع - ذہین اور تیز تھا وہ بلاوجہ بدمزاج غصہ ور - سُست اور بے وقوف ہو جاتا ہے -

۲ - صحت خراب ہو جاتی ہے - جب بلا کسی ظاہر اسبب یا بیماری کے لڑکے کا چہرہ اداس اور زرد پڑتا جاے - کمر جھک جاے - رخسارے بیٹھ جائین آنکھ کے گرد سیاہ حلقہ بن جاے - پتلیان چوڑی ہو جائین - اصلی عمر سے زیادہ سن معلوم ہو تب اوسکی چال چلن پر شبہ کرنا چاہیے -

۳ بالیدگی بند ہو جاتی ہے اگر عادت نہ روکی گئی تو لڑکا پستہ قد ہو جاتا ہے -

۴ لڑکا خلوت پسند کرتا ہے - آدمیون مین بیٹھنے سے گھبراتا ہے دوسرون سے نظر نہین ملا سکتا -

۵ بلا کسی بیماری کے اگر لڑکا سر کمر یا پاؤن کے درد اور اختلاج قلب کی شکایت کرے تو اوسکی خفیہ نگرانی ہونی چاہیے -

۶ - چہرہ خصوصًا پیشانی پر پھنسیان بکثرت نکلنا قابل توجہ ہے

۷ - یہی بد عادت بعض وقت مرگی کا سبب ہوتی ہے -

۸ - لڑکے کا ہاتھ ہر وقت سرد اور نم پشباشک سے خالی نہین -

۹ اگر بستر یا چادر پر کسی قسم کا دھبہ مثل احتلام پایا جاے تو لڑکے کے چال چلن کی تحقیقات ضرور کرنی چاہیے -

نتیجہ اس خراب عادت کا اثر کل اعضاء رئیسہ پر پڑتا ہے۔ عضلات ڈھیلے اور کمزور ہو جاتے ہین۔ جسم مین بلا وجہ جا بجا درد ہوا کرتا ہے۔ بھوک جاتی رہتی ہے۔ بدہضمی کی شکایت ہوتی ہے۔ ضعف بصارت اور کاہل الوجودی ہوتی ہے۔ چہرہ زرد اور رخسارے بیٹھے ہوے۔ کھانسی کی اکثر شکایت ہوتی ہے اگر تھوڑے دنون بعد عادت چھوٹ گئی تو خیر ورنہ آہستہ آہستہ عادت طبیعت پر ایسی غالب آجاتی ہے کہ کوشش سے بھی پیچھا نہین چھوٹتا۔ اور ذیل کی بیماریون مین مبتلا ہوکر ہونہار بچے جو کسی وقت مین اپنے ملک اور قوم کے رکن اعظم ہوتے قبل از وقت لقمۂ موت ہو جاتے ہین۔

سل۔ کھانسی آتے آتے پھیپھڑہ کمزور ہو جاتا ہے اور آخر کار سل کی بیماری ہو جاتی ہے

مرگی۔ یہ مرگی بد عادت چھوڑ دینے سے اچھی ہو سکتی ہے۔

اختلاج قلب۔ دل کی ساخت مین کوئی نقص نہین ہوتا صرف کمزوری عضلات اور اعصاب سے اختلاج قلب ہوتا ہے۔

نامردی۔ اعضاء تناسل مین کجی اور کمزوری ہو جاتی ہے۔ اوائل عمری کی نادانی سے تمام عمر کف افسوس ملنے کے سوا اور کچھ نہین ہو سکتا۔

کمزوری دماغ۔ دماغ اسقدر کمزور ہو جاتا ہے کہ لڑکا کسی مضمون پر کچھ دیر تک طبیعت نہین جما سکتا۔ اسواسطے جو کتاب وہ پہلے تھوڑی دیر مین یاد کر لیتا تھا وہ دیر تک بار بار پڑھنے سے بھی اب یاد نہین کر سکتا۔ خیالات پراگندہ رہتے ہین عقل و شعور پر ایک بادل سا پردہ چھا جاتا ہے۔ نسیان اور کبھی جنون ہو جاتا ہے یا مریض خود کشی کر لیتا ہے۔

علاج۔ بلا مدد مریض کوئی تدبیر کارگر نہین ہوتی۔ مریض کو اپنے بد حرکت کے نقائص سے واقف ہوتا ہے۔ ارادہ کرتا ہے کہ دوبارہ وہ فعل سرزد نہو۔ قسمین کھاتا ہے۔

گریہ وزاری کرتا ہے لیکن طبیعت ایسی کمزور ہو جاتی ہے کہ جب اوس کثیف فعل کی خواہش پیدا ہو جاتی ہے تو مجبور ہو جاتا ہے اور اوسکے بعد پھر وہی رنج و افسوس کرتا ہے - اسیطرح اوسکی زندگی نہایت دردناک حالت مین گذرتی ہے -

استقلِ ارادہ سب سے پہلی تدبیر ہے - مریض مصمم ارادہ کرے کہ چاہے موت آجاے مگر یہہ فعل ہرگز نہ ہوگا -

۲- پاکیزہ اور بلند خیالات - مذہبی اور اخلاقی کتابون کا پڑھنا طبیعت کو ہر وقت کسی عمدہ کام مین مصروف رکھنا -

۳- صحبت بد اور تنہائی سے پرہیز کرنا

۴- پاک طبیعت آدمیونکی صحبت مین ہر وقت رہنا -

۵- چاء - قہوہ - گرم مصالحہ - سرکہ - شراب - گوشت - تمباکو اور کُل محرک اور مشتہی اشیاء سے پرہیز کرنا - سادہ اور ہلکی غذا کھانا - مثلاً غلہ - ترکاری میوہ جات - دودھ وغیرہ -

۶- روزمرہ بلاناغہ ورزش کرنا اور ممکن ہو تو کسی دوست کو ہمراہ رکھنا -

۷- رات کو جلد سونا اور صبح کو جلد اوٹھنا - جب آنکھ کھل جاے بستر سے فوراً اوٹھ کھڑے ہونا نہ کہ پڑے پڑے اونگھتے رہنا -

۸- روزمرہ غسل کرنا چاہیے - پہلے نیم گرم پانی سے بعدہ آہستہ آہستہ سرد پانی ملاتے جائین یہان تک کہ بالکل سرد پانی سے نہانے کی عادت ہو جاے

۹- قبض نہونے پاوے - کبھی کبھی ملین دوائین استعمال کرین -

۱۰- اگر کوئی سبب خراب عادت کی ایجاد کی معلوم ہو تو اوسکو رفع کرنا چاہیے مثلاً کرم امعاء کو مناسب دواے دور کرین - حشفے کی جلد بندی او ڈ ننگ ہو تو عمل جراحی سے قطع کرین اور پیشاب کے مقام کو خوب صاف رکھین -

اگر کسی طرح عادت نہ چھوٹے تو مقام مخصوص پر بلسٹر[ا] لگا دینا چاہیے کہ آبلہ پڑ جاے۔ اس سے اگر چند ہفتہ کو بھی عادت چھوٹ جاے تو ہمیشہ کے لئے ترک عادت ممکن ہے۔

فصل سوم

بچونکی بیماریان

دانت نکلنا۔ دانت نکلنا کوئی بیماری نہین ہے۔ تاہم دودھ کے دانت نکلنے کا زمانہ بہت نازک ہوتا ہے۔ تندرست والدین کے تندرست بچونکو دانت آسانی نکلتے ہین خصوصاً جب اون کے پرورش مین کسی قسم کا نقص نہین ہوتا۔ لیکن اکثر بچونکو دانت نکلنے مین بڑی تکلیف ہوتی ہے اور بعض ضایع ہی ہو جاتے ہین۔ جب تک سب دانت نہ نکل آوین تب تک ہمیشہ اندیشہ رہتا ہے۔ حصہ اول مین بیان ہو چکا ہے کہ دودھ کے دانت کل تعداد مین ۲۰ ہوتے ہین۔ نیچے کے دانت اس ترتیب سے نکلتے ہین کہ دو بیچ کے دانت چھٹے یا ساتوین مہینہ مین دو کنارے کے دانت ۸ یا ۹ مہینہ مین۔ سامنے کی داڑھ دونون طرف ۱۲ یا ۱۴ مہینے مین۔ نکلتے ہین۔ نوکدار جنکو آنکھ کے دانت کہتے ہین ۱۶ سے ۲۰ مہینہ مین نکلتے ہین۔ دوسری داڑھ ۲۰ مہینہ سے ۳۰ یا ۳۶ مہینہ تک مین نکلتے ہین اوپر کے دانت بمقابلہ نیچے کے دانتون کے کچھ دیر مین نکلتے ہین۔ اسطرح دودھ کے دانت نکلنے کا زمانہ ۶ مہینہ سے ۲ یا ۳ سال تک ہوتا ہے۔

جب کوئی نیا دانت نکلتا ہے تو بچہ دودھ ڈالتا ہے دست ہوتے ہین اور کبھی

[ا] Blister

تشنج ہوتا ہے - جب تکلیف خفیف ہو تو ان نسخون سے فائدہ ہوتا ہے۔

سوہاگہ پسا ہوا	۱ ڈرام	}	دونون کو ملا کر سوجے ہوے مسوڑ ون پر
شہد خالص	۱ آونس		دیں تین چار بار دن
کالومل یعنے رسکپور	۱ گرین		Calomel
ڈوورس پاوڈر	۲ گرین		Dover's powder
ملک شگر	۳ گرین		Milk sugar

سب کو ملا کر چھ پوڑیان بنا دین - ایک پوڑ یہ صبح ایک دو پہر ایک شام کو کھلا دین -
جب دانت تکلیف سے نکلتا ہے تب اوسکے اوپر کا مسوڑھ گرم سرخ رنگ کا اوبھرا ہوا سخت اور چمکدار معلوم ہوتا ہے - منھ سے لعاب بکثرت خارج ہوتا ہے کہ کپڑا بھیگ جاتا ہے - بخار کے علامات ہوتے ہین بچہ بے چین ہوتا ہے - رخسارے سُرخ پیشانی اور ہاتھ پاؤن گرم ہوتے ہین نیند نہین آتی - دودھ نہین پیتا - رو یا کرتا ہے - اونگلیان بار بار منھ مین دیتا ہے - قے اور دست ہوتے ہین - آخر مین دانت کے اوپر مسوڑہ سفیدی مائل ہو جاتا ہے - جب یہہ حالت ہو تو فوراً مسوڑہ مین شگاف دینا چاہیے - ربر کے چھلے جو بچون کو چوسنے کے واسطے دیتے ہین مفید ہین - اوبھرے ہوے مسوڑے پر دباؤ پڑنے سے بچہ کو خوشگوار معلوم ہوتا ہے اور مسوڑہ جذب ہو کر دانت جلد نکل آتا ہے -

شمالی سے پرہیز کرانا چاہیے اور غذا مین کسی قسم کی تبدیلی نہین کرنی چاہیے - دانت بمشکل اور دیر مین نکلتے ہون تو فاسفیٹ آف لائم[1] - دو گرین دودھ مین ملا کر دن مین دو بار پلا دیا کرین - یہہ دوا میسر نہو تو لائم واٹر[2] دودھ مین ملا کر دین دودھ کے دانت نکلنے مین یہہ بیماریان اکثر ہوتی ہین -

[1] Pho. phate of lime. [2] Lime water.

جلد کی بیماریان نناوہ ۔ نفخ معدہ ۔ قے ۔ دست پیچش کھانسی ۔ تشنج ۔ فالج ۔ معدہ کی بیماریان ۔ سوجے ہوے سوڑے مین شگاف دیگران بیماریونکی دوا کرنے سے صحت ہوتی ہے ۔

بخار

علامات بدن خصوصًا پیشانی اور ہاتھ پاؤن گرم ۔ نبض تیز ۔ چہرہ سرخ آنکھین سرخی مائل ۔ زبان سفید ۔ بے چینی ۔ بچہ خوف زدہ ہوتا ہے ۔

پیاس کی شدت ۔ پیشاب کم مقدار مین اور تنگ ۔ کا ہوتا ہے اگر بچہ بول سکتا ہے تو سر اور ہاتھ پاؤن مین درد کی شکایت کرتا ہے ۔ قبض یا دست ۔ کھانسی ۔ مسوڑون مین درد ہوتا ہے جب بخار اوترنے لگتا ہے پہلے تو چہرہ بعدہ تمام بدن پر پسینہ آتا ہے اور جسم سرد ہو جاتا ہے ۔

علاج پسینہ آور اور مدر دوائین جو فیور مکسچر[لے] کے نام سے مشہور ہین دینا چاہیے اگر قبض ہو تو کاسٹر وائل[ٹے] دین ایک سال کے بچے کے واسطے اسکی خوراک ایک چار کے چمچ کے برابر ہے اس سے کم عمر کو کم اور زیادہ کو زیادہ اوسی حساب سے دینا چاہیے ۔

نسخہ فیور مکسچر		Fever mixture
نائٹریٹ آف پوٹاش یعنے شورہ	۱۰ گرین	Nitrate of Potash
اپیکاک وائن	۲ ڈرام	Ipecac wine
سرپ (شربت سادہ)	۲ ڈرام	Simple Syrup
بارلی واٹر (آش جو) یا خالی پانی	۲ اونس	Barely water
خوراک ۔ چھ مہینہ سے کم عمر کو	½ ڈرام	

لے Fever mixture. ٹے Castor oil.

چھ مہینہ سے ایک سال تک ۱۔ ڈرام

اس سے زائد دو سال تک ۲۔ ڈرام

دو سال سے زائد عمر والے کو ۴۔ ڈرام

دن مین تین یا چار بار دین۔

سوڑہ اگر او بھرا ہو تو شگاف دینا چاہیے۔ سر بہت گرم ہو تو کپڑا خالص سرکہ اور پانی مین تر کرکے رکھین۔ غذا ہلکی اور زود ہضم دین ۱۲ سے ۲۴ گھنٹے مین بخار اوتر جاتا ہے اگر بخار ٹھیک ایک وقت پر روزمرہ یا دوسرے یا تیسرے روز آوے تو سمجھنا چاہیے کہ تپ لرزہ ہے۔ بخار اوتر جانے کے بعد کونین دینا چاہیے۔

کونین	۸ گرین
عرق کاغذی لیمون	۲۰ بوند
شربت سادہ	۲ ڈرام
پانی	۱ آونس

کونین کو عرق لیمون مین حل کرکے شربت اور پانی ملا دین۔ خوراک۔ دو برس سے زائد عمر والے کو کل دوا کا آٹھوان حصہ اس سے کم عمر والے کو اسکا نصف دو دو گھنٹہ بعد دین

میزلس[a]۔ اسکو ہندی مین خسرہ کہتے ہین۔

تعریف۔ یہ ایک قسم کا متعدی بخار ہے جو چھوت سے دوسرے کو ہو جاتا ہے۔ اسمین زکام اور کھانسی کی شکایت ہوتی ہے اور چوتھے روز سرخ رنگ کے دانے جسم پر نمودار ہوتے ہین جو تین چار روز کے بعد غائب ہو جاتے ہین اور جلد سے بھوسی سی نکلتی ہے

علامات۔ زہر اثر کرنے سے دس یا ۱۴۔ روز بعد بیماری کی علامات نمایان ہوتی ہین اسکے قبل بعض وقت خفیف کھانسی اور درد سر ہوتا ہے۔

---

[a] Measles.

یہ بیماری اکثر لرزہ او بخار سے شروع ہوتی ہے بعدہ زکام کے علامات ظاہر ہوتے ہین۔ یعنے ناک سے ریزش۔ دردسر۔ آنکھین سُرخی مائل۔ پپوٹے سوجے ہوے حلق مین خراش و درد و بشدت کی کہانسی۔ آواز بیٹھ جاتی ہے۔ بعض وقت تنگی دم کی شکایت ہوتی ہے چھینک آتی ہے۔ حرارت ۱۰۲ سے ۱۰۴ درجہ تک ہو جاتی ہے۔ کبھی کبھی متلی وقے یا دست بعض بچونکو تشنج بھی ہوتا ہے۔

چوتھے روز اس بیماری کے خاص دانے نکلتے ہین۔ یہ دانے گول سُرخ رنگ کے جلد سے کچھ اوبھرے ہوے ہوتے ہین اور پسّو کے کاٹنے کا شبہہ ہوتا ہے بہت سے دانے ملکر اکثر ہلالی شکل کے ہو جاتے ہین۔ انگلی سے دبانے سے سُرخ رنگ غائب ہوجاتا ہے۔ مگر انگلی اوٹھا لینے سے پھر ظاہر ہوتا ہے۔ پہلے دانے چہرہ پیشانی اور گردن پر نمایاں ہوتے ہین۔ پانچوین روز ہاتھ اور چھٹے روز پاؤن پر ظاہر ہوتے ہین۔ جب کل جسم پر دانے نکل آتے ہین۔ تب اوسی ترتیب سے غائب ہوتے ہین۔ آٹھوین دن تک جسم صاف ہوجاتا ہے دانون کے نکلتے ہی بخار کم ہو جاتا ہے اور نوین دن تک حرارت معمولی ہو جاتی ہے اگر بیماری سخت ہوئی تو اعضاے تنفس کی بیماریونکا خوف ہوتا ہے مثلاً برونکائٹس[۱] نیوموینا[۲] کہانسی وغیرہ

انجام۔ اکثر بخیر ہوتا ہے۔

علاج مریض کو بستر پر گرم کمرے مین رکھنا چاہیے۔ سرد ہوا سے بچاوین غذا ہلکی مثلاً دودھ یا شوربا دین۔ اگر قبض ہو تو کسٹر آیل[۳] کا جلاب دین بعدہ فیورمکسچر[۴] جسکا نسخہ بخار کے بیان مین ہے استعمال کرائین۔

کہانسی زیادہ ہو تو سینہ پر سینک کرائین اور رائی کا پلاستر لگائین یا روغن تارپین ملین۔

کہانسی کی شدت کے واسطے یہ نسخہ استعمال کرائین۔

---

۱ Bronchites. ۲ Pneumonia.
۳ Castor oil. ۴ Ferer Mixture.

کاربونیٹ آف امونیا	۸ گرین	Carbonate of Ammonia
اپیکاک واین	۱ ڈرام	Ipecac wine.
ٹنکچر سنیگا	۲ ڈرام	Tincture Senega.
آکسی مل سلا	۳ ڈرام	Oxymel of Scilla.
پانی	۳ آونس	

خوراک ایک سال کے نیچے	½ ڈرام	
ایک سال سے ۲ سال تک	۱ ڈرام	
اس کے بعد	۲ ڈرام	تین تین گھنٹہ بعد پلادین

اگر سانس لینے مین بہت رکاوٹ ہو تو نیچے کا قے آور نسخہ استعمال کرین۔

اپیکاک پوڈر	½ گرین
شکر	۲ گرین

ملاکر ایک پوڑیہ آدہ آدہ گھنٹہ بعد دین جب تک قے جاری نہو۔

اگر مریض کمزور ہو تو کسیقدر پورٹ وائن[1] پانی مین ملاکر پلائین صحت کے بعد عرصہ تک سردی سے بچانا چاہیے اور رفع کمزوری کے واسطے مقویات خصوصًا کاڈلیور آئل[2] استعمال کرائین

یہ بیماری بہت متعدی ہے اسکا زہر مریض کے جسم سے بطور اخراجات نکلتا ہے کپڑا و اسباب وغیرہ جو مریض کے پاس ہوا وسمین زہر اثر کرجاتا ہے۔ اسلئے دوسرے بچونکو مریض کے پاس نہ جانے دینا چاہیے۔ صحت کے بعد بیکار کپڑے جلادین اور جو جلانے کے لائق نہو اوسکو پانی مین جوش دیکر کسی انٹی سپٹک[3] لوشن مین بھگوکر سکھالینا چاہیے۔ مکان مین سفیدی کرائین۔

چیچک

تعریف۔ یہ ایک متعدی بخار ہوتا ہے اور اس مین جسم پر ایک خاص قسم کے دانے نکلتے ہین

[1] Port wine. [2] Cod liver oil. [3] Antiseptic lotion

جو آبلے ہو جاتے ہین - ان آبلون مین پہلے صاف رطوبت ہوتی ہے پھر مواد پڑ جاتا ہے اِسکو انگریزی مین اسمال پاکس[ط] ہندی مین چیچک سیتلا - ماتا - یا بس پھوٹک کہتے ہین - یہہ بیماری اکثر وبائی طور پر ہوتی ہے -

اسباب - خاص قسم کا زہر ہے جو آبلون کے مواد اور کھرنڈ مین پایا جاتا ہے - یہہ زہر مریض کے کپڑون اور آس پاس کے ہوا مین ہوتا ہے - اِسواسطے مریض کے چھونے سے دوسرونکو یہہ بیماری ہو جاتی ہے - یا جسم مین خراش ہو تو اوس مقام پر زہر لگ جانے سے اثر کر جاتی ہے - زہر دار ہوا مین رہنے سے بھی عارضہ ہو جاتا ہے - سنا جاتا ہے کہ خط کے ذریعہ یہہ بیماری ایک جگہہ سے دوسری جگہہ پہونچی ہے اگر ٹیکا لگا ہو تو چیچک بہت خفیف ہوتی ہے اور عموماً صحت ہو جاتی ہے ٹیکا نہ لگا ہو تو علامات سخت ہوتے ہین - اکثر مریض ضایع ہو جاتے ہین - بچے اکثر اندھے یا بدشکل ہو جاتے ہین - اسکی کئی قسمین ہین -

۱- جب علحدہ علحدہ دانے ہوتے ہین تو مرض سخت نہین ہوتا - دانے زیادہ نہین ہوتے صحت کے بعد بہت کم نشان رہ جاتا ہے -

۲- دانے اس کثرت سے ہوتے ہین کہ ایک دوسرے سے ملکر بڑا بھاری آبلہ ہو جاتا ہے بعض وقت کل چہرہ یا ہاتھ کی ہتھیلی ایک بڑے آبلے سے ڈھکی ہوئی معلوم ہوتی ہے - یہہ بہت سخت ہوتا ہے اکثر مریض ضایع ہوتے ہین -

۳- آبلونمین خون نکل آتا ہے جسکی وجہ وہ سیاہی مائل نظر آتے ہین - ناک و منہ سے بھی بعض وقت خون نکلتا ہے - جلد مین جابجا سُرخ دھبے پڑ جاتے ہین - یہہ نہایت ہی مُہلک ہے

علامات - بغرض سہولیت اِسکو تین درجون مین تقسیم کرتے ہین -

پہلا درجہ - زہر کے جسم مین داخل ہونے سے بارہ دن تک عموماً کوئی علامت ظاہر نہین ہوتی یا بعض وقت خفیف دردِ سر - چکر - بھوک مین کمی معلوم ہوتی ہے -

---

ط Small pox.

دوسرا درجہ - اسمین وفشار دی ویگر بخار ہوجاتا ہے - بچون مین بعض وقت تشنج اور بیہوشی بھی ہوتی ہے -

بخار پہلے ہی دن بہت زیادہ ہوتا ہے حرارت ۱۰۳ یا ۱۰۴ درجہ پر ہوتی ہے بدن گرم - نبض تیز - دردسر - پیاس کی شدت - کمر مین سخت درد کبھی قے ہوتی ہے - آنکھین سرخ ہوجاتی ہین - دوسرے روز حرارت ۱۰۵ سے ۱۰۷ درجہ تک پہونچتی ہے - نبض ۱۰۸ سے ۱۲۰ درجہ تک اسکو ابتدائی بخار کہتے ہین

تیسرا درجہ - علامات شروع ہونے سے تیسرے روز سرخ رنگ کے دانے پہلے چہرہ گردن اور ہاتھ پر نکلتے ہین - چوتھے روز جسم پر اور پانچوین روز پاؤن پر نمودار ہوتے ہین - یہہ دانے ایسے سخت ہوتے ہین کہ گویا چھرے جلد کے نیچے دبے ہین - اسی سختی سے ان دانون کی تمیز ہوتی ہے - دانون کے نکلتے ہی تیسرے یا چوتھے دن حرارت کم ہوجاتی ہے -

چھٹے روز ان دانون مین رطوبت پڑکر آبلے بن جاتے ہین جنکے چارون طرف سرخ ابھرا ہوا حلقہ ہوتا ہے - حرارت کم ہوتی جاتی ہے - دردسر وکمر کی شکایت جاتی رہتی ہے - کبھی دانے حلق مین بھی نکل آتے ہین جس سے خراش معلوم ہوتی ہے - بولنے یا تھوک نگلنے مین تکلیف ہوتی ہے - بعض وقت آنکھ مین دانے نکل آنے سے آنکھ سرخ ہوجاتی ہے اور ضایع ہونیکا اندیشہ رہتا ہے - آبلے شفاف رطوبت سے بھرے ہوتے ہین - ساتوین دن آبلون مین مواد پڑجاتا ہے - کنارے ابھرے ہوے اور بیچ کا حصہ دبا ہوا معلوم ہوتا ہے - یہی ان آبلون کی خاص شناخت ہے - ان آبلون مین بہت خارش معلوم ہوتی ہے - کھجلانے سے زخم ہوجاتا ہے اور بعد اندمال جسم پر گہرے نشانات رہ جاتے ہین -

آٹھوین یا نوین دن آبلے مواد سے خوب تن جاتے ہین اور آخر کو ٹوٹ کر مواد خارج ہوتا ہے

اسمین ایک خاص قسم کی بدبو جو چھچھوندر کی بو سے مشابہت رکھتی ہے پائی جاتی ہے۔ آبلے ٹوٹ کر خشک ہو جاتے ہین اکثر اس وقت دوبارہ بخار آتا ہے اور پانچ چھہ دن تک رہتا ہے۔ نبض تیز بدن گرم۔ بعض وقت ہذیان ہوتا ہے۔ زبان خشک۔ کمزوری بہت بڑہ جاتی ہے جب دانے علحدہ علحدہ ہوتے ہین یا جب ٹیکا لگا ہوتا ہے تب دوبارہ بخار کم شدت کا ہوتا ہے لیکن سخت قسم کی بیماری مین بخار بہت زور کا ہوتا ہے۔

چودھوین دن چھلکہ گر جاتا ہے اور اوسکی جگہ سُرخ رنگ کا نشان رہجاتا ہے جو بعد کو گہرا اور سفیدی مائل ہو جاتا ہے اور تمام عمر رہتا ہے۔

بعض وقت چیچک مین اور شکایتین شامل ہو کر اسکو اور بھی خطرناک کر دیتی ہین اور وہ یہ ہین حلق مین دانون کے نکلنے سے بولنا اور نگلنا مشکل ہو جاتا ہے۔ غذا نہ پہونچنے سے بیمار کمزور ہو کر فوت ہو جاتا ہے۔ آنکھ مین دانے نکلنے اور زخم ہونے سے مریض اندھا ہو جاتا ہے۔ کان مین دانون کی وجہ سے مواد جاری ہوتا ہے اور بہرا ہونے کا اندیشہ رہتا ہے۔ اعضاء تنفس مین شورش ہونے سے نمونیا۱؎ وغیرہ کی بیماریان ہو جاتی ہین جو اکثر مہلک ہوتی ہین۔ جسم پر علاوہ چیچک کے دوسرے قسم کے پھوڑے بھی نکل آتے ہین جنکے پکنے پھوٹنے سے مریض کمزور اور کبھی فوت ہو جاتا ہے۔

انجام۔ اگر ٹیکا لگا ہے تو انجام بہت اچھا ہوتا ہے تین فیصدی سے زیادہ مریض ضایع نہین ہوتے اوس قسم کی بیماری مین جسمین دانے علحدہ علحدہ ہوتے ہین ۸۰ فیصدی تک مریض فوت ہوتے ہین جب دانے ملے ہوتے ہین تو اکثر ۶۰ فیصدی تک موت ہوتی ہے اوس قسم کی چیچک مین جسمین آبلون مین خون نکل آتا ہے ۸۰ سے ۹۰ فیصدی تک مریض ضایع ہوتے ہین۔

خطرناک علامتین یہ ہین۔ دانونکا بکثرت نکلنا اور کئی دانونکا ایک مین ملجانا خصوصاً منہ پر۔ آنکھ ناک منہ سے خون جاری ہونا۔ نبض کمزور۔ غشی اور تشنج کا ہونا۔ پانچ برس کے نیچے اور

۱؎ Pneumonia.

اخیر عمر مین بہت خطرناک ہوتا ہے دس سے پندرہ برس کی عمر مین زیادہ خوف نہین ہوتا۔

علاج۔ صفائی۔ مریض کو بڑے اور ہوادار مکان مین رکھین۔ اسباب شلاً صندوق پردے وغیرہ مکان مین نہ رکھنا چاہیے۔ سوا اوس شخص کے جسکی ضرورت تیمارداری کے واسطے ہو اور کسی شخص کو مکان مین نہ جانا چاہیے۔ جنکو ٹیکا نہ لگا ہو یا چیچک نہ نکلی ہو ہرگز بیمار کے پاس جانیکی اجازت نہ دین کاربولک[1] لوشن یا کاربولک[2] پوڈر مریض کے پلنگ کے آس پاس چھڑک دین نیم گرم پانی سے جسم کو صبح و شام دھونا چاہیے۔

غذا۔ ہلکی اور زود ہضم ہو شلاً دودھ۔ شوربا۔ کھیر۔ کھچڑی۔ سابو دانہ اروروٹ وغیرہ غلہ کا استعمال بہ نسبت گوشت کے اچھا ہے۔

دوا۔ اس بیماری کی کوئی خاص دوا نہین ہے۔ اگر قبض ہو تو مسہل دینا چاہیے۔ سلفیٹ آف[3] مگنیشیا ایک آونس پانی تین آونس مین ملا کر تیسرا حصہ کل دوا کا پلا دین اگر آدھ گھنٹہ مین دست نہو تو دوسرا حصہ اسیطرح تیسرا حصّہ پلا دین۔ اگر حلق کی شکایت ہو تو پھٹکری دو ڈرام بیس آونس پانی مین ملا کر غرارہ کرا دین۔ ایک آونس کریم آف ٹارٹار[4] ایک پائنٹ گرم پانی مین حل کرکے رکھین جب سرد ہو جاے ایک ایک آونس دن مین چار پانچ مرتبہ پینے کو دین۔ اس سے بہت فائدہ ہوتا ہے۔ بخار کے لیے فیور مکسچر[5] دین کمزوری ہو تو پورٹ واین یا برانڈی استعمال کرائین۔

آنکھ مین سرخی ہو تو نیم گرم بوراسک لوشن[6] سے صبح و شام آنکھ کو دھونا چاہیے۔ اور ہرے کپڑے کا سایہ استعمال کرین کہ آنکھین زیادہ روشنی سے محفوظ رہین۔

بوراسک ایسڈ	۴ ڈرام	Boracic acid.
گرم پانی	۲۰ آونس	

[1] Carbolic lotion. [2] Carbolic powder.
[3] Sulphate of Magnesia. [4] Cream of Tartar.
[5] Fever mixture. [6] Boracic lotion.

ملا کر بوتل مین رکھین وقت استعمال تھوڑا عرق علحدہ برتن مین لیکر صاف روئی یا کپڑا تر کرکے آبلے دھوئین کاربولک آئل[ا] یعنے کاربولک ایسڈ[ب] ایک حصہ میٹھا تیل ۲۰ حصہ ملا کر جب آبلے خشک ہونے کے قریب ہون جسم پر ملنا مفید ہے۔ اس سے خارش کو تسکین ہوتی ہے اور رکھنڈ ہوا مین منتشر ہوکر دوسرونکو نقصان نہین پہونچاتا۔ جب جسم صاف ہو جاے مریض کو غسل صحت دیکر کپڑے بدلواکر لوگون سے ملنے دینا چاہئے۔ کم قیمتی کپڑے اوڑھنا بچھونا اور پلنگ جلا دینا چاہئے قیمتی کپڑونکو پانی مین جوش دیکر کاربولک لوشن[ج] مین ترکرکے خشک کرین مکان کے در و دیوار اور چھت وغیرہ کو کسی اینٹی سپٹک[د] لوشن سے ترکرکے سفیدی کرا دینا چاہئے۔

حفظ صحت ماتقدم۔ اگر چیچک کی وبا پھیلے ہو تو جنکو ٹیکا نہ لگا ہو فوراً ٹیکا لگا دینا چاہئے اور ٹیکا لگے ہوے کو سات برس گذر گئے ہون تو دوبارہ ٹیکا لگا دینا مناسب ہے۔ چیچک کا زہر اثر کر گیا ہے تو بھی تین دن کے اندر ٹیکا لگا دینے سے چیچک کا زور بہت کم ہو جاتا ہے۔ تندرست کو مریض سے دور رکھین

ویکسی نیشن[ہ] یعنے ٹیکا لگانا یا ماتا چھاپنا

چیچک کے روک کے واسطے دو طریقے مروج ہین ایک ان اکیولیشن[و] دوسرا ویکسی نیشن[ز] ان اکیولیشن[ح] ہندوستان اور چین مین زمانہ قدیم سے اسکا رواج تھا۔ چیچک کا مواد یا کھرنڈ کو پانی مین ترکرکے جسم مین کسی جگہہ خصوصاً بازو پر خراش یا شگاف دیکر مل دیا کرتے تھے۔ اس سے چیچک نکل آتی تھی مگر اس چیچک کا زور بمقابلہ اس چیچک کے جو خود بخود نکلتی ہے بہت کم ہوتا تھا۔

تجربہ سے معلوم ہوا کہ اس چیچک اور اصلی چیچک مین کوئی فرق نہین ہے اور یہہ بھی متعدی اور بعض وقت مہلک ہوتی ہے اسلئے اسکا رواج اوٹھ گیا اور اب صرف ویکسی نیشن[ط] کا طریقہ جاری ہے۔

ا Carbolic oil. ب Carbolic acid. ج Carbolic lotion. د Antiseptic lotion. ہ Vaccination. و Inoculation. ز Vaccination. ح Inoculation. ط Vaccination.

۱۷۹۸ء مین انگلستان کے نامی ڈاکٹر جنر[1] صاحب نے یہ دیکھا کہ بعض گاے کے تھن پر اور بعض
وقت کل جسم پر ایک قسم کے دانے نکل آتے ہین اس حالت مین گاے کا دودھ کم ہوجاتا
ہے اور بیمار معلوم ہوتی ہے - چند روز مین آپ سے آپ اچھی ہوجاتی ہے - ایسی گاے
کے دودھ دوہنے والون نے بیان کیا کہ اونکی اونگلی مین آبلہ نکل آتا ہے اور خودبخود
اچھا ہوجاتا ہے - یہ لوگ عارضہ چیچک سے محفوظ پاے گئے ڈاکٹر صاحب نے خیال کیا
کہ غالبًا دودھ دوہنے والون کی اونگلی مین گاے کے تھن کی دانے کی رطوبت لگ کر
جسم مین اوسکا مادہ پیوست ہوجاتا ہے جس سے اونکو چیچک نہین نکلتی - اسلئے اون
دانون کی رطوبت زہر چیچک کی ضرور تریاق ہوگی - غرضکہ اونہون نے گاے کے تھن
کے دانے سے رطوبت لیکر ایک آدمی کے بازو پر خراش کرکے مل دیا - چار روز مین
اوس مقام پر آبلہ نکل آیا جو خودبخود ٹوٹ کر اچھا ہوگیا - خفیف حرارت بھی ہوئی اور
آپ سے آپ جاتی رہی آدمی بھلا چنگا ہوگیا - جب چیچک کی وبا پھیلی تو اور آدمیون کو
چیچک نکلی صرف ٹیکا لگا ہوا محفوظ رہا - اسطرحپر ڈاکٹر صاحب نے ہزارون آدمیون پر تجربہ
کرکے ثابت کردیا کہ گؤ تھن سیتلا کے ٹیکا لگانے سے چیچک نہین نکلتی اور نکلتی بھی ہے تو اوسکا
زور نہین ہوتا - اس بیماری کا نام اونہون نے ویکسینیا[2] اور ٹیکے کا نام ویکسی نیشن[3]
رکھا ویکسی نیا کا دوسرا نام کاؤ پاکس[4] یعنے گؤ تھن سیتلا ہے - یہ ایک عجیب بات ہے
کہ جس گاے سے ہمکو دودھ - دہی گھی - مکھن - ایسی بے بہا غذائین ملتی ہین اور جس گاے
سے بیل پیدا ہوتا ہے جسکی مشقت سے کھیت مین غلہ کھانے کو پیدا ہوتا ہے وہی گاے
نوع انسان کو چیچک ایسی سخت اور مہلک بیماری سے بچانے کا باعث ہوئی - فی زمانہ
لوگ چیچک کے ظلم سے واقف نہین ہین کیونکہ ٹیکا کے بدولت اب اسکا زور بہت ہی کم
ہوگیا اور امید ہے کہ کچھ زمانہ مین اسکی یاد بطور قصہ کہانی کے رہ جاے - زمانہ سابق مین

[1] Dr. Jenner. [2] Vaccinia.
[3] Vaccination. [4] Cow pox.

ہزارون گھر چیچک کی وجہ سے بے چراغ ہو جاتے تھے۔ گاؤنکا گاؤن محلہ کا محلہ صاف ہو جاتا تھا۔ بچے جب تک دس برس کی عمر تک نہین پہونچتے تھے تب تک اونکی زندگی کا بھروسہ نہین کیا جاتا تھا۔ جو بچ جاتے تھے اونمین سے کوئی اندھے۔ کوئی کانے۔ چہرہ بھڑ کے چھتے کی طرح گھدا ہوتا تھا۔ اب بھی جو بہت پرانے لوگ ہین اون مین سے شاید فی صدی دس بھی ایسے نہین ہین جنکے چہرہ پر چیچک کا نشان نہو۔ جب سے سرکار نے اس ملک مین ٹیکا جاری کیا تب سے امن وامان ہے۔ پہلے جہالت کی وجہ بہت کچھ مخالفت ہوئی۔ ہر اچھے کام کا آغاز مشکل سے ہوتا ہے اور بیسیون رخنے پڑتے ہین مگر انجام ہمیشہ اچھا ہوتا ہے۔ چنانچہ اب وہ زمانہ ہے کہ لوگ خود بخود خوشی سے ٹیکا لگاتے ہین اور اپنی اولاد کو چیچک کے نقصانات سے محفوظ رکھتے ہین۔ جو لوگ اب بھی اس نعمت سے انکار کرتے ہین وہ اپنی جہالت کی سزا پاتے ہین۔

وکسی نیا[1] یا کاو پاکس[2] یعنے گوتھن سیتلا

اوپر ذکر ہو چکا کہ گوتھن سیتلا کی بیماری گاے مین خود بخود ہوتی ہے لیکن انسان مین صرف ٹیکا لگانے سے پیدا ہوتی ہے۔ یہ بیماری متعدی نہین ہے۔

علامت۔ جس روز ٹیکا لگایا جاتا ہے اوس روز اور دوسرے روز کوئی خاص بات قابل توجہ نہین ہوتی۔ دوسرے روز کی شام کو یا تیسرے روز کی صبح ٹیکا کے مقام پر ایک خفیف سرخ آماس معلوم ہوتا ہے جو چوتھے روز دانہ بن جاتا ہے۔ پانچوین روز یہ دانہ آبلہ ہو جاتا ہے جسمین شفاف پانی کی طرح رطوبت ہوتی ہے۔ کنارہ اسکا ابھرا ہوا اور بیچ کا حصّہ دبا ہوا پیالہ کی شکل کا ہوتا ہے۔ آٹھوین دن آبلہ کے گرد سرخ حلقہ نمودار ہوتا ہے اور رطوبت زردی مائل پیپ کی طرح ہو جاتی ہے۔ نوین دن حلقہ زیادہ آماس کر آتا ہے اور آبلہ مواد سے تن جاتا ہے۔ گیارہوین دن آبلہ ٹوٹ کر سیاہی مائل کھرنڈ بن جاتا ہے اور حلقہ قریب ڈیڑھ انچ چوڑا اور خوب اونچا

[1] Vaccinia. [2] Cow pox.

اور سخت ہو جاتا ہے ۔ دو دن بعد آماس کا زور کم ہوتا ہے ۔ بائیس[۲۲] دن بعد کھرنڈ خشک ہو کر گر جاتا ہے اور ٹیکا کے مقام پر گہرا اور قریب ایک چونی کے برابر گول نشان بن جاتا ہے ۔ ایک ہفتہ تک بخار نہین ہوتا لیکن آٹھوین یا نوین دن خفیف بخار شروع ہوتا ہے کسیقدر بے چینی اور مقام ٹیکا مین خارش ہوتی ہے ۔ حرارت صرف دو تین دن رہتی ہے ۔ لیکن خارش کھرنڈ کے گرنے تک رہتی ہے ۔

علاج ۔ کسی دوا کے ضرورت نہین ہوتی ۔ مقام ٹیکہ کھجلانے نہ دینا چاہیے اور کپڑے کی رگڑ سے بچانا چاہیے ۔ لوہے کے تار کا جالی دار ڈھکن بناتے ہین جسکو ویکسی نیشن شیلڈ[۱] کہتے ہین ۔ اسکو بازو پر باندھ دینے سے آبلہ محفوظ رہتا ہے ۔ جسطرح جالی دار چشمہ گرد و دھوپ سے آنکھ بچانے کے واسطے بکتا ہے اوسی نمونہ کا ویکسی نیشن شیلڈ خود بنا سکتے ہین ۔

طریق ٹیکا لگانے کا ۔ جو رطوبت ٹیکا کے آبلہ یا گوشت سیتلا سے نکلتی ہے اوسکو لیمف[۲] کہتے ہین ۔ لیمف کے لینے کا بہتر طریقہ یہ ہے کہ آبلہ کے نیچے کے حصہ مین سوئی یا چاقو سے سوراخ کر دین ۔ لیمف نکلے گا ۔

لیمف کو تین طریقہ سے رکھتے ہین ۔

۱ ۔ ہاتھی دانت کی قلم ہوتی ہے جسکو پوائنٹ[۳] کہتے ہین اسکے دونون کنارے دونون طرف لیمف مین تر کرکے سکھا لیتے ہین اور تا وقت ضرورت روئی مین لپٹ کر چھوٹے صندوق مین رکھتے ہین ۔ مگر اس طریق سے لیمف دیر تک نہین رہ سکتا ۔ جب ایک لڑکے سے دوسرے لڑکے کو فوراً ٹیکا لگانا ہو تو یہ طریق استعمال کیا جاتا ہے ۔

۲ ۔ شیشے کی باریک نلی مین جسکو ٹیوب[۴] کہتے ہین لیمف رکھتے ہین ایک طرف کا سوراخ

---

۱ Vaccination Shield.
۲ Lymph.
۳ Point. ۴ Tube.

لیمف مین رکھنے سے رطوبت آپ سے آپ اسمین جڑہ جاتی ہے پہر دونون طرف کے سوراخ اسپرٹ لیمپ[1] یا معمولی چراغ مین گرم کرکے بند کر دیتے ہین اس سے لیمف عرصہ تک محفوظ رہتا ہے - ضرورت کے وقت دونون کنارے توڑکر ایک طرف پہونکنے سے دوسرے طرف کے سوراخ سے لیمف نکلتا ہے - اسکو ہاتھی دانت کے قلم پر لیکر خراش پر رگڑ دیتے ہین -

۳- ایک ٹکڑہ شیشہ کا ٹوٹے ہوے آبلہ پر رگڑ دیتے ہین کہ لیمف[2] اوس پر آجاے ایک دوسرا ٹکڑہ شیشہ کا اوس پر رکہہ دینے سے ٹکرا چپک جاتا ہے - وقت ضرورت دو تین قطرہ پانی سے تر کرکے دونون ٹکڑے شیشے کے علحدہ کر لیتے ہین اور لیمف کام مین لاتے ہین اس ترکیب سے کچھ عرصہ تک لیمف محفوظ رہ سکتا ہے لیکن اوتنی دیر تک نہین جتنا کہ ٹیوب[3] مین گرمی سے لیمف کچھ دنون بعد بیکار ہو جاتا ہے - اسیواسطے گرم موسم مین ٹیکا لگانے سے کامیابی نہین ہوتی - ہر سال جاڑے کے شروع مین لیمف مہیا کرنے کی ضرورت ہوتی ہے اور اکتوبر سے مارچ تک عموماً ٹیکا لگایا جاتا ہے - پہاڑون پر جہان سردی ہوتی ہے تمام سال ٹیکا لگایا جا سکتا ہے اور بمبئی سے نیچے کے ملکو مین ہر سال لیمف پہونچایا جاتا ہے - ٹیکا لگانے کا بہتر طریقہ یہہ ہے کہ ایک بچہ کے آبلہ سے تازہ لیمف لیکر دوسری بچہ کو فوراً ٹیکا لگایا جاے - جس روز ٹیکا لگایا ہو اوسی روز یعنی آٹھوین دن آبلہ سے لیمف لینا چاہیے - اسکے بعد آبلہ مین مواد پڑ جاتا ہے اور لیمف بے کار ہوتا ہے - ٹیکا عموماً بازو کے اوپر کے حصہ مین لگایا جاتا ہے - جس بچہ کو ٹیکا لگانا ہو اوس کے بازو کو بغل کے طرف سے اسطرح پکڑین کہ مقابل کی جلد تن جاے جاے اوس مقام پر ٹیکا کی سوئی سے پہلے

[1] Spirit Lamp. [2] Lymph. [3] Tube.

ایک طرف پھر دوسرے طرف سے خراش کرین کہ چارخانہ کی طرح نشانات ہوجائین
خراش صرف اسقدر ہونا چاہیے کہ جلد چھل جاے لیکن خون نہ نکلنے - اس پر لیمف آلودہ
ہاتھی دانت کی نوک پانی مین تر کرکے رگڑ دین اور چند لمحہ تک خشک ہونے دین
اسیطرح دوسرے بازو پر ٹیکا لگا دین - ٹیکا لگانے کے بعد اوزار کو گرم پانی سے
دھوڈالنا چاہیے اگر سوئی موجود نہو تو چاقو سے چھوٹا شگاف یا صرف خراش جلد
مین کرکے لیمف لگا دیتے ہین - والدین چاقو یا سوئی کے استعمال سے ڈرتے
ہون تو یہ طریقہ عمل مین لایا جاسکتا ہے - دونون بازو پر ایک چھوٹا بلسٹر[1] چونی
کے برابر لگا دین جب آبلہ اوٹھ آوے اوسکو قینچی سے چارون طرف کاٹ دین
اور تازہ جلد پر لیمف ملین -

لیمف لینے مین احتیاط

۱- جس لڑکے سے لیمف لیا جاے وہ تندرست ہو خفیف حرارت جو ٹیکہ کے وجہ سے
ہوتی ہے اوسکا کچھ ہرج نہین لیکن کوئی جلد کی بیماری نہو - موروثی آتشک کی کوئی علامت نہو
۲- کامیاب ٹیکا کا آبلہ ہونا چاہیے یعنے ٹھیک وقت پر نکلا ہوا اور لیمف سے بھرا ہو -
۳- لیمف ٹیکا لگانے سے آٹھوین دن لینا چاہیے جب آبلہ کی رطوبت شفاف ہو -
سواد پڑ جانے سے آبلہ ٹیکا کے لائق نہین رہتا -
۴- صرف لیمف لینا چاہیے اوسکے ساتھ خون نہ ملا ہو -
۵- اوزار خوب صاف ہون - ہر ٹیکا لگانے کے بعد گرم پانی سے دھو ڈالین -
۶- جس بچہ کو ٹیکا لگایا جاے وہ تندرست ہو کسی قسم کے اوزار دانے جسم پر نہ نکلے ہون -
نہ دانت نکلنے کی تکلیف مین مبتلا ہو -
جب چیچک کی وبا پھیلی ہو تو اوس وقت صحت کا چندان خیال نہین کرنا چاہیے - ٹیکا لگا دینا مصلحت ہے -

---

[1] Blister.

کامیاب ٹیکا کی پہچان یہ ہے کہ نشان گہرا اور گول ہو کنارے ابھرے ہوئی اور سطح نشان پر چھوٹے چھوٹے غار نمایان ہون یا مرکز سے کنارے کی طرف باریک لکیرین ہون - یہ نشان جسامت مین تہائی انچ ہونا چاہئے۔ اور دونون بازو پر یکسان نشان موجود ہو-

تجربہ سے معلوم ہوا کہ ہزار ٹیکا لگے ہوے لڑکون مین صرف دو کو چیچک نکلتی ہے اور ایک ہزار بے ٹیکا لگے ہوے لڑکون مین تین سوبیس کو چیچک نکلتی ہے -

ٹیکا لگانے کے بعد احتیاط - ٹیکا لگانے کے بعد تھوڑی دیر بازو کھلا رکھین کہ لیمف خشک ہو جاے - بے آستین کا کپڑا پہنا دین جس سے ٹیکا پر رگڑ نہ لگے - کھجلانے سے باز رکھین وکسی ڈشن شیلڈ استعمال کرین - اگر قبض ہو تو کاسٹر آئل دین اور بخار کی شدت ہو تو فیور مکسچر مگر بلا خاص وجہ کوئی دوا نہ دینا چاہئے - دھوپ سے بچاوین اگر ٹیکا کے مقام پر زخم ہو جاے تو آکسائڈ آف زنک ایک ڈرام مکھن ایک آونس مین ملا کر زخم پر لگا دین -

چکن پاکس - موتیا سیتلا

تعریف - پہلے خیال تھا کہ یہ بیماری چیچک کی ایک قسم ہے - مگر زمانہ حال کی تحقیقات سے معلوم ہوا کہ یہ ایک علٰحدہ بیماری ہے - چیچک سے کوئی واسطہ نہین گو متعدی ضرور ہے اکثر بارہ سے کم عمر کے لڑکو نکو نکلتی ہے -

علامات زہر اثر کرنے کے بعد ۱۰ سے ۱۴ دن تک کوئی علامات ظاہر نہین ہوتی - بعد سردی دیگر بخار اور درد سر ہوتا ہے - یہ حالت صرف ۲۴ گھنٹے تک رہتی ہے - دوسرے روز دانے نمودار ہوتے ہین یہ پہلے سرخ نشانات کے طرح معلوم ہوتے

---

[1] Castor oil. [2] Fever mixture.
[3] Oxide of zinc. [4] Chicken-pox.

ہین بھدے دانے ہو جاتے ہین - تیسرے دن ان دانون مین شفاف رطوبت ہو جاتی ہے - یہ دانے پیٹھ پر بکثرت ہوتے ہین انکی شکل اسطرحکی ہوتی ہے جیسے گرم پانی جسم پر گرنے سے چھوٹے چھوٹے آبلے ہو جاتے ہین - سرسون کے دانے سے مٹر کے برابر تک ہوتے ہین - چیچک کی طرح کنارے اوبھرے ہوے اور بیچ کا حصہ دبا ہوا نہین ہوتا - دانون کے گرد خفیف حلقہ سرخ رنگ کا ہوتا ہے پانچوین دن یہ آبلے ٹوٹ کر کھرنڈ بن جاتے ہین اور ایک ہفتہ مین خشک ہو کر گر جاتے ہین - ابتدأ بخار اور کھانسی کی شکایت ہوتی ہے لیکن پھنسون کے نکلنے سے بخار ہلکا ہو جاتا ہے - یہ پھنسیان بتدریج نکلتی اور خشک ہوتی رہتی ہین -

انجام ہمیشہ بخیر ہوتا ہے - کبھی موت نہین ہوتی -

علاج - مریض کو مکان کے اندر رکھنا چاہئے - تندرست بچونکو اوس کے پاس نہ جانے دین - اگر قبض ہو تو کاسٹر[1] آئل اور بخار کی شدت ہو تو فیور[2] مکسچر دین - غذا ہلکی ہو -

زکام وکھانسی

بعض وقت زکام کی وجہ خفیف کھانسی ہو جاتی ہے اور کسیقدر بخار ہوتا ہے ایسی حالت مین دوا دینے کی ضرورت نہین ہے - لیکن جب ان علامات کی شدت ہو ناک سے ریزش بے چینی اور سانس مین تکلیف ہو تو دوا کی فکر کرنی چاہئے - ذیل کا قے آور نسخہ استعمال کرین -

اپیکاک پوڈر	۸ گرین	Ipecac powder.
اپیکاک وائن	۱۰ آونس	Ipecac wine.

ملاکر ایک چاے کے چمچہ برابر آدھ آدھ گھنٹے بعد دین جب تک قے نہو - اس کے بعد کف مکسچر[3] جسکا بیان خسرہ مین ذکر ہے دین - بخار کی شدت ہو تو فیور مکسچر دین - سانس

---
[1] Castor oil. [2] Fever mixture. [3] Cough mixture

لینے مین وقت معلوم ہو تو سینہ اور ریڑہ کو گرم فلالین سے سیکین اور سینکنے کے بعد فلالین پر چند قطرے روغن تارپین[1] چھڑک کر باندھ دین۔ اس سے فائدہ نہو تو رائی کا پلاسٹر لگا دین۔ گرم پانی کا بھاپ سونگھنا مفید ہوتا ہے۔ کھولتے ہوے پانی مین تھوڑا نوشادر ملا دین۔ اگر رہ کا سیا نا ہو تو بھاپ کو منھ کے راہ سانس لینے کو کہین اور بچہ ہو تو بستر کے پاس دیگچی رکھ دین۔ قبض ہو تو کسٹر وائل۔ دانت نکلنے کی تکلیف ہو تو مسوڑے مین نشگاف دین۔ گرم کپڑا اشل فلالین کے پہنا دین اور سرد ہوا سے بچا وین۔ غذا ہلکی دین۔

ہونپگ کاف (کوکر کھانسی)

تعریف۔ یہ ایک متعدی بیماری ہوتی ہے اسمین زکام و بخار ہوتا ہے اور تشنجی کھانسی نوبت سے آتی ہے۔ سانس لینے مین ایک قسم کی آواز سنائی دیتی ہے۔

علامات۔ زہر ۴ سے ۱۴ روز تک جسم مین مخفی رہتا ہے کوئی علامت نہین پیدا ہوتی اسکے تین درجے ہوتے ہین۔

۱۔ ابتدائی درجہ۔ اسمین سردی دیکر خفیف بخار اور زکام ہو جاتا ہے۔ آنکھین سُرخ ہو جاتی ہین اور پانی بہتا ہے۔ ناک سے ریزش اور کھانسی ہوتی ہے۔ حلق مین خراش ہوتا ہے۔ چھینکین آتی ہین۔ اس درجہ کی میعاد ۸ روز سے ۲۰ روز تک ہے

۲۔ تشنجی کھانسی کا درجہ۔ اس درجہ مین زکام اور بخار کی کمی لیکن کھانسی کی شدت ہوتی ہے۔ کھانسی ایک منٹ مین ۱۰ سے ۳۰ مرتبہ آتی ہے۔ بچہ سانس نہین لے سکتا۔ پھیپھڑے مین ہوا نہ جانے سے چہرہ اور گردن کی رگین اور آنکھین سُرخ ہو جاتی ہین۔ ہونٹھ نیلا پڑ جاتا ہے۔ پیشاب پائخانہ خطا ہو جاتا ہے۔ اس کے بعد ایک لمبی سانس اندر کو جاتی ہے جسمین ہوا کی نالیون کے تنگ ہونے سے ایک آواز پیدا

[1] Castor oil [2] Hooping Cough.

ہوتی ہے جسکو ہُوپ[1] کہتے ہین۔ اسی سے اسکا نام ہوپنگ کاف[2] ہے۔ اس سانس
کے بعد پھر کھانسی شروع ہوتی ہے اور تھوڑی دیر کے بعد اوسیطرح کی سانس آتی ہے
اسی طرح کئی منٹ تک متواتر دورہ ہوتا رہتا ہے۔ آخرکار خفیف جھاگ منھ سے
نکلکر کھانسی بند ہوجاتی ہے اور سانس بہ آسانی آتی ہے۔ لڑکا بھلا چنگا معلوم ہوتا ہی
گویا کوئی بیماری نہین۔ لیکن تین چار گھنٹہ کے بعد یا اور جلد دوسرا دورہ شروع ہوتا ہے
بچہ لیٹا ہو تو گھبراکر اوٹھ بیٹھتا ہے اور جو چیز سامنے ہوتی ہے ہاتھ سے پکڑ لیتا ہے۔ کھانسی
اور سانس کی کیفیت پہلے دورہ کے طرح ہوتی ہے۔ دوران کے درمیان مین بچہ
تندرست معلوم ہوتا ہے بھوک اچھی رہتی ہے۔ یہہ درجہ ۴ سے ۸ ہفتہ تک رہتا ہے

۳۔ زوال کا درجہ۔ جب عارضہ رو بصحت ہوتا ہے تو کھانسی مین کمی ہوتی ہے دورہ
دیر کے بعد ہوتا ہے۔ بلغم گاڑھا نکلتا ہے۔ قی بند ہوجاتی ہے۔ آہستہ آہستہ مریض کو
ہو چلتی ہے اور چار سے ۶ ہفتہ مین کھانسی و دم کی شکایت جاتی رہتی ہی صرف
کمزوری باقی رہتی ہے۔

انجام عموماً یہہ بیماری مہلک نہین ہوتی لیکن بعض وقت اور بیماریان شامل ہوجاتی
ہین جس سے کبھی کبھی موت ہوجاتی ہے۔ وہ بیماریان یہہ ہین پھیپھڑے کی بیماریان مثلاً
برونکائیٹس[3]۔ نیومونیا[4]۔ ایم فی زیما[5] ۔ دماغ مین خون منجمد ہونا۔ دست۔ تشنج۔
چیچک۔ خسرہ۔

علاج۔ مریض کو مکان کے اندر رکھین۔ سرد ہوا سے بچاوین۔ اگر ہوا گرم و خشک
ہو تو باہر جانے کی اجازت دیسکتے ہین۔ تندرست بچونکو مریض کے پاس نہ جانے
دین۔ گرم کپڑا پہنا دین۔ غذا مقوی اور زود ہضم دین۔ ضرورت ہو تو کاسٹر[6] آئل

[1] Hoop. [2] Hooping Cough. [3] Bronchitis [4] Pneumonia
[5] Emphysema.

کا جلاب دین قے آور نسخہ جسکا بیان - میزلس[1] اور زکام مین ہوا ہے استعمال کرین اسکے
بعد کف مکسچر پینے کو دین - سینہ پر روغن تارپین یا لیمنٹ آئوڈین[2] ملین -
تیسرے ہفتہ کے قریب اس نسخہ کا استعمال مفید پایا گیا ہے -

اپیکاک پوڈر	½ گرین	Ipecac powder.
کاربونیٹ آف پوٹاش	۳ - گرین	Carbonate of Potash.
الم (پھٹکری)	۳ - گرین	Alum.

شہد مین ملا کر تین چار دفعہ دنمین چٹا دین -
پرانے مریضون کو تبدیل آب وہوا سے بہت فائدہ ہوتا ہے -
ذیل کے نسخہ کو ہمنے اکثر مفید پایا ہے -

اکسٹرکٹ بلاڈونا	۱ - گرین	Extract Belladonae
وائن آف اپیکاک	½ ڈرام	Wine of Ipecac.
برومائڈ آف پوٹاسیم	۲۰ گرین	Bromide of Potassium
پانی	۱ - آونس	

ملا کر خوراک چھوٹے بچون کے واسطے ۲۰ بوندسے ۳۰ بوند تک دنمین تین مرتبہ دین -
اگر دماغ مین اجتماع خون کے علامات ہون - یعنے بخار - سرگرم - تشنج آنکھین سُرخ
قے - زبان میلی تو برف کوٹ کے ربر کے تھیلے مین رکھکر یا رومال مین لپیٹ کر
سر پر رکھین - برف میسر نہو تو اس عرق مین کپڑا بھگو کر سر پر رکھین -

نوشادر	۵ آونس
شورہ	۵ آونس
پانی	۱۰ - آونس

[1] Measles. [2] Liniment Iodine.

ملاکر استعمال کرائین -

ایک تیز جُلاب دین جسکا نسخہ یہ ہے -

سفوف جلپ	۲ گرین
سفوف ریوند چینی	۲- گرین
سفوف دارچینی	۲- گرین

ملاکر چار چار گھنٹہ بعد دین جب تک دست جاری ہو اور مدد کے لیے تھوڑا امان گرم پانی مین ملاکر عمل دین -

افتھی - منھ کے چھالے اور ناوہ

تعریف - اس مین چھوٹے چھوٹے مدور سفید رنگ کے دانے زبان پر اور منھ مین نکل آتی ہین یہ دانے شکل آبلے کے ہو جاتے ہین جنکے ٹوٹنے سے چھالے ہو جاتے ہین -

علامت - بولنے اور نگلنے مین درد ہوتا ہے دودھ نہین پیا جاتا رال بکثرت نکلتی ہے - منھ سے بدبو آتی ہے - معدہ بگڑا ہوا ہوتا ہے - کبھی قبض کبھی دست ہوتا ہے - اکثر خفیف حرارت ہو آتی ہے -

علاج - پہلے کاسٹر وائل[1] کا مسہل دین بعدہٗ کلوریٹ آف پوٹاش[2] ایک گرین پانی ایک ڈرام ملاکر دن مین تین بار بچے کو دین یہ ایک خوراک ہے - سوہاگا ایک ڈرام شہد ایک آونس مین ملاکر زبان اور منھ پر ملین سلائم واٹر یا سوڈا واٹر مین ملاکر پلائین -

تھرش

تعریف - منھ پہلے سرخ اور سوجا ہوا معلوم ہوتا ہے بعدہ دہی کی طرح چھوٹے دانے

[1] Castor Oil [2] Chlorate of Potash.

معلوم ہوتے ہین جو باہم ملکر بڑے دھبے ہو جاتے ہین یہان تک کہ کل منھ سفید رنگ کا معلوم ہوتا ہے - یہہ جدا کرنے سے جھلی کی طرح علحٰدہ ہو جاتے ہین - یہہ جھلی زبان مسوڑے اور حلق مین بھی ہو جاتی ہے -

علامات - بچہ بے چین معلوم ہوتا ہے - بدہضمی اور معدہ کی خرابی کی علامتین ہوتی ہین - یعنی نفخ - درد شکم قبض یا اسہال ہوتا ہے - رال منھ سے بکثرت نکلتی ہے بخار ہوتا ہے -

علاج - سوہاگا اور شہد ملاکر منھ مین تین چار بار ملین یا نائیٹریٹ آف سلور[ا] ایک گرین - آب مقطر ایک ڈرام ملاکر برش سے ضماد کرین -

یہہ نسخہ جو ریڈ مکسچر[۲] کے نام سے مشہور ہے مفید ہوتا ہے -

کاربونیٹ آف مگنشیا[۳] ۳۰ گرین - Carbonate of Magnesia

سفوف ریوند چینی ۱۵ گرین

ارومٹک اسپرٹ آف امونیا ۳۰ منم Aromatic Spirit of Ammonia

انی سیڈ آئل ۳ منم Aniseed Oil

پانی ایک آونس

سب کو ملاکر ایک چائے کے چمچہ برابر چار چار گھنٹہ بعد پلائین -

غذا ہلکی اور زود ہضم ہو - اگر دست یا پیچش ہو تو ان بیماریون کی مناسب دوائین استعمال کرین -

اسہال

تعریف - دست معمول سے زیادہ آنا -

علامات - صرف دو چار دست زیادہ آجانے سے روکنے کی کوشش نہ کرنا چاہیے

[ا] Nitrate of Silver [۲] Red mixture

دانت نکلتے وقت یا معدہ مین ثقیل غذا کے وجہ اکثر بچونکو دست آجاتے ہین۔ دودھ کے دانت نکلنے کے زمانہ مین چھ مہینہ سے تین سال تک دستونکی اکثر شکایت ہوتی ہے اور زیادہ وہ سب دودھ کا موافق نہ آنا ہوتا ہے۔ قے ہوتی ہے۔ شکم مین نفخ اور مروڑ ہوتا ہے۔ دست اکثر سبز رنگ کا ہوتا ہے اور اوسمین جمے ہوے دودھ کے ٹکرے ہوا کرتے ہین۔

علاج - کاسٹر وائل[۱] ½ چار کے چمچ سے ایک چار کے چمچ تک حسب عمر مریض پلاوین یا رڈ مکسچر[۲] جسکا مرض تھرش مین ذکر ہوا ہے استعمال کرائین۔ اگر دودھ خراب ہو تو دو تین روز بند کرکے مرغ کی یخنی یا آش جو پلاوین۔ جب دودھ پھر دینا شروع کرین تو اوسمین لائم واٹر[۳] ملاوین۔ مسوڑا سوجا ہو تو شگاف دین اس سے اکثر بہت فائدہ ہوتا ہے۔ ان ترکیبون سے دست نہ بند ہون تو ان نسخون مین سے کوئی نسخہ استعمال کرائین۔

نسخہ ۱ چاک مکسچر

ارومٹک چاک پاؤڈر	۲۰ گرین	Aromatic chalk powder
ٹنکچر ہایوسیامس	۳۰ منم	Tincture Hyocyamus
ٹنکچر کٹے کیو	۳۰ منم	Tincture Catechere
وائل پیپرمنٹ	۲ منم	Oil Pippermint
پانی	½ ۱ آونس	

خوراک چھ مہینہ سے کم عمر والے بچے کو ½ ڈرام چھ مہینہ سے زاید ایک سال تک ۱ ڈرام ایک سال سے دو سال تک دو ڈرام دنمین تین چار بار پلاوین۔

[۱] Castor Oil [۲] Red Mixture
[۳] Lime water

نسخہ ۲

کاربونیٹ آف مگنیشیا ۱ گرین Carbonate of Magnesia

بسمتھ سب نائٹریٹ ۱½ گرین Bismuth Subnitrate

ردوبرب پاؤڈر یعنے سفوف ریوندچینی ۱ گرین Rhubarb powder

ملا کر دن مین تین مرتبہ پانی کے ساتھ کھلاوین۔

پیٹ کو سینکنا چاہیے اور فلالین کی پٹی ہر وقت شکم پر لپٹی رہین۔ اگر ان سب سے فائدہ نہو تو دودھ بدل دینا چاہیے اور ممکن ہو تو تبدیل آب و ہوا کرین۔

پیچش

تعریف۔ اسمین بار بار اجابت کی خواہش ہوتی ہے لیکن پیٹ مین درد اور مروڑ ہو کر صرف تھوڑی خون آمیز لعاب دار چیز نکلتی ہے۔

علامات۔ ابتدا مین خفیف حرارت ہوتی ہے۔ بعض وقت اسہال کے بعد پیچش ہو جاتی ہے۔ اکثر دودھ کے دانت نکلنے کے زمانہ مین یہ شکایت ہوا کرتی ہے بڑے اسہال مین زخم ہو جانے سے خون آتا ہے۔ اگر صرف آماس ہے تو لعابدار چیز نکلتی ہی خون نہین نکلتا۔ بچہ حاجت کے وقت چلاتا ہے۔ پیٹ ملتا ہے اور کونتھا ہے۔ بہت زور کرنے کے بعد چند قطرے نکلتے ہین کچھ دیر کو تسکین ہو جاتی ہے۔ پھر وہی کیفیت ہوتی ہے بعض بچون کو تشنج بھی ہوتا ہے پیٹ دبانے سے درد ہوتا ہے۔

علاج۔ اگر دانتون کی وجہ سے بیماری نہین ہے تو اس نسخہ سے بہت فائدہ ہوتا ہے۔

ایپکاک پوڈر ½ گرین Ipecac powder

کاربونیٹ آف سوڈا ۱ گرین Carbonate of Soda

کاربونٹ آف بسمتھ ۱ گرین Carbonate of Bismuth

ملا کر دن مین تین چار بار کھلائین۔ یہ خوراک چھ مہینہ کے بچے کے واسطے ہے۔ دودھ

بند کرکے مرغ کی یخنی۔ آش جو یا مےلینس فوڈ[1] ایک یا دو روز تک پلائین۔ پیٹ کو سیکین اور روغن تارپین ملین فلالین کی پٹی باندھے رکھین۔ دانت نکلتے ہون تو سوجے ہوے مسوڑے مین شگاف دینا چاہیے۔ جب خون اور اینٹھ بند ہو جاے صرف ڈھیلا دست باقی رہے تو چاک مکسچر[2] جسکا اوپر ذکر ہو چکا دینا چاہے۔ اگر مان کا دودھ بچہ پیتا ہو تو دائی کا دودھ پلانا چاہیئے۔ گاے کا دودھ پیتا ہو تو بجاے اوسکے گدہی کا دودھ دینا چاہیے۔ غرض اس طرح دودھ مین ردو بدل کر دینے سے بعض وقت فائدہ ہوتا ہے۔

قبض

علامت۔ کئی روز تک پائخانہ نہ ہوتا اور بعد کو سوکھی مینگنی کی طرح زور کرنے سے تھوڑا پائخانہ نکلتا۔

علاج۔ دست آور دوائین اور عمل سے حتی الامکان پرہیز کرنا چاہیے۔ غذا پر توجہ کرنے سے قبض کی شکایت اکثر جاتی رہتی ہے۔ شہد خالص دودھ مین ملاکر صبح و شام بچے کو دین۔ سفبوط رہ کو نکوگرہ کا شیرہ بعض وقت مفید ہوتا ہے۔ صابن کا چھوٹا شیاف بناکر روغن بید انجیر مین ترکرکے رات کو پائخانہ کے مقام مین رکھین۔ کاسٹر وائل[3] پیٹ پر مالش کرین۔ مالش مین ہاتھ اوپر سے نیچے کو لانا چاہیے۔

کانچ نکلنا

عرصہ تک پیٹ کی بیماری قائم رہنے سے امعاء کے نیچے کا حصہ کمزور ہو جاتا ہے اور اجابت کے وقت باہر نکل آتا ہے۔ بعض کمزور بچون کو بلا کسی پیٹ کی بیماری کے بھی یہ شکایت ہو جاتی ہے۔

علاج۔ نکلے ہوے امعاء کو فوراً اندر کر دینا چاہیے اگر بہ آسانی اندر نہ جاے

---

[1] Mellin's food [2] Chalk Mixture
[3] Castor oil

تو ڑے کو بعد ہر ہیٹ لٹا کر اونگلی مین تیل لگاکر آہستہ آہستہ اندر کر دین -

دوسری ترکیب یہہ ہے کہ نکلی ہوئی امعاء پر ایک باریک کپڑا تیل مین ترکر کے پھیلا دین اور اسٹمک پمپ ٹیوب[1] پاۓخانہ کے سوراخ پر کپڑے کے اوپر رکھ کے آہستہ آہستہ اندر کو داخل کرین - کانچ اندر چلی جائیگی - پہلے ربر کانل ہینے ٹیوب آہستہ نکال لین اسکے بعد کپڑا آہستہ کھینچ لین - ایک گدی رکھکر دونون ران ملاکر گھٹنے کے اوپر ایک پٹی باندھ دین - ربر کانل نہ ملے تو اوسکی جگہ اونگلی سے کام لین - پھٹکری یا ہیرا کیس کی پچکاری دن مین دو بار پاۓخانہ سے فارغ ہونے کے بعد لگانا بہت مفید ہے - نسخہ یہہ ہے -

پھٹکری یا ہیرا کیس	½ ا ڈرام
پانی	۲۰ آونس

ملاکر رکھین ایک یا دو آونس بذریعہ پچکاری پاۓخانہ کے مقام مین پہونچا دین اور جب کانچ نکلے تو اسی عرق سے دھو دیا کرین -

اگر اسہال یا پیچش کی بیماری ہو تو اوسکی دوا کرین - فیلوز سرپ آف ہائپو فاسفائٹس[2] پلانا مفید ہے - ترکیب استعمال ہر بوتل پر لکھی رہتی ہے یا پیرشیز کیمیکل فوڈ[3] استعمال کرین - برف ملا ہوا یا سرد پانی سے آبدست لینا چاہیے ایک چھوٹا ٹکڑا برف کا پاۓخانہ کے مقام کے اندر رکھ دین - احتیاط رکھین کہ قبض نہ ہو - اگر ممکن ہو تو لیٹ کر پاۓخانہ پھرنے دین -

کالک[4] (قولنج یا سُول)

تعریف - پیٹ کے درد کو کہتے ہین -

علامت - اکثر قبض یا غذا کے ناموافق ہونے سے قولنج ہوتا ہے - اسہال مین اینٹھا اور

---

[1] Stomach pump tube [2] Fellows Syrup of Hypophosphites [3] Parrish's Chemical Food. [4] Colic.

تشنجی درد ہوتا ہے - بچہ چلاتا ہے پاؤن سکوڑ لیتا ہے - حرارت نہین ہوتی - بلکہ ہاتھ پاؤن سرد ہوتے ہین -

علاج - امعاء مین خراش پیدا کرنے والی چیز کو نکالنے کے واسطے پہلے کاسٹر[ل] ائل کا جلاب دین - یا ذیل کا نسخہ بطور عمل استعمال کرین -

کاسٹر ائل (روغن بیدانجیر)	دو ڈرام	Castor oil.
روغن تارپین	دو ڈرام	
ٹنکچر اسافوٹیڈا (عرق ہینگ)	½ ڈرام	Tincture Assafoetida.
رائس واٹر (ماڑ یا پیچ)	۳ آونس	Rice water.

پیٹ سیکین اور کاسٹر ائل اوپر سے نیچے کو مالش کرین ذیل کے دونون نسخے نہایت مفید ہین - انکو بنا کر تیار رکھین اور وقت ضرورت استعمال کرین -

کاربونیٹ آف مگنیشیا	۴۰ گرین	Carbonate of Magnesia.
ٹنکچر آف مسک (عرق مشک)	۳۰ گرین	Tincture of Musk.
ٹنکچر آف کارڈیم (عرق الائچی کلان)	۳۰ منم	" of Cardamoms
ٹنکچر آف اسافوٹیڈا (عرق ہینگ)	۱۵ منم خوراک ½ سے ایک چاے کے چمچہ برابر	" " Assafoetida " "
آئل انیس (روغن سونف)	۳ منم تین تین گھنٹہ بعد دینا چاہیے -	Oil Anise
آئل نٹ مگ (روغن جائفل)	۲ منم	" Nutmeg
ٹنکچر ہن بین (عرق اجوائن خراسانی)	۱۰ منم	Tincture Henbane
آئل پپرمنٹ (روغن پودینہ)	۱ منم	Oil Peppermint
پپرمنٹ واٹر (عرق پودینہ)	۲ آونس	Peppermint water.

ل Castor oil.

دوسرا نسخہ

Spirit ether	۴۰ منم	اسپرٹ ایتھر
" Chloroform	۴۰ منم	اسپرٹ کلوروفارم
Compound tincture of Cardamoms.	۲ ڈرام	کمپونڈ ٹنکچر آف کارڈمم
Spirit of Nutmeg	½ ڈرام	اسپرٹ آف نٹ مگ
Oil of Caraways	۳ منم	آئل آف کروے
Peppermint water	½ ۴ آونس	پپرمنٹ واٹر

خوراک ایک سے ۲ چاء کے چمچے برابر تین تین گھنٹہ بعد۔

اگر سول کی اکثر شکایت ہو تو سمجھنا چاہیے کہ دودھ مین کچھ فساد ہے اوسکی تاثیر خراب ہے یا مقدار مین زیادہ دیا جاتا ہے۔ یہ نقص رفع کرنا چاہیے۔ لائم واٹر[a] یا سوڈا[b] دودھ مین ملا کردین۔ دودھ پلانے والی کے غذا کی نگرانی کرین۔

کالرا یعنے ہیضہ

یہ ایک متعدی بیماری ہے۔ جسمین قے اور دست بکثرت ہوتا ہے قے اور دست صاف پانی کے طرح ہوتا ہے اور اوس مین سفید چھوٹے چھوٹے ٹکڑے نظر آتے ہین۔ اسواسطے اسکورائس واٹر[c] یعنے پیچ یا ماڑ کی شکل کا کہتے ہین۔ ہاتھ پانون سرد ہو جاتے ہین۔ عضلات مین تشنج ہوتا ہے۔ نبض کمزور۔ چہرہ زرد یا نیلا۔ آنکھین بیٹھ جاتی ہین پیشاب بند ہو جاتا ہے۔ بے چینی اور شدت کی پیاس ہوتی ہے۔ حالت بہت جلد ردی اور نبض ساقط ہو جاتی ہے۔ پسینہ آتا ہے اور جسم سرد معلوم ہوتا ہے۔ اکثر بچے ضائع ہو جاتے ہین۔ علاج۔ برف کا پانی پینے کو دین یا برف کا ٹکڑہ منہ مین رکھین۔ ابتدا مین ذیل کا نسخہ استعمال کرین۔

[a] Lime water [b] Soda [c] Cholra [d] Rice water

چاک یعنے کھریا صاف کیا ہوا	ایک ڈرام	
سفوف گوند ببول	ایک ڈرام	
شربت سادہ	دو ڈرام	
ٹنکچر ہین بین	ایک ڈرام	Tincture Henbane
سن من واٹر	۳ آونس	Cinnamon water

خوراک ایک چار کے چمچ سے دو چار کے چمچ تک عمر کے موافق تین چار بار دمین دینا چاہئے چاک کو اسطرح صاف کرتے ہین کہ معمولی کھریا مٹی کو پیس کر پانی مین گھول دیتے مین تھوڑی دیر بعد جب کھریا تہ نشین ہو جاے تو پانی کو پھینک کر کھریا مٹی خشک کرکے رکھ چھوڑتے ہین۔

اگر حالت ردی اور نبض کمزور ہو توان نسخون مین سے کوئی نسخہ استعمال کرائین۔

کلورک ایتھر	ایک ڈرام	Chloric ether
برانڈی	۲ آونس	Brandy
سن من واٹر	۲ آونس	Cinnamon water

ملاکر ایک چار کے چمچ سے دو چار کے چمچ تک چھ چھ گھنٹہ بعد دین۔

دوسرا نسخہ۔

کاربونیٹ آف امونیا	۱۲ گرین	Carbonate of ammonia
کلورک ایتھر	½ ڈرام	Chloric ether
انفیوزن کلووز (جوشاندہ قرنفل)	۴ آونس	Infusion cloves.

ملاکر ایک چار کے چمچ سے دو چار کے چمچ تک تین دفعہ دن مین پلاین۔ فم معدہ اور دل کے مقام پر رائی کا پلاسٹر لگا دین۔ سونٹھ باریک پیس کر ہاتھ پاؤن اور پنڈلیون مین ملین۔

۲۴ گھنٹے تک کھانا نہ دین اسکے بعد اگر معدہ قبول کرے تو قدرے دودھ مین

سوڈا واٹر[١] یا لائم واٹر[٢] ملا کر دین جب یہ ہضم ہو جاے تو آرا روٹ یا سابو دانہ پانی مین پکا کر
تھوڑا دودھ ملا کر دین۔ آش جو مین کاغذی لیمون کا عرق ملا کر تھوڑا میٹھا کر کے دینا مفید
ہے۔ اس سے پیاس کو تسکین ہوتی ہے اور ادرار ہوتا ہے۔ مریض کے پاس سواے معالج
اور تیماردار کے جسکی بہت ضرورت ہو اور کسیکو نہ جانا چاہیے۔ قے اور دست کو ایسے
برتن مین رکھنا چاہیے جسمین پہلے سے کانڈیز فلوئڈ[٣] یا کاربولک لوشن[٤] رکھا ہو۔ اسکو آبادی
کنوان اور تالاب سے دور لیجا کر گڈھا کھود کے زمین مین دفن کر دین۔ یا آگ سے جلا دین
کپڑے حتی الامکان جلا دین جو نہ جلانا چاہین اوسکو پانی مین دس منٹ تک جوش
دیکر کسی انٹی سپٹک لوشن[٥] مین دس منٹ تک تر کر کے دھوپ مین سکھا دین۔ مکان کے
در و دیوار زمین و چھت پر انٹی سپٹک لوشن[٥] چھڑک کر سفیدی کرا دین۔ ان سب احتیاطون سے
مکان یا پڑوس مین اور کسیکو بیماری پھیلنے کا اندیشہ کم رہتا ہے۔

کرم امعاء

جسم انسان مین مختلف بیماریون مین تیس قسم کے کیڑے پاے جاتے ہین۔ جن مین سے سات
قسم کے امعاء مین ہوتے ہین۔ باقی جسم کے اور حصو نمین یہان صرف ان کرم امعاء کا ذکر
کیا جائیگا جو اس ملک مین بکثرت پاے جاتے ہین۔ بہ لحاظ شکل و صورت تین قسم کے
کیڑے امعاء مین عمومًا پاے جاتے ہین۔

ا۔ ٹیپ ورم[٦] ٹیپ اس وجہ سے کہتے ہین کہ یہ کرم چپٹا مثل فیتہ کے ہوتا ہے۔ ہندی مین
اوسکو کدو دانہ کہتے ہین۔ یہ کیڑا دراصل جانور و نمین پایا جاتا ہے۔ جو لوگ ایسے جانورن
کا گوشت کھاتے ہین خصوصًا جب گوشت کے پکانے مین خامی رہ جاتی ہے اونکے امعاء

---

[١] Soda water [٢] Lime water [٣] Condys fluid [٤] Carbolic lotion [٥] Antiseptic lotion [٦] Tape worm

مین کیڑا پیدا ہو جاتا ہے - ٹیپ[1] ورم کی تین قسمین ہوتی ہین تینون قسم کے کیڑے - سؤر - گاے - یا بیل کے گوشت کے استعمال سے پیدا ہوتے ہین - اس ملک مین اس کیڑے کی بیماری بہت کم ہوتی ہے - مگر یورپ مین جہان ان جانورون کے گوشت کے استعمال کا رواج زیادہ ہے یہ بیماری بکثرت پائی جاتی ہے - یہہ کرم صورت مین فیتا ایک گز سے سو یا ڈیڑھ سو فیٹ لمبا اور چار یا پانچ خط چوڑا ہوتا ہے - ایک جوڑ کدو کے بیج سے مشابہ ہوتا ہے - بہت سے جوڑ ملکر شکل زنجیر کے بزریعہ ایک ہک کے جو سر کے جوڑ مین ہوتا ہے آنتون مین لٹکتا رہتا ہے -

راونڈ[2] ورم - بوجہ گول ہونے کے اسکو راونڈ ورم کہتے ہین یہ شکل مین برساتی کیچوے کے طرح ہوتا ہے یعنی بیچ مین موٹا دونون طرف گاؤدم رنگت سفید سرخی یا زردی مائل اسلئے ہندی مین اسکو کیچوا کہتے ہین - ۶ سے ۱۲ انچہ تک لمبا ہوتا ہے - یہہ غلیظ پانی یا بے صاف کئے ہوئے ترکاریون کے استعمال سے چھوٹی امعا مین ہو جاتا ہے یہہ کیڑے غربا کے بچونکو بہت ہوتے ہین - تعداد مین صرف ایک یا صد ہا پائے جاتے ہین بعض وقت منہ یا پائخانہ کے مقام سے خود بخود نکل پڑتے ہین - یہہ کیڑے اس ملک مین بکثرت پائے جاتے ہین -

۳ - تھریڈ[3] ورم - یہہ کیڑے سوت کے شکل کے تخمیناً ½ انچ لمبے ہوتے ہین - ہندی مین انکو چنونے کہتے ہین - یہہ امعا کے نیچے کے حصے مین اور پائخانہ کے مقام مین بکثرت ہوتے ہین - اکثر پائخانہ کا مقام صاف نہ رکھنے سے پیدا ہو جاتے ہین - پائخانہ مین سوت کے ٹکڑے کی طرح رینگتے نظر آتے ہین -

علامات - بچہ دبلا اور زرد ہوتا جاتا ہے - پیٹ نکل آتا ہے - کثیف غذا مثلاً مٹی کوئلہ

---

(1) Tape worm (2) Round worm (3) Thread worm

کی طرف طبیعت مائل ہوتی ہے۔ ناک نوچتا ہے سوتے وقت بار بار چونک پڑتا ہے اور دانت پیستا ہے۔ اکثر دست ہیضہ یا قبض کی شکایت ہوتی ہے۔ کبھی کبھی بخار بھی آتا ہے۔ پیٹ مین درد شل سُول کے ہوتا ہے اور ناف کے مقام پر اینٹھہ معلوم ہوتی ہے قے اور متلی ہوتی ہے۔ منھ سے بدبو آتی ہے کبھی تشنج ہوتا ہے جس سے اکثر بچے ضایع ہو جاتے ہین۔ بعض وقت اختلاج قلب ہوتا ہے۔

شناخت۔

ٹیپ[1] ورم مین۔ بعض وقت کوئی جوڑ مثل تخم کدو کے پائخانہ مین نکلتا ہے۔

راونڈ[2] ورم مین بتاب کیڑا کیچوے کی طرح نکلتا ہے۔

چنونی مین پائخانہ کے مقام مین شدت سے خارش ہوتی ہے۔ اور براز مین کیڑے رینگتے نظر آتے ہین۔

علاج۔ راونڈ ورم۔

ایک خوراک کاسٹر[3] وائل کا عمر کے موافق علی الصباح دینا چاہیے اور تمام دن صرف رقیق غذا مثل دودھ یا شوربا کے دین۔ آروروٹ یا سابودانہ دودھ مین پکا کر دے سکتے ہین جسقدر کم غذا استعمال کرین بہتر ہے۔ شام کو پھر ایک خوراک کاسٹر[3] وائل کا دین۔ اس سے مطلب یہ ہے کہ امعا خوب صاف ہو جاے تاکہ دوا کا اثر کیڑون پر بخوبی ہو۔ رات کو کوئی غذا نہ دینی چاہیے۔ دوسرے روز صبح خالی معدہ مین تین سے چار گرین سینٹونین[4] کھلائین اور تین گھنٹہ بعد پھر کسٹر[3] وائل کا جلاب دین۔ اس ترکیب سے ایک ہی دفعہ مین سب کیڑے گر جاتے ہین۔ اگر یہ ترکیب ناممکن ہو تو اس نسخہ کو استعمال کرین۔

---

[1] Tape worm
[2] Round worm
[3] Castor oil
[4] Santonine.

سنٹونین ۲ گرین Santonine

روبرب پاوڈر یعنی سفوف ریوندچینی ۵ گرین Rhubarb powder

ملاکر صبح روزمرہ تین روز تک کھلائین - اور تیسرے روز تین گھنٹہ سفوف کھلانے

کے بعد کاسٹر وایل کا جلاب دین -

سنٹونین سے اکثر پیشاب زرد ہو جاتا ہے اور کبھی آنکھین بھی زرد ہو جاتی ہین مگر یہ

کوئی خطرناک بات نہین ہے - دوا بند کرنے سے یہ شکایت خودبخود رفع ہو جاتی

ہے -

ٹیپ[1] ورم - پہلے دن حسب طریق متذکرہ بالا مسہل دین - دوسرے صبح خالی معدہ

مین یہ نسخہ پلائین -

لیکوئڈ ایکسٹریکٹ آف میل فرن ۱۰ بوند سے ۲۰ بوند تک Liquid extract of Male Fern

سیرپ جنجر ½ ڈرام سے ۱ ڈرام Syrup ginger

میوسیلیج آف گم ٹراگاکانتھ ۱ سے ۲ ڈرام Mucilage of gum Tragacanth

پانی ۱ سے ۳ ڈرام

یہ خوراک ۵ سے ۱۰ برس کے لڑکے کے واسطے ہے -

اس دوا پلانے کے چار گھنٹہ بعد ایک خوراک کاسٹر[2] وایل کا دیدین سب کیڑے نکل

جائین گے - اگر یہ سب ہدایتین عمل مین نہ آسکین تو نسخہ مذکورہ دن مین دو یا تین بار کئی

روز پینے کو دین کیڑے آہستہ آہستہ نکل جائینگے -

تھریڈ[3] ورم - کاسٹر وایل کا علی الصباح مسہل دین اور شام کو نیم کی چھال یا پتی کے

جوشاندہ کی پچکاری لگاوین - یا کھانے کا نمک ۲ آونس - ۲ آونس پانی مین گھول

کر پچکاری لگاوین - چرائتہ کے جوشاندہ کی پچکاری سے بھی کیڑے رفع ہو جاتے ہین -

---

[1] Tape worm [2] Castor oil [3] Thread worm

یرقان یا کنول باؤ

تعریف بچے بعض وقت پیدا ہونے کے تھوڑے دنون بعد زرد رنگ کے ہوجاتے ہین۔ خصوصاً آنکھین اور ناخون زرد ہوتے ہین۔

اسباب۔ اکثر جگر کی نالیون مین رطوبت جم جاتی ہے جس سے صفرا بجاے امعا مین خارج ہونے کے خون مین جذب ہوکر تمام جسم کو زرد کر دیتا ہے۔ بعض وقت کوئی کرم امعا اوس سوراخ کو بند کر دیتا ہے جس سے صفرا جگر سے نکل کر امعا مین ہوتا ہی یا ہاضمہ مین کسی فتور سے صفرا خون مین جذب ہو جاتا ہے۔

علامات۔ چہرہ۔ آنکھین اور ناخن زرد رنگ کے ہوتے ہین۔ غثیان اور قبض ہوتا ہے۔ دست سفید یا سیاہی مائل خشک اور بدبودار ہوتا ہے۔ قارورہ زردی یا سرخی مائل ہوتا ہے۔ کپڑے مین پیشاب کا زرد داغ پڑجاتا ہے۔ منھ کا ذائقہ تلخ اور جلد مین خارش ہوتی ہے۔

علاج۔ پہلے ایک تیز جلاب دین جسکا نسخہ یہ ہے۔

پاؤڈر آف جلپ	۲ گرین	Powder of jalap
پاؤڈر آف روبرب یعنی سفوف ریوند چینی	۲ گرین	Powder of Rhubarb
پاؤڈر آف سنےمن یعنی سفوف دارچینی	۲ گرین	Powder of Cinnamon

سب کو شہد مین ملاکر چار چار گھنٹہ بعد جب تک دست جاری ہنون کھلاوین۔ عموماً اس سفوف کو گرم پانی کے ساتھ رات کو سوتے وقت کھلا دیتے ہین اور صبح کو ایک خوراک روغن بیدانجیر پلاتے ہین۔ اگر بچہ گاے کا دودھ پیتا ہے تو دودھ مین پانی کی مقدار زیادہ کردین اور شکر کم ملاوین۔

مقام جگر پر عرق مکوے میٹھے تیل مین ملاکر ملین یا ڈائیلیوٹ نائٹرو میوریاٹک ایسڈ
Dilute Nitromuriatic acid

ایک ڈرام پانی ایک آونس مین کپڑا اترکرکے رکھین اور یہ نسخہ پینے کو دین۔

ڈائلوٹ نائٹرو میوراٹک ایسڈ	۲ منم	Dilute Nitromuriatic acid
امونیم کلورائڈ (نوشادر)	۱ گرین	Ammonium chloride
پانی	۱ ڈرام	

ملاکر دنمین تین بار پینے کو دین۔

آشوب چشم

بعض بچون کے پیدا ہوتے ہی آشوب چشم ہوتا ہے۔ یہہ حالت اکثر اوس وقت ہوتی ہے جب اوسکی مان مرض سوزاک مین مبتلا ہو۔ اس سے اکثر بچونکی آنکھین خراب ہوجاتی ہین اسواسطے بہت جلد صحت کی تدبیر کرنی چاہیے۔

علامت۔ آنکھ سوجی ہوئی اور سرخ خفیف حالت مین پانی اور شدید حالت مین مواد بکثرت نکلتا ہے۔ بچہ روشنی مین آنکھ نہین کھول سکتا۔

علاج۔ سب سے زیادہ خیال اس امر کا رکھنا چاہیے کہ آنکھ صاف رہے۔ رطوبت جمع نہو۔ میلے کپڑے یا ہاتھ سے آنکھ پوچھنا بہت مضر ہے۔ بورا سک ایسڈ[1] ۱ ڈرام۔ گرم پانی ۲۰ آونس ملاکر بوتل مین رکھین۔ صاف کپڑہ یا روئی اس عرق مین ترکرکے پلکون کو کھولکر آنکھ مین تر ارہ دین کہ جمی ہوئی رطوبت صاف ہوجاے۔ پچکاری سے عرق استعمال کرنا بہت مفید ہے بشرطیکہ احتیاط رہے کہ آنکھ مین نہ لگے۔ اسکے بعد کاشک[2] لوشن کی چند قطرے صاف کاغذ کے ایک ٹکڑے مین لیکر آنکھ مین ڈال دین۔ دن مین تین چار دفعہ استعمال کرین۔

نسخہ کاشک[2] لوشن کا۔

---

[1] Boracic acid [2] Caustic lotion

نائیٹریٹ آف سلور۔ ۵ گرین Nitrate of silver

آب مقطر یا آب باران یا عرق گلاب ایک آونس

دونون ملاکر شیشی مین رکھین اور اوسپر سیاہ کاغذ لپیٹ دین۔ کیونکہ روشنی سے یہ عرق خراب ہو جاتا ہے۔ اگر دو روز مین صحت کی علامت نہ پائی جائے تو نائٹریٹ آف سلور بجاے ۵ گرین کے دس گرین ایک آونس پانی مین ملاکر استعمال کرین۔ گرم بوراسک لوشن سے آنکھ سینکنا بھی مفید ہے۔ بچہ کو اندھیرے مکان مین رکھین۔

پیشاب کا رُکنا

بعض وقت بچونکو پیشاب کرنے مین تکلیف ہوتی ہے اور کبھی بالکل رُک کر پیڑو بھول جاتا ہے وہ بچہ بہت بے چین معلوم ہوتا ہے۔

علاج۔ پیڑو پر سینک کرانا چاہئے۔ پوست کا چھلکہ پانی مین جوش دیکر اوسکا تارارہ دین۔ سویٹ اسپرٹ آف نائٹر ۵ بوند سے ۲۰ بوند تک عمر کے موافق ایک چاے کے چمچے کے برابر پانی مین ملاکر دو دو گھنٹہ بعد دین۔ اکثر نایزے مین رطوبت کے جم جانی سے بچونکا پیشاب رُک جاتا ہے۔ ایک باریک پروب یعنی سلائی سوراخ مین آہستہ آہستہ ڈالنے سے راستہ صاف ہو جاتا ہے۔ کسی ڈاکٹر کے دکھلانے مین دیر نہ کرین

انفنٹائل کنولشن۔ یعنی اُم الصبیان۔

اسباب۔ یہ عارضہ عموماً سات یا آٹھ برس کے بچون کو ہوتا ہے۔ اکثر شدت بخار کی آمد مین جب جاڑا انکو لرزہ ہوتا ہے بچونکو تشنج ہوا کرتا ہے۔

دانتونکا نکلنا۔ کرم امعا۔ تنگ نشانہ۔ بدہضمی۔ دست وہیضہ سب کنولشن کے اسباب مین

۱؎ Nitrate of silver ۲؎ Boracic lotion ۳؎ Sweet spirit of Nitre ۴؎ Probe ۵؎ Infantile convulsion.

جو والدین کثرت شراب خواری کے عادی ہوتے ہین یا جنکو عصبی یا دماغی بیماری شلاً مرگی یا ہسٹیریا[1] ہوتی ہے اون کی اولاد اکثر اس عارضہ مین مبتلا ہوتی ہے۔

علامات۔ اگر بیماری خفیف ہے تو بچہ سوتا ہوا معلوم ہوتا ہے آنکھ گھوماتا ہے او پتلی اوپر کو چڑھا لیتا ہے۔ چہرہ کے عضلات پھڑکتے ہین بچہ آہستہ آہستہ کراہتا ہے۔ اور سانس کسیقدر دقت سے لیتا ہے۔ یہ کیفیت اکثر دودھ کی خرابی سے ہوتی ہے۔ جب مرض سخت ہوتا ہے تب بچہ چیخ مارکر دفعتاً بیہوش ہو جاتا ہے۔ دانت پیستا ہے۔ عضلات مین تشنج ہوتا ہے۔ چہرے کے عضلات اور ہاتھ پاؤن کے بار بار حرکت کرنے سے کپ کپی کی سی حالت ہوتی ہے۔ آنکھ چارونطرف گھومتی ہے۔ منھ سے جھاگ نکلتا ہے۔ زبان اکثر دانتون سے کٹ جاتی ہے۔ اس کے بعد کل جسم اکڑ جاتا ہے۔ آنکھ کی پتلیان سکڑ جاتی ہین۔ منھ کے گوشے باہر کی طرف کھنچ جاتے ہین جس سے منھ لمبا اور بدشکل معلوم ہوتا ہے۔ تنفس مین دقت ہوتی ہے۔ چہرہ نیلا پڑ جاتا ہے اور آنکھین سرخ ہو جاتی ہین۔ پیشاب پاخانہ خطا ہو جاتا ہے۔ اکثر صرف ایکدفعہ اس تکلیف کے بعد مریض ہوش مین آجاتا ہے۔ لیکن کبھی تھوڑے دیر بعد دورہ ہوتا رہتا ہے نوبت ختم ہونے پر بچہ لمبی سانس لیتا ہے۔ عضلات کی سختی جاتی رہتی ہے۔ ہاتھ پاؤن ڈھیلے ہو جاتے ہین۔ چہرہ کی اصلی رنگت ہو جاتی ہے۔ بچہ خوف زدہ معلوم ہوتا ہے۔ چارونطرف متحیر دیکھتا اور روتا ہے۔ اسی حالت مین سو جاتا ہے۔ سبب موت اس بیماری مین دم کا گھٹنا یا دماغ مین اجتماع خون۔ ہوا کرتا ہے۔ بعض وقت کثرت نوبت سے کمزوری بھی باعث موت ہوا کرتی ہے۔

انجام۔ یہ بیماری ہمیشہ خطرناک ہے اگر صحت بھی ہوئی تو سکتہ یا لقوہ کا خوف رہتا ہے اور کبھی آنکھ۔ ناک۔ کان یا زبان کی قوت مین نقص پڑ جاتا ہے۔

---

[1] Hysteria

علاج - گردن اور سینہ پر تنگ کپڑا بند یا بٹن ہو تو فورًا کھولکر ڈھیلا کر دین اور خوب ہوا دین - سر پر سرد پانی یا برف ملا ہوا پانی ڈالین یا برف کوٹ کر رومال مین لپیٹ کر سر پر رکھین باقی جسم گرم حمام مین ۲۰ سے ۳۰ منٹ تک رکھین - حمام کی حرارت ۹۸ سے ۱۱۲ درجہ تک ہو۔

ایک تیز جلاب مثل جلاپ[۱] پاوڈر کے جسکا ذکر یرقان مین ہوا دینا چاہیے - اگر یہ موجود نہو تو تنکچرا سافیٹڈا روغن بید انجیر ایک چا کے چمچ برابر پلا وین اور کاسٹر وائل[۳] و تارپین کا عمل دین نسخہ اسکا کالک[۲] یعنے قولنج کے بیان مین لکھا گیا ہے - ضرورت ہو تو ایک گھنٹہ بعد دوبارہ عمل دین - مسہل اور عمل سے غرض امعاء کے صاف کرنے سے ہے اور جسقدر جلد تدبیر ہو سکے بہتر ہے - بچہ کو حمام سے نکال کر خشک کرلین اور ایک رائی کا پلاسٹر نرم معدہ پر جب تک جلد سرخ نہو رکھین - ایک یا دو قطرہ کلوروفام[۳] رومال پر ڈال کر سونگھانا مفید ہے مگر بلا موجودگی ڈاکٹر کی یہ ترکیب مناسب نہین - حمام سے نکالنے کے بعد بھی سر کو سرد رکھین - مسوڑوں کو دیکھین اگر سختی معلوم ہو تو فورًا شگاف دینا چاہیے - نسخہ دافع نفخ جسکا ذکر قولنج یعنے کالک[۲] مین ہوا استعمال کرائین مناسب ہے کہ کئی روز تک دست آور دوائین استعمال کرائین - جلاپ[۱] پاوڈر رات کو سوتے وقت دیدین اور صبح کو برگ سنا کا جوشاندہ پلا دین -

برگ سنا رکی	ایک چا کے چمچ برابر
کھولتا ہوا پانی	۴ آونس

ملا کر بند برتن مین دس منٹ تک رکھین - اسکے بعد چھان کے تھوڑی شکر ملا کر جب ٹھنڈا ہو جاے پلا دین -

---

۱ Jalap powder ۳ Castor Oil.
۲ Tincture Assafoetida ۲ Colic
۳ Chloroform

غذا کی بہت نگرانی رکھین - دودھ تبدیل کرا دین - اگر کرم امعا رہو تو مناسب علاج کرین - جب بچہ سوتے وقت دانت پیسے - چونکہ پڑے ہاتھ کا انگوٹھا ہتھیلی مین اور اونگلیان اوسکے اوپر بند ہو جائین تو تشنج کا اندیشہ ہے - ایسی حالت مین فوراً غذا - مسوڑہ - اور امعا کی طرف توجہ کرنا چاہیے -

فائی موسس[1] یعنے اُزرو

یہہ نقص اکثر پیدائشی ہوتا ہے لیکن بعض وقت آتشک یا سوزاک کی وجہ سے جوانون کو بھی ہو جاتا ہے اسمین سُپاری کے اوپر کی کھال کا سوراخ تنگ ہو جاتا ہے - بعض وقت سوراخ اسقدر باریک ہوتا ہے کہ پیشاب صرف بوند بوند ٹپکتا ہے - پیشاب کرنے مین درد ہوتا ہے جس سے سنگ مثانہ کا شبہہ ہوتا ہے اور ریگ مثانہ اکثر ہو بھی جاتا ہے - ہمنے بہت سے لڑکونکو دیکھا ہے کہ پتھری کے علاج کو لائے گئے اور جب مقام پیشاب دیکھا گیا تو سوراخ بہت تنگ پایا گیا - سوراخ بڑا کرنے یا چمڑا کاٹ دینے سے تکلیف رفع ہو گئی - جب کھال اچھی طرح نہین کھلتی تو میل جمع ہونے سے اوس مقام پر خارش ہوتی ہے جس سے لڑکونکو خراب عادت پڑجاتی ہے - کھال اور سپاری کے درمیان پیشاب جمع ہونے سے تھیلی سی بن جاتی ہے جہان بعض وقت چھوٹے چھوٹے سنگ ریزے بن جاتے ہین - عرصہ ہوا ڈاکٹر وشا صاحب نے فیض آباد کے شفا خانہ مین ایک مریض کے اس مقام سے ۴۲۶ سنگ ریزے نکالے تھے - اکثر بچے جو رات کو نیند میں بستر پر پیشاب کر دیا کرتے ہین اوسکا سبب یہی ہوا کرتا ہے - اس سے فتق کا عارضہ بھی ہو جاتا ہے - اگر لڑکپن مین یہہ حالت درست نہ کیگئی تو زیادہ عمر مین اس مقام کے صاف نہونے سے بعض بیماریونکا خوف ہوتا ہے -

[1] Phimosis

علاج - سب سے عمدہ علاج بڑھے ہوئے اور تنگ چمڑے کو کاٹ دینا ہے۔ اسکو ختنہ یا مسلمانی کہتے ہین - کیونکہ اہل اسلام مین یہہ رسم مذہبی طور پر جاری ہے۔ بہتر طریقہ یہہ ہے کہ کسی سرجن سے باقاعدہ چمڑا کٹاوین - چمڑا اسقدر کاٹنا چاہیے کہ حشفہ بخوبی کھل جاے۔

۲- اگر یہہ طریقہ کسی وجہ سے عمل مین نہ لاسکین تو سوراخ پھیلانے کی کوشش کرنا چاہیے۔ میٹھا تیل ڈالکر آہستہ آہستہ روزمرہ کسی سلائی یا چمچی سے سوراخ بڑھایا کرین - اسمین یہہ وقت ہے کہ اگر سوراخ بہت باریک ہے تو کوئی اوزار اندر داخل نہین ہوسکتا اور پھیلا بھی دیا گیا تو پھر سکڑ جانے کا اندیشہ رہتا ہے - دائیان تیل ڈالکر پھیلا یا کرتی ہین اوسمین یہہ نقص دیکھا گیا ہے کہ بعض وقت چمڑا اوپر چڑھ جاتا ہے اور سپاری کھال کے تنگ سوراخ مین پھنس جاتی ہے چمڑا نیچے نہین اوترتا جس سے دوسری بیماری پیدا ہو جاتی ہے جسکو پیرافائموسس کہتے ہین -

۳- صرف ایک طرف نیچے یا اوپر شگاف دیکر سوراخ بڑھا دیتے ہین - اگر مثانہ پیشاب سے بھرا ہوا اور سلائی داخل نہو سکے تو اسوقت جلدی کیلئے یہہ ترکیب اچھی ہے مگر بعد کو ختنہ کرا دینا چاہیے۔

پیرافائموسس

اس مین کھال اوپر چڑھ جاتی ہے اور سپاری تنگ سوراخ مین اسطرح پھنس جاتی ہے جسطرح انگلی مین چھلا پھنس جاتا ہے - اس سے سپاری سوج جاتی ہے اور بہت تکلیف ہوتی ہے اگر جلد علاج نہ کیا گیا تو سپاری نیلی پڑجاتی ہے زخم ہو جاتا ہے اور بعض وقت وہ حصہ گل کر گر جاتا ہے۔

Paraphimosis

علاج - اکسٹریکٹ[1] بلاڈونا - گلیسرین[2] مین ملاکر ضماد کرین یا برف کپڑے مین لپٹ کر سوجے ہوے مقام پر رکھین ان ترکیبون سے آماس کم ہو جاے تو کھال کو آگے کھینچنے کی کوشش کرین -

کھینچنے کا طریقہ یہہ ہے - انگشت شہادت اور بیچ کی اونگلی کے درمیان مین عضو کو پکڑین اور انگوٹھے سے حشفہ پیچھے کو دباوین اور اونگلیون سے جلد سامنے کی طرف کھینچین اگر اس ترکیب سے فائدہ نہو تو جلد کے حلقہ کے اوپر کے حصّہ مین تیز قینچی سے ایک چھوٹا سا شگاف دیدین - اس سے تناؤ ڈھیلا ہو جائیگا - اور کھال اوتر آویگی - بوراسک[3] لوشن مین کپڑا تر کرکے لپیٹ دین زخم خشک ہو جائیگا -

بیلانائٹس[4]

پیشاب کا مقام صاف نہ رکھنے سے سپاری کی کھال بعض وقت سوج آتی ہے سُرخی اور سوزش ہوتی ہے اسکو بیلانائٹس کہتے ہین - آماس کی وجہ سے کھال ہٹن کھلتی اور کبھی حشفہ بھی آماس کرآتا ہے اور مواد نکلتا ہے -

علاج - سوراخ کے اندر گرم بوراسک[5] لوشن کی پچکاری کرین کہ مواد صاف ہو جاۓ ایک کپڑا اسٹیٹ[6] آف لیڈ ۴ گرین - اوپیم[7] - ۸ گرین - پانی ایک آونس مین تر کرکے لپیٹ دین - دن مین تین چار دفعہ یہہ ترکیب عمل مین لادین -

پھنسی پھوڑے

بعض بچون کو پھنسی پھوڑے اکثر نکلتے رہتے ہین - یہہ بچے عموماً کمزور ہوتے ہین یا صاف نہین

---

[1] Extract Belladonna [2] Glycerine [3] Boracic acid [4] Balanitis [5] Boracic lotion [6] Acetate of lead [7] Opium

رکھے جاتے۔ دودہ کابھی نقص ہوا کرتا ہے۔ اسکے واسطے سوڈا[1] ۱۔گرین۔ مگنیشیا[2] گرین روبرب[3] اگرین۔ ملاکر صبح و شام نیم گرم پانی یا دودہ کے ساتھ کھانے کو دین۔ یہہ خوراک چھ مہینے کے بچے کے واسطے ہے زیادہ دنون کے بچہ کو زیادہ مقدار دین
پھوڑے پر السی کی کھلی کی پولٹس باندھین۔ جب پھوٹ جاے مرہم استعمال کرین۔ چھوٹی پھنسیان صرف مرہم کے استعمال سے خشک ہو جاتی ہین۔

نسخہ مرہم

اکسائڈ آف زنک	ایک ڈرام	Oxide of zinc
ویسلین یا سادہ مرہم	ایک آونس	Vaseline

دونون ملاکر کپڑے پر پھیلاکر زخم پر لگایا کرین یا پھنسیون پر ضماد کرین۔
نوزادہ بچونکو اکثر ٹھڈی کے نیچے۔ بغل۔ ران۔ یا جوڑون کے پاس رگڑسے زخم ہوجاتاہے اوس مقام کو صاف کرکے اکسائڈ آف زنک[4] خشک چھڑک دینا چاہیے۔

فی وس[5] یعنی بالخورہ

یہہ بیماری سرین صاف نہ رکھنے سے ہو جاتی ہے۔ موٹے موٹے کھرنڈ جم جاتے ہین رطوبت بدبودار نکلتی ہے۔ بال چپک جاتے ہین اور کچھ روز بعد گر جاتے ہین۔ سرین زخم ہوکر غار پڑ جاتے ہین۔
علاج۔ سرکوگرم پانی اور صابن سے خوب صاف کرنے کے بعد مرہم گندھک لگادین جسکا نسخہ یہہ ہے۔ گندہک ۸۰ گرین۔ مرہم سادہ ۱ آونس۔ ایک مین ملادین۔ سرکو کھلا رکھین۔

[1] Soda [2] Magnesia [3] Rhubarb
[4] Oxide of zinc [5] Favus

انفنٹائل پیرالیسس یعنی بچونکا فالج -

بچپن مین فالج ہونے سے آدمی تمام عمر کو لنگڑا لولا یا بدشکل ہو جاتا ہے -

اسباب - دانتون کے نکلنے مین تکلیف ہونا - خسرہ - چیچک - تپ باری - کمزوری - خراب غذا - ہاضمہ کا فتور - سردی - پانی مین بھیگنا - چھ مہینے سے تین چار برس کے بچون کو اکثر یہ بیماری ہوتی ہے -

علامات - کبھی پیدائش کے وقت یہہ بیماری پائی جاتی ہے - خصوصًا اون بچونکو جو دیر مین پیدا ہوتے ہین - لیکن چند روز مین خود بخود صحت ہو جاتی ہے - عمومًا یہہ بیماری دانت نکلنے کے وقت ہوتی ہے - ابتدا مین بخار آتا ہے بعد اسکے ہاتھ یا پانون ہلانے سے نہین ہلتا فالج تمام عمر رہتا ہے - صحت ہو جاتی ہے تب بھی عضو کمزور ہو کر سوکھ جاتا ہے - عضلات اور ہڈی کے بڑھنے مین کمی ہوتی ہے - جوانی مین جو اکثر اعضا کی کجی یا بدصورتی پائی جاتی ہے وہ عمومًا اسی بیماری کے وجہ سے ہوتی ہے -

انجام - زندگی کا خوف نہین ہوتا - مگر بچہ تمام عمر کو لنگڑا یا لولا ہو جاتا ہے -

علاج - پہلے مسہل دین پسوڑے سوجے ہون تو نشگاف دینا چاہیے - اسکے بعد مقویات مثلًا کونین - مرکبات فولاد - کاڈلیور وائل[٢] - سرپ فرائی آیوڈائڈ[٣] استعمال کرائین بمفلوج عضو پر روغن سرسون مین کافور ملا کر ملین اور گرم پانی مین نمک ملا کر دھوئین - فلالین پہنائین عضو کو جنبش دیتے رہین کہ بیکار نہو کچھ روز بعد بصلاح ڈاکٹر بجلی استعمال کرین -

مرگی یا صرع

تعریف - اس بیماری مین مریض دفعتًا بیہوش ہو جاتا ہے اور جسم مین تشنج ہوتا ہے - بعد

---

[١] Infantile paralysis [٢] Cod liver oil [٣] Syrup Ferri. Iodide

غنودگی ہوتی ہے۔

اسباب۔ یہہ مرض اکثر ۱۰ سے ۲۰ سال کی عمر مین ہوتا ہے عموماً موروثی اور کبھی والدین کی شرابخواری کا نتیجہ ہوتا ہے۔ وقت حمل مان کا کسی واقعہ سے ڈر جانا اوسکی اولاد کو اس عارضہ مین مبتلا کرتا ہے۔علاوہ اسکے ذیل کے اسباب ہین۔ سر مین چوٹ لگنا۔ دماغ کی بیماری مثلاً رسولی تکلیف سے دانت نکلنا۔ کرم امعاء۔ زیادہ عمر مین بدصحبت اور خراب عادت حیض کا فتور۔ خوف و تردد۔

علامات۔ اکثر مرگی کے دورہ کے قبل مریض کو اوسکی آمد معلوم ہو جاتی ہے۔ بعضون کو یہ معلوم ہوتا ہے کہ ہاتھ یا پانوٴن سے دہوا لگ رہی ہے اور اوپر کو بڑھتی جاتی ہے۔ جب سر تک پہونچتی ہے مریض بیہوش ہوکر گر پڑتا ہے۔ کبھی یہ معلوم ہوتا ہے کہ جسم کے کسی حصہ پر کیڑے رینگ رہے ہین۔ بعض وقت کان مین آواز یا آنکھ کے سامنے روشنی معلوم ہوتی ہے۔ بعض مریضون کو بھوت پلید دکھلائی دیتے ہین۔

دورہ۔ مریض چیخ مار کے بیہوش ہوکر گر پڑتا ہے۔ کل جسم مثل تختہ کے اکڑ جاتا ہے۔ سر ایک طرف کو کھنچ جاتا ہے۔ آنکھین کھلی اور پتلیان پھیلی رہتی ہین۔ سانس رک جاتی ہے یا بدقت ٹھہر ٹھہر کر آتی ہے۔

اسکے بعد جسم مین لرزہ سا آتا ہے ہاتھ پانوٴن سمٹتا اور پھیلتا ہے۔ منھ کھلتا اور بند ہوتا ہے جس سے زبان اکثر دانتون کے بیچ مین دب کر زخمی ہو جاتی ہے۔ منھ سے رال ٹپکتی ہے۔ لبون پر کف آجاتا ہے۔ آنکھین چارو نظرف گھومتی ہین۔ ہوش اور حس دونون نہین رہتا۔ اگر مریض آگ سے جل جاے تو اوسکو خبر تک نہین ہوتی۔ پیشاب پاخانہ خطا ہو جاتا ہے لمبی سانس لیتا ہے۔ کچھ دیر اس حالت مین رہکر مریض کو ہوش آجاتا ہے مگر اپنی سرگذشت کی خبر نہین رہتی۔ غنودگی ہوتی ہے۔ سانس حالت صحت کی طرح آنے لگتی ہے۔ اکثر پیشاب بکثرت ہوتا ہے۔ ایک ہی دن مین کئی دورے ہوتے ہین یا مہینون بلکہ برسون

تک دوسرا دورہ نہین ہوتا۔ وقفہ مین مریض تندرست معلوم ہوتا ہی۔ لیکن دماغ کمزور اور خیالات منتشر ہوتے ہین۔ نسیان اور کبھی جنون ہو جاتا ہے۔

انجام۔ خراب ہوتا ہے۔ صحت بہت کم ہوتی ہے۔ اکثر حادثہ سے موت ہوتی ہے یعنی مریض آگ پانی مین یا اونچے مقام سے گر کر مر جاتا ہے۔

علاج۔ اگر کسی علامت سے دورہ کی آمد معلوم ہو تو ایسے مقام پر لیٹ جانا چاہیے جہان سے گرنے کا خوف نہو۔ کہتے ہین کہ قے آور دوا یا جلد جلد پڑھنے سے یا اوس مقام کے دبانے سے جہان کوئی خاص کیفیت معلوم ہوتی ہو دورہ رُک جاتا ہے دورہ کے وقت گردن اور سینہ کا کپڑا ڈھیلا کرین۔ ہوا بکثرت دین۔ زبان زخمی ہونے سے بچاوین۔ اسکے واسطے دونون جبڑون کے بیچ مین کارک یا چمچ کا دستہ کپڑا لپیٹ کر رکھ دیتے ہین۔ منھ پر سرد پانی کا چھینٹا مارین امونیا[1] سونگھاوین۔ مریض کو تنگ نہ کرنا چاہیے صرف اوسکو صدمہ سے بچاوین۔ اکثر دیکھا گیا ہی کہ مریض کے پاس والے گھبرا کر اوسکو بار بار اوٹھاتے یا ہلاتے اور شور و غل مچاتے ہین ان سب حرکات سے نقصان ہوتا ہے۔ دوقفہ مین اگر کوئی سبب معلوم ہو تو رفع کرین صحت درست کرین۔ غذا عمدہ اور زود ہضم ہو کھلے میدان مین ٹہلنا یا ورزش کرنا اور سرد یا نیم گرم پانی سے روز مرہ غسل کرنا مفید ہے۔ مقویات مثلاً کونین کاڈلیور[2] وائل اور مرکبات فولاد استعمال کرائین۔

اس بیماری مین بہت سی دوائین آزمائی گئین لیکن کسی سے حسب دلخواہ نتیجہ نہ نکلا۔ پوٹاسیم برومائڈ[3] بہت پرانی اور سب سے عمدہ دوا ہے ۵ اگرین ایک آونس پانی مین ملا کر دن مین تین دفعہ پلائین۔ یہہ خوراک جوان کیلئے ہے بعض مریضون مین

---

۱ Ammonia. ۲ Cod liver oil.
۳ Potassium Bromide.

سو ہانگا بہت مفید پایا گیا ہے۔ اور چونکہ ہر جگہ میسر آسکتا ہے اور سستا بھی ہے اسکو ضرور دینا چاہیئے۔ مقدار خوراک جوان کے واسطے ۱۵ گرین ہے۔ ایک آونس پانی مین ملاکر تین دفعہ دن مین پلادین۔

ممپس[1]۔ گلسوا یا کرن مول

تعریف۔ اس بیماری مین گردن کے دونون طرف کی گلٹیان کان کے نیچے سوج آتی ہین۔ یہہ بیماری اکثر چھوت سے پھیلتی ہے۔

اسباب۔ یہہ بیماری چار پانچ برس کی عمر سے سن بلوغیت تک ہوا کرتی ہے۔ جہان بہت سے لڑکے اکٹھا رہتے ہین اور صفائی کا انتظام معقول نہین ہوتا وہان یہہ بیماری اکثر ہوتی ہے۔ سخت بخار کے بعد بھی یہہ گلٹیان سوج آتی ہین۔ اکثر موسم بہار یا خزان مین اسکا زور ہوتا ہے۔

علامات زہر کے سرایت کرنے کے بعد عموماً ۱۲ سے ۲۱ دن تک کوئی علامت ظاہر نہین ہوتی اسکے بعد خفیف بخار ہوکر دونون یا ایک طرف کان کے نیچے سوزش اور درد معلوم ہوتا ہے۔ گلٹیان سوج آتی ہین منہ کھولنے چبانے یا نگلنے مین تکلیف ہوتی ہے منہ سے رال ٹپکتی ہے۔ سماعت مین فرق آجاتا ہے ایک ہفتہ کے بعد بیماری مین تخفیف شروع ہوتی ہے۔ ایک طرف کی گلٹی سوجتی ہے تو عموماً دوسرے طرف بھی سوج آتی ہے۔ جب صحت ہوتی ہے تب آہستہ آہستہ سوجن کم ہوتی ہے اور گلٹیان اصلی حالت پر آجاتی ہین۔ بعض وقت پھوڑا ہو جاتا ہے اور شگاف نہ دیا گیا تو خود بخود پھوٹ کر مواد باہر یا کان مین ہو کر خارج ہوتا ہے۔ بخار تا صحت برابر قایم رہتا ہے۔ انجام بخیر ہوتا ہے۔

[1] Mumps.

1 Sulphate of magnesia. 2 Fever mixture. 3 Extract Belladonna. 4 Tincture Iodine. 5 Tongue &c.

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

شقاق لب یا تالو۔

بعض وقت اوپر کا ہونٹھ کٹا ہوتا ہی۔ کبھی تالو مین شگاف ہوتا ہی۔ جس سے بچہ دودہ نہین پی سکتا۔ عمل جراحی سے یہ نقص رفع ہو سکتا ہے۔

پیدائشی ہائیڈروسیل۔

فوطون مین پانی بھرا رہتا ہی اور دبانے سے شکم مین چلا جاتا ہے۔ اسکے علاج مین جلدی نہین ہے تاہم کسی سرجن سے مشورہ کرنا چاہیے۔

آنت کا ناف مین نکلنا۔

بعض وقت نال کا سوراخ بند نہین ہوتا جس سے آنت تہوڑی کیطرح نکل آتی ہے اور صرف باریک ناف کی کھال سے ڈھکی رہتی ہے و بانے سے اندر چلی جاتی ہی اور سوراخ معلوم ہوتا ہی۔ جب بچہ روتا یا کھانستا ہے تب نکل آتی ہے۔

علاج۔ کپڑے کی گدی بناکر مقام ناف پر رکھ کر پٹی سے بندھا رکھین۔ کچھ روز مین سوراخ بند ہو جائیگا۔ عرصہ تک غفلت کی گئی تو تمام عمر یہ نقص رہجاتا ہے

آنت کا فوطون مین نکلنا

کبھی آنت پیدائشی طور پر فوطے مین نکل آتی ہے۔ پانی اور آنت مین اسطرح تمیز ہو سکتی ہے کہ دبانے سے پانی بلا کسی آواز کے اوپر چڑھ جاتا ہے اور آنت ہو تو گڑگڑاہٹ کی آواز ہوتی۔

ا Hydrocele.